Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 65

ایڈیٹر منصور احمد

نائبین قریشی محمد فضل اللہ تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADAR Qadian

شمارہ 44

شرح چندہ سالانہ 550 روپے

بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن 80 کینیڈین ڈالر یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

2 صفر 1438 ہجری قمری 3 نبوت 1395 ہجری شمسی 3 نومبر 2016ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

حضور انور نے 28 اکتوبر 2016 کو کینیڈا میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ نمبر 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

خدا کے فرستادوں سے دانستہ مُنہ پھیرنا ایسا امر نہیں ہے کہ اُس پر کوئی گرفت نہ ہو۔ اس گناہ کا دادخواہ میں نہیں ہوں بلکہ ایک ہی ہے جس کی تائید کیلئے میں بھیجا گیا یعنی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم۔ جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ میرا نہیں بلکہ اُس کا نافرمان ہے جس نے میرے آنے کی پیشگوئی کی

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

ڈاکٹر عبدالحکیم خان اپنے رسالہ المسیح الدجال وغیرہ میں میرے پر یہ الزام لگاتا ہے کہ گویا میں نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ جو شخص میرے پر ایمان نہیں لائے گا گو وہ میرے نام سے بھی بے خبر ہوگا اور گو وہ ایسے ملک میں ہوگا جہاں تک میری دعوت نہیں پہنچی تب بھی وہ کافر ہو جائے گا اور دوزخ میں پڑے گا۔ یہ ڈاکٹر مذکور کا سراسر افترا ہے میں نے کسی کتاب یا کسی اشتہار میں ایسا نہیں لکھا۔ اُس پر فرض ہے کہ وہ ایسی کوئی میری کتاب پیش کرے جس میں یہ لکھا ہے۔ یاد رہے کہ اُس نے محض چالاکی سے جیسا کہ اُس کی عادت ہے یہ افترا میرے پر کیا ہے۔ یہ تو ایسا امر ہے کہ بداہت کوئی عقل اس کو قبول نہیں کرسکتی جو شخص بکلّی نام سے بھی بے خبر ہے اُس پر مؤاخذہ کیونکر ہوسکتا ہے۔ ہاں میں یہ کہتا ہوں کہ چونکہ میں مسیح موعود ہوں اور خدا نے عام طور پر میرے لئے آسمان سے نشان ظاہر کئے ہیں۔ پس جس شخص پر میرے مسیح موعود ہونے کے بارہ میں خدا کے نزدیک اتمام حجت ہو چکا ہے اور میرے دعوے پر وہ اطلاع پا چکا ہے وہ قابل مؤاخذہ ہوگا کیونکہ خدا کے فرستادوں سے دانستہ مُنہ پھیرنا ایسا امر نہیں ہے کہ اُس پر کوئی گرفت نہ ہو۔ اس گناہ کا دادخواہ میں نہیں ہوں بلکہ ایک ہی ہے جس کی تائید کے لئے میں بھیجا گیا یعنی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم۔ جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ میرا نہیں بلکہ اس کا نافرمان ہے جس نے میرے آنے کی پیشگوئی کی۔

ایسا ہی عقیدہ میرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے بارہ میں بھی یہی ہے کہ جس شخص کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت پہنچ چکی ہے اور وہ آپ کی بعثت سے مطلع ہو چکا ہے خدا تعالیٰ کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے بارہ میں اس پر اتمام حجت ہو چکا ہے وہ اگر کفر پر مر گیا تو ہمیشہ کی جہنم کا سزاوار ہوگا۔

اور اتمام حجت کا علم محض خدا تعالیٰ کو ہے۔ ہاں عقل اس بات کو چاہتی ہے کہ چونکہ لوگ مختلف استعداد اور مختلف فہم پر مجبول ہیں اس لئے اتمام حجت بھی صرف ایک ہی طرز سے نہیں ہوگا۔ پس جو لوگ بوجہ علمی استعداد کے خدا کی براہین اور نشانوں اور دین کی خوبیوں کو بہت آسانی سے سمجھ سکتے ہیں اور شناخت کر سکتے ہیں وہ اگر خدا کے رسول سے انکار کریں تو وہ کفر کے اول درجہ پر ہوں گے اور جو لوگ اس قدر فہم اور علم نہیں رکھتے مگر خدا کے نزدیک اُن پر بھی اُن کے فہم کے مطابق حجت پوری ہو چکی ہے اُن سے بھی رسول کے انکار کا مؤاخذہ ہوگا مگر بہ نسبت پہلے منکرین کے کم۔ بہرحال کسی کے کفر اور اس پر اتمام حجت کے بارے میں فرد فرد کا حال دریافت کرنا ہمارا کام نہیں ہے یہ اُس کا کام ہے جو عالم الغیب ہے۔ ہم اس قدر کہہ سکتے ہیں کہ خدا کے نزدیک جس پر اتمام حجت ہو چکا ہے اور خدا کے نزدیک جو منکر ٹھیر چکا ہے وہ مؤاخذہ کے لائق ہوگا۔ ہاں چونکہ شریعت کی بنیاد ظاہر پر ہے اس لئے ہم منکر کو مومن نہیں کہہ سکتے اور نہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ مواخذہ سے بری ہے اور کافر منکر کو ہی کہتے ہیں کیونکہ کافر کا لفظ مومن کے مقابل پر ہے اور کفر دو قسم پر ہے۔

(اول) ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے ہی انکار کرتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔ (دوم) دوسرے یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں خدا اور رسول نے تاکید کی ہے اور پہلے نبیوں کی کتابوں میں بھی تاکید پائی جاتی ہے۔ پس اس لئے کہ وہ خدا اور رسول کے فرمان کا منکر ہی کافر ہے اور اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں کیونکہ جو شخص باوجود شناخت کر لینے کے خدا اور رسول کے حکم کو نہیں مانتا وہ بموجب نصوص صریحہ قرآن اور حدیث کے خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا اور اس میں شک نہیں کہ جس پر خدا تعالیٰ کے نزدیک اول قسم کفر یا دوسری قسم کفر کی نسبت اتمام حجت ہو چکا ہے وہ قیامت کے دن مواخذہ کے لائق ہوگا اور جس پر خدا کے نزدیک اتمام حجت نہیں ہوا اور وہ مکذّب اور منکر ہے تو گو شریعت نے (جس کی بنا ظاہر پر ہے) اُس کا نام بھی کافر ہی رکھا ہے اور ہم بھی اُس کو باتباع شریعت کافر کے نام سے ہی پکارتے ہیں مگر پھر بھی وہ خدا کے نزدیک بموجب آیت لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَہَا قابل مواخذہ نہیں ہوگا۔ ہاں ہم اس بات کے مجاز نہیں ہیں کہ ہم اُس کی نسبت نجات کا حکم دیں اس کا معاملہ خدا کے ساتھ ہے ہمیں اس میں دخل نہیں اور جیسا کہ میں ابھی بیان کر چکا ہوں یہ علم محض خدا تعالیٰ کو ہے کہ اس کے نزدیک باوجود دلائل عقلیہ اور نقلیہ اور عمدہ تعلیم اور آسمانی نشانوں کے کس پر ابھی تک اتمام حجت نہیں ہوا۔ ہمیں دعوے سے کہنا نہیں چاہئے کہ فلاں شخص پر اتمام حجت نہیں ہوا ہمیں کسی کے باطن کا علم نہیں ہے اور چونکہ ہر ایک پہلو کے دلائل پیش کرنے اور نشانوں کے دکھلانے سے خدا تعالیٰ کے ہر ایک رسول کا یہی ارادہ رہا ہے کہ وہ اپنی حجت لوگوں پر پوری کرے اور اس بارے میں خدا بھی اس کا مؤیّد رہا ہے اس لئے جو شخص یہ دعویٰ کرتا ہے کہ مجھ پر حجت پوری نہیں ہوئی وہ اپنے انکار کا ذمہ وار آپ ہے اور اس بات کا بار ثبوت اُسی کی گردن پر ہے اور وہی اس بات کا جواب دِہ ہوگا کہ باوجود دلائل عقلیہ اور نقلیہ اور عمدہ تعلیم اور آسمانی نشانوں اور ہر ایک قسم کی رہنمائی کے کیوں اُس پر حجت پوری نہیں ہوئی یہ بحث محض فضول اور نری بکواس ہے کہ جس پر حجت پوری نہیں ہوئی وہ باوجود اس کے کہ اُس نے اسلام پر اطلاع پائی انکار کی حالت میں نجات پا جائے گا بلکہ ایسے تذکرہ میں خدا تعالیٰ کی ہتک ہے کیونکہ جس قادر توانا نے اپنے رسول کو بھیجا اُس کی اِس میں کسر شان ہے اور نیز تخلف وعدہ لازم آتا ہے کہ باوجود اس کے کہ اُس نے یہ وعدہ بھی کیا کہ میں اپنی حجت پوری کروں گا۔ پھر بھی وہ مکذّبین پر اپنی حجت پوری نہیں کرسکا اور اُنہوں نے اُس کے رسول کی تکذیب بھی کی اور پھر نجات بھی پا گئے اور ہم جب خدا تعالیٰ کے نشانوں کو دیکھتے ہیں جو اُس نے دین اسلام کے لئے ظاہر کئے اور پھر ہم دلائل عقلیہ اور نقلیہ کو دیکھتے اور ہزارہا خوبیاں اسلام میں پاتے ہیں جو غیر قوموں کے مذاہب میں نہیں اور خدا تعالیٰ کی طرف ترقی کرنے کا دروازہ محض اسلام میں ہی کھلا دیکھتے ہیں اور دوسرے مذاہب کو ایسی حالت میں پاتے ہیں کہ وہ یا تو مخلوق پرستی میں گرفتار ہیں اور یا خدا تعالیٰ کو خالق الکل اور مبدء الکل اور سرچشمہ کل فیوض کا نہیں مانتے تو ہمیں ایسے لوگوں پر افسوس آتا ہے جو ان بیہودہ باتوں کو دنیا میں پھیلاتے ہیں کہ جو شخص اسلام پر اطلاع تو رکھتا ہو مگر اس پر اتمام حجت نہ ہو وہ نجات پائے گا یہ ظاہر ہے کہ صحیح واقعات کو نہ ماننا گو عمداً نہ ہو تب بھی وہ نقصان رسان ہوتا ہے۔ مثلاً طبیبوں نے یہ اشتہار دیا ہے کہ آتشک زدہ عورت کے نزدیک مت جاؤ اور ایک شخص نے ایسی عورت سے صحبت کی اب اُس کا یہ کہنا بے فائدہ ہوگا کہ میں طبیبوں کے اس اشتہار سے بے خبر تھا مجھے کیوں آتشک ہوگئی۔ باوا نانک صاحب نے سچ کہا ہے۔ ع مندے کمیں نانکا جد کد مندا ہو (یعنی اے نانک بُرے کاموں سے آخر برائی پیش آتی ہے)۔

اے نادانو! جبکہ خدا نے اپنی سنت کے موافق اپنے دین قویم کی حجت پوری کر دی تو اب اس میں شبہات کو دخل دینا اور باوجود خدا کے اتمام حجت کے بیہودہ باتوں کو پیش کرنا کیا ضرورت ہے۔ اگر درحقیقت خدا تعالیٰ کے علم میں کوئی ایسا ہوگا کہ اُس پر اتمام حجت نہیں ہوا تو اُس کا معاملہ خدا کے ساتھ ہے ہمیں اِس بحث کی ضرورت نہیں ہاں جو اسلام سے محض بے خبر ہے اگر بے خبری میں مر جاوے جیسے نابالغ بچے اور مجانین یا کسی ایسے ملک کے رہنے والے جہاں اسلام نہیں پہنچا وہ معذور ہیں۔ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 184 تا 188)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

اس جلسہ کے موقع پر میرا آپ کو یہی پیغام ہے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق پیدا کرو اور تقویٰ سے کام لو
اپنا نیک نمونہ دکھاؤ اور نیک نمونہ کے ذریعہ لوگوں کے دل اسلام احمدیت کے لئے جیتو، خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کے لئے نمازوں پر قائم ہو جاؤ

آپس میں پیار و محبت سے رہیں۔ اللہ تعالیٰ کا آپ پر بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے آپ کو خلافت کی نعمت سے نوازا ہے اور اس کے ذریعہ سے آپ کو وحدت کی لڑی میں پرو دیا ہے۔ پس آپ اس وحدت کو قائم رکھیں اور آپس میں بھائی بھائی بن کر رہیں

اللہ تعالیٰ اس جلسہ میں شامل ہونے والے احباب جماعت کو اپنے فضل اور رحم کا وارث بنائے اور جلسہ کی برکات سے بھرپور روحانی استفادہ کی توفیق بخشے

پیغام سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بر موقع جلسہ سالانہ اٹلی منعقدہ 22، 23 اور 24؍اپریل 2016

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ اٹلی کو مورخہ 22، 23، 24؍اپریل 2016 کو اپنے دسویں جلسہ سالانہ کے انعقاد کی توفیق ملی۔ اس جلسہ میں مکرم محمد طاہر ندیم صاحب عربک ڈیسک یوکے کو بطور نمائندہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز شرکت کی سعادت حاصل ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس جلسہ کیلئے از راہِ شفقت اپنا پیغام بھی بھجوایا جو قارئین کے استفادہ کیلئے اخبار الفضل انٹرنیشنل لندن 26؍اگست 2016 کے شکریہ کے ساتھ پیش ہے۔ (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

21-4-16

ھو النّاصر

پیارے احباب جماعت احمدیہ اٹلی!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ احباب جماعت احمدیہ اٹلی کو امسال ایک بار پھر اپنا جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ سالانہ کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ میں شامل ہونے والے احباب جماعت کو اپنے فضل اور رحم کا وارث بنائے اور جلسہ کی برکات سے بھرپور روحانی استفادہ کی توفیق بخشے۔ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض وغایت یہ بیان فرمائی ہے کہ ’’ان کے نمونہ سے لوگوں کو خدا یاد آوے اور جو تقویٰ اور طہارت کے اوّل درجہ پر قائم ہوں اور جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا ہو۔‘‘ (تذکرۃ الشہادتین)

اس جلسہ کے موقع پر میرا آپ کو یہی پیغام ہے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق پیدا کرو اور تقویٰ سے کام لو۔ اپنا نیک نمونہ دکھاؤ اور نیک نمونہ کے ذریعہ لوگوں کے دل اسلام احمدیت کے لئے جیتو۔ خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کے لئے نمازوں پر قائم ہو جاؤ۔ میں نے اپنے کل کے خطبہ میں عبادت کی اہمیت اور نمازوں کے قیام کی طرف توجہ دلائی تھی۔ اس کی روشنی میں اپنی زندگیوں کو بسر کرنے کی کوشش کریں تا کہ اللہ تعالیٰ کے حقیقی بندے بن سکیں۔

دوسری اہم بات یہ ہے کہ آپس میں پیار و محبت سے رہیں۔ اللہ تعالیٰ کا آپ پر بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے آپ کو خلافت کی نعمت سے نوازا ہے اور اس کے ذریعہ سے آپ کو وحدت کی لڑی میں پرو دیا ہے۔ پس آپ اس وحدت کو قائم رکھیں اور آپس میں بھائی بھائی بن کر رہیں۔ یہی وحدت ہے جس کے قیام کے لئے حضرت مسیح موعودؑ مبعوث ہوئے۔

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ’’اللہ تعالیٰ کسی کی پرواہ نہیں کرتا مگر صالح بندوں کی۔ آپس میں اخوت اور محبت کو پیدا کرو اور درندگی اور اختلاف کو چھوڑ دو۔ ہر قسم کے ہزل اور تمسخر سے مطلقاً کنارہ کش ہو جاؤ کیونکہ تمسخر انسان کے دل کو صداقت سے دور کر کے کہیں کا کہیں پہنچا دیتا ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ عزت سے پیش آؤ۔ ہر ایک اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دے۔ اللہ تعالیٰ سے سچی صلح پیدا کر لو اور اس کی اطاعت میں واپس آجاؤ...... ہر ایک آپس کے جھگڑے اور جوش اور عداوت کو درمیان میں سے اٹھا دو۔‘‘ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 266 تا 267)

اللہ تعالیٰ آپ سب کو ان نصائح پر عمل کرتے ہوئے اپنا حقیقی عبد بننے، مخلوق خدا کا ہمدرد بننے اور آپس میں بھائی بھائی بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

والسلام خاکسار

(مرزا مسرور احمد)

خلیفۃ المسیح الخامس

سٹڈی ابراڈ

All Services free of Cost

Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.

About Us

Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years

Achievements

• NAFSA Member Association , USA.

• Certified Agent of the British High Commission

• Trusted Partner of Ireland High Commission

• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh,
Phone : +91 40 49108888.

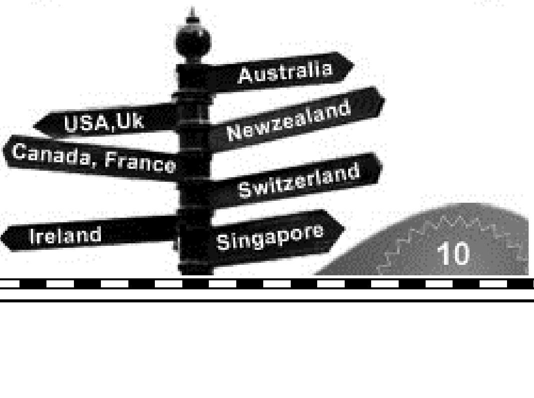

Study Abroad

10 Offices Across India

بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD: Naved Saigal

Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

خطبہ جمعہ

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہی ہے جو ہمیں توفیق دیتا ہے کہ ہم باوجود محدود وسائل کے دُنیا میں ہر جگہ جلسے منعقد کرتے ہیں۔ ان تین دنوں میں خاص طور پر لگتا ہے ہر ڈیوٹی دینے والے کے دماغ سے دُنیاداری کی سوچ بالکل غائب ہوگئی ہے۔ صرف جلسہ اور بے نفس ہوکر کام کرنا اکثریت کی سوچ ہوتی ہے۔ یہ کام حقیقت میں ایک خاموش تبلیغ ہوتی ہے

ہر شعبہ کے کارکنان نے اپنے اپنے شعبہ میں جو کام کئے ہیں ان کا افراد جماعت کو شکر گزار ہونا چاہئے اسی طرح کارکنان کو بھی شکر گزار ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں خدمت کی توفیق عطا فرمائی

جلسہ سالانہ جہاں اپنوں کیلئے روحانی بہتری کے سامان پیدا کرتا ہے وہاں غیروں کیلئے بھی جماعتی تعارف اور تعلقات کا ذریعہ بنتا ہے، اسلام کی حقیقی تصویر دُنیا کو پتا چلتی ہے

میری تو یہ کوشش ہوتی ہے کہ حالات حاضرہ پر بات ہو، یا جماعت احمدیہ پر، جس طرح بھی ہو اُس کو کسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد سے جوڑوں، تاکہ اسلام کی حقیقت ان لوگوں کو پتا چلے

جماعت احمدیہ کینیڈا کے جلسہ سالانہ کے موقع پر ڈیوٹیاں دینے والے کارکنان سے اظہارِ تشکر، جلسہ میں شامل ہونے والے احمدی و غیر احمدی معزز مہمانوں کے تأثرات، اخبارات، ٹی وی چینلز و دیگر سوشل میڈیا پر جلسہ سالانہ کینیڈا کی بھرپور کوریج کا تذکرہ

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 14 اکتوبر 2016ء بمطابق 14 اخاء 1395 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الاسلام، ٹورانٹو، کینیڈا

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کینیڈا کا جلسہ سالانہ گذشتہ ہفتہ منعقد ہوا اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو ظاہر کرتے ہوئے اختتام کو پہنچا۔ اس بات پر ہم اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہی ہے جو ہمیں توفیق دیتا ہے کہ ہم باوجود محدود وسائل کے دنیا میں ہر جگہ جلسے منعقد کرتے ہیں اور صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے عمومی طور پر انتظامات بھی اچھے ہوتے ہیں۔ ہمارے پاس ہر شعبہ کی پیشہ وارانہ مہارت رکھنے والے لوگ نہیں ہیں جو مختلف شعبہ جات میں کام کر کے اس کے بہتر معیار پیدا کر سکیں۔ رضا کار ہیں، والنٹیئرز ہیں، خدام میں سے بھی، اطفال میں سے بھی، انصار میں سے بھی، لجنہ اور ناصرات میں سے بھی۔ افسر بھی ان میں سے مقرر ہوتے ہیں، ماتحت بھی مقرر ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ دنیاوی تعلیم کے لحاظ سے کم پڑھا لکھا افسر مقرر کر دیا جاتا ہے تو چاہے کوئی ڈاکٹر ہو، انجنیئر ہو، پی۔ ایچ۔ ڈی ہو اس کی اطاعت کرتا ہے۔ کوئی یہ فرق نہیں ہوتا کہ میری تعلیم اعلیٰ یا میرا رتبہ اعلیٰ ہے۔ یہ اطاعت کا معیار جماعت احمدیہ میں ہم دیکھتے ہیں۔ اور ہر طرح سے پھر تعاون بھی کرتے ہیں۔ نہ صرف تعاون بلکہ جیسا کہ میں نے پہلے کہا پوری اطاعت کرتے ہیں اور اطاعت کرتے ہوئے اپنے جو بھی فرائض ہیں، ڈیوٹی ہے، خدمت ہے اس کو سرانجام دیتے ہیں۔ ان تین دنوں میں خاص طور پر لگتا ہے ہر ڈیوٹی دینے والے کے دماغ سے دنیاداری کی سوچ بالکل غائب ہوگئی ہے۔ صرف جلسہ اور بے نفس ہو کر کام کرنا اکثریت کی سوچ ہوتی ہے یا ان سب کارکنان کی سوچ ہوتی ہے جو اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں۔ پس یہ کوئی انسانی کام نہیں ہے جو سوچوں کو ایسے دھارے میں ڈالتا ہو، جو عمل کو بے نفس اور عاجزی عطا کرتا ہو۔ یہ خالصۃً اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہو تو جس جذبے سے تمام بچے، جوان، بوڑھے، عورتیں، مرد کام کر رہے ہوتے ہیں یہ کبھی پیدا نہ ہو سکے۔ یہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو ان سب کارکنان کے دل میں یہ جذبہ پیدا کرتا ہے کہ تم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کے لئے ہر سوچ سے بالا ہو کر، ہر خواہش سے بالا ہو کر اپنے آپ کو پیش کرنا ہے اور کام کرنا ہے اور صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کو پیش نظر رکھنا ہے۔

پس ہمیں سب سے پہلے تو اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہئے کہ اس نے جماعت کو خدمت کرنے والے ایسے کارکن مہیا فرمائے ہیں جو باوجود پڑھے لکھے ہونے کے بے نفس ہو کر، اگر انہیں کہا جائے کہ ٹائلٹس کی صفائی کرو تو وہ بھی کرتے ہیں، کھانا پکانے کا کام کرو تو وہ بھی کرتے ہیں، کھانا کھلانے کا کام کرو تو وہ بھی کرتے ہیں۔ سکیورٹی کی ڈیوٹیاں دیتے ہیں، پارکنگ کی ڈیوٹیاں دیتے ہیں اور اس طرح مختلف شعبہ جات میں ڈیوٹی دے رہے ہوتے ہیں۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا بے نفس ہو کر کام کرتے ہیں۔ بچے شوق سے اپنی ڈیوٹیاں دیتے ہیں۔ بچے جب جلسہ گاہ میں مہمانوں کو خاموشی اور ایک شوق سے پانی پلا رہے ہوتے ہیں تو غیر مہمان متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ حیران ہو کر پوچھتے ہیں کہ کیسے تم لوگ ان بچوں میں یہ خدمت کا جذبہ پیدا کر دیتے ہو۔ دنیا کے ان حالات میں جب مسلمان دینی گروپ مدرسوں میں جانے والے بچوں اور نوجوانوں کو جہاد کے نام پر غلط کاموں اور ظلموں کی تربیت دے رہے ہیں، ظالمانہ طور پر انسانی جانوں کے خاتمہ کی کوشش کی جا رہی ہے، زندگیوں کو ختم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے، جماعت احمدیہ کے بچے اور نوجوان زندگی بخش کام کر رہے ہیں۔ جب روحانی پانی پلانے اور روحانی مائدہ کھلانے کی مجلسیں لگی ہوتی ہیں تو ساتھ ساتھ بچے، نوجوان لڑکیاں، لڑکے مادی پانی پلانے اور کھانا کھلانے کے فرض کو بھی سرانجام دے رہے ہوتے ہیں اور اس حقیقی جہاد میں شامل ہو رہے ہوتے ہیں جو زندگیاں لینے کے لئے نہیں بلکہ زندگیاں دینے کے لئے کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اس بات کا اظہار بھی بعض لوگ کر دیتے ہیں کہ جب چھوٹے بچے بڑی خوشی اور ذمہ داری سے پانی پلا رہے ہوتے ہیں تو بے اختیار ان پر پیار آتا ہے۔ پس جہاں ہم اس بات پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں وہاں تمام شامل ہونے والوں کو، جلسہ میں بیٹھ کر سننے والوں کو ان کارکنوں کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہئے جن میں سے کئی ایسے ہیں جو جلسہ کے انتظامات کے لئے جلسہ سے پہلے بھی کام کر رہے ہیں اور بعد میں بھی وائنڈ اپ کے کام کے لئے وقت دیتے ہیں۔ نہ ان کو اپنے ذاتی کاموں کے حرجوں کی پرواہ ہے، نہ مالی نقصان کی پرواہ کرتے ہیں۔ بعض مجھے ملے جنہوں نے بتایا کہ انہوں نے جلسہ کی وجہ سے، ڈیوٹی کی وجہ سے اگر چھٹی نہیں ملی تو اپنی نوکریاں چھوڑ دیں۔ نہ ہی یہ لوگ اپنی نیند اور آرام کو دیکھتے ہیں اور ایک فکر کے ساتھ یہ لوگ کام کرتے ہیں کہ ہم نے خدمت کرنی ہے اور جلسہ کے انتظامات کو جس حد تک ہو سکے بہترین کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ پس جہاں میں جلسہ میں شامل ہونے والوں سے کہتا ہوں، اس سے پہلے تو میں خود تمام کارکنوں، بچوں، مہمانوں، لڑکیوں، لڑکوں، عورتوں، مردوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے رضا کارانہ طور پر اپنے آپ کو پیش کیا اور ایک خدمت کے جذبہ سے ادنیٰ سے ادنیٰ کام بھی خوشی سے اور بڑی ذمہ داری سے سرانجام دیا۔ یہ کام حقیقت میں ایک خاموش تبلیغ ہوتی ہے۔ بظاہر تو یہ کارکن کام کر رہے ہوتے ہیں لیکن جو غیر آتے ہیں ان کے لئے بھی یہ تبلیغ کا ذریعہ بن جاتی ہے، کئی لوگوں کی ہدایت کا باعث بن جاتی ہے۔ چنانچہ امریکہ سے آئے ہوئے ایک غیر از جماعت دوست جو بنگالی ہیں اور بنگالی احمدیوں کے ساتھ آئے تھے، شہید الرحمن ان کا نام ہے کہتے ہیں کہ تمام زندگی ملاؤں سے جھگڑتے رہے اور جو اسلام ان کو پیش کیا گیا اس نے ان کو سنی مسجدوں سے دور رکھا۔ شدت پسندی سے انہیں نفرت تھی۔ ان کی بیوی ایک نیک عورت ہے۔ بیوی نے انہیں تاکید کی کہ آپ جماعت احمدیہ کے جلسہ پر جائیں۔ تقریباً 91 بنگالی امریکہ سے آئے تھے، چنانچہ اپنے بنگالی دوستوں کے ساتھ اس جلسہ پر آ کر انہوں نے جماعت احمدیہ کی افراد کی تربیت، محبت اور عزت دیکھی تو وہ کہتے ہیں کہ جلسہ دیکھنے کے ساتھ مَیں اسلام کی طرف دوبارہ لوٹ آیا ہوں۔ جلسہ کے آخری دن وہ لوگوں سے الگ ایک کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے اور ہجوم کی وجہ سے انہوں نے کھانے پر جانا پسند نہیں کیا۔ رَش تھا۔ اتنے میں ایک خادم ان کے پاس آیا اور انہیں کھانا اور پانی دیا اور پھر اس بات کا بھی انتظار کیا کہ وہ کھانا ختم کریں تا کہ وہ خادم ان کے کھانے کا

ڈبہ بھی پھینک دے۔اس واقعہ نے انہیں اتنا متاثر کیا کہ انہوں نے مجھے ملاقات میں بتایا کہ جلسہ نے ان پر بہت گہرا اثر کیا ہے اور انشاء اللہ وہ جلد جماعت میں داخل ہوجائیں گے۔تو اس طرح جلسہ سے تبلیغ بھی ہوتی ہے۔اور پھر یہ ہے کہ صرف ایک خادم کے اعلیٰ اخلاق اور اس کی معمولی سی خدمت کرنا ان کی سوچوں کو بدلنے والا بن گیا۔اس خادم کو تو شاید یہ بھی پتا نہیں تھا کہ وہ احمدی ہیں یا غیر احمدی۔اس نے تو ایک جذبے کے تحت خدمت کی تھی لیکن یہ خدمت اس غیر میں روحانی تبدیلی کا ذریعہ بن گئی۔اسی طرح بعض سیاسی لوگ بھی ہیں، اس علاقے کے رہنے والے لوگ بھی ہیں جو عمومی طور پر جماعت کی خدمات کو جانتے ہیں اور اس کا اعتراف بھی کرتے رہتے ہیں ان پر بھی ہر دفعہ جلسہ کے انتظامات کا ایک نیا اثر ہوتا ہے کہ اتنی بڑی تعداد میں اور پرسکون طریق پر لوگ عموماً بیٹھے ہوتے ہیں اور کارکنان بھی خاموشی سے کام کر رہے ہوتے ہیں۔

ڈیب شولٹے (Deb Schulte) یہاں وان (Vaughan) پارلیمنٹ کے ممبر ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہمیشہ کی طرح آج بھی میں بہت متاثر ہوا ہوں۔جلسہ پر اتنے سارے رضا کار نظر آتے ہیں جو اس جلسہ کو نہایت منظم طریق سے چلا رہے ہیں۔پھر کہتے ہیں کہ میرے اندازے کے مطابق آج یہاں پچیس ہزار سے زائد لوگ جمع ہیں اور اس لحاظ سے جلسہ کا منظم طریق پر چلنا رضا کاروں کی انتھک محنت کا نتیجہ ہے۔پس یہ رضا کار کارکن بڑا اثر ڈال رہے ہوتے ہیں۔اس لحاظ سے سب کارکنوں کا ہمیں شکریہ ادا کرنا چاہئے۔جہاں وہ مہمانوں کی خدمت بے نفس ہو کر کرتے ہیں وہاں ایک خاموش مبلغ بن کر احمدیت کا پیغام بھی پہنچا رہے ہیں اور ہر شامل ہونے والے کو بھی جتنے لوگ شامل ہوئے جیسا کہ پہلے میں نے کہا انہیں بھی ان کا شکرگزار ہونا چاہئے۔اللہ تعالیٰ ان سب کارکنوں کی خدمت کے جذبہ کو ہمیشہ بڑھاتا رہے اور ان کو اس خدمت کی بہترین جزا بھی دے اور ان سب کی صرف یہ ظاہری خدمت نہ ہو بلکہ ایمان اور یقین میں بھی بڑھتا چلا جائے اور ان کے عمل بھی بہترین ہوں جو اسلامی تعلیم کے مطابق ہوں۔

اسی طرح ایم ٹی اے کے کارکنان ہیں، ان کا جہاں جلسہ میں شامل ہونے والوں یا کینیڈا میں رہنے والوں کو جو جلسہ میں شامل نہیں ہوئے شکریہ ادا کرنا چاہئے وہاں دنیا میں رہنے والے احمدیوں کو بھی شکرگزار ہونا چاہئے۔بہت سے کارکن یہاں کینیڈا کے لوکل والنٹیئرز (volunteers) ہیں۔کچھ یہاں کام کرنے والے ہیں، کچھ لندن سے مرکز سے آئے تھے۔ان سب نے ایک کوشش سے جلسہ کے تینوں دن بڑی محنت سے جلسہ کا لائیو پروگرام دکھانے کا انتظام کیا۔جیسا کہ میں نے کہا کہ لندن سے بھی ٹیم تو آتی ہے جب بھی میں جہاں جاؤں۔ایم ٹی اے کی مرکزی ٹیم اَپ لِنک کے لئے اس دفعہ اپنا ایک ڈش بھی ساتھ لے کر آئی تھی بجائے یہاں ہائر کرنے کے۔اس سے بڑا فائدہ بھی ہوا اور ہم وقت کے لحاظ سے آزاد بھی رہے کیونکہ جب کرائے پر لو تو وقت کی پابندی بھی کرنی پڑتی ہے۔کچھ وقت زائد ہوجائے تو زائد پیسے دینے پڑتے ہیں اور مجموعی طور پر اس لحاظ سے دس پندرہ ہزار ڈالر کی ہماری بچت بھی ہوگئی۔

پس ہر شعبہ کے کارکنان نے اپنے اپنے شعبہ میں جو کام کئے ہیں ان کا افراد جماعت کو شکرگزار ہونا چاہئے۔اسی طرح کارکنان کو بھی شکرگزار ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں خدمت کی توفیق عطا فرمائی۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم شکرگزار بنو میں تمہاری استعدادوں اور تمہاری صلاحیتوں کو بھی بڑھاؤں گا اور اپنی باقی نعمتیں بھی عطا کروں گا۔اللہ تعالیٰ جب اَزِیْدَنَّکُمْ کہتا ہے تو کسی بات کو محدود نہیں رکھتا۔اللہ تعالیٰ نوازتا ہے تو بیشمار نوازتا ہے اور ہر لحاظ سے نوازتا ہے۔پس مومنین کا یہی طریق ہے کہ ہر کامیابی پر، ہر اچھی بات پر خدا تعالیٰ کے شکرگزار بنیں اور جہاں کمزوریاں دیکھیں وہاں اللہ تعالیٰ سے رحم مانگیں اور استغفار کریں۔

بڑے انتظامات میں کمزوریاں بھی ہوتی ہیں لیکن مہمانوں نے جو کمزوریاں نظرانداز کر کے عمومی طور پر ہر کام کی تعریف کی ہے اس کے لئے تمام کارکنان کو اپنے اور غیر سب مہمانوں کا شکرگزار ہونا چاہئے۔مثلاً کمزوریوں کا ذکر ہے تو جلسہ کے پہلے دن شعبہ مہمان نوازی نے حاضری کا صحیح اندازہ نہیں لگایا حالانکہ ایک دن پہلے مجھے بتایا تھا کہ ہم بائیس ہزار کا کھانا پکائیں گے۔اتنے لوگ ہم expect کر رہے ہیں۔جبکہ بیس ہزار کا کھانا پکا جس کی وجہ سے شعبہ کے اپنے اندازے کے مطابق دو ہزار لوگوں کو کھانا نہیں ملا اور اس کی انہوں نے معذرت بھی کی لیکن مہمان بھی جلسہ سننے کے مقصد کو آئے ہوئے تھے۔اس دن یا اگلے دن بھی اگر کوئی کھانے میں کمی ہوئی تو بعض نے خوش دلی سے اسے برداشت کیا اور کوئی شکوہ نہیں کیا بلکہ بعض دوسروں کی اصلاح کا بھی باعث بن گئے۔ایک صاحب نے مجھے لکھا کہ ایک لمبا کیو (queue) کھانے کا لگا ہوا تھا، پہلے یہ کہا گیا کہ کھانا آ رہا ہے ختم ہوگیا ہے لیکن کافی انتظار کے بعد انہیں پھر کہا گیا کہ کھانا ختم ہوگیا ہے اب نہیں آئے گا۔کہتے ہیں کہ میں تو اس بات پر انتظامیہ پر بڑا پیچ و تاب کھا رہا تھا، بڑے غصہ میں تھا اتنے میں ان کے آگے کھڑے ہوئے ایک شخص نے کہا کہ الحمدللہ کھانا ختم ہوگیا۔میں نے کہا یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ کہنے لگے کہ سوکھی روٹی کے کچھ ٹکڑے میرے پاس ہیں۔آئیں اب ہم انہیں پانی میں ڈبو کے کھالیں۔اگر کھانا مل جاتا تو یہ سنت جو تھی ہم پوری نہ کر سکتے تھے تو آج اس سنت کو بھی پورا کرلیں۔تو یہ کہنے والے مجھے لکھتے ہیں۔یہ دیکھ کر نہ صرف میرا غصہ دور ہوگیا بلکہ مجھے شرمندگی بھی ہوئی کہ کیوں مجھے غصہ آیا اور اس بات پر میں بڑا جذباتی ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ نے کیسے کیسے لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو عطا فرمائے ہوئے ہیں۔

پس انتظامیہ بھی مہمانوں کی شکرگزار ہو جو ایسے اخلاق، اعلیٰ اخلاق دکھانے والے ہیں۔اس دفعہ انتظامیہ کی طرف سے یہ خوش کن پہلو بھی سامنے آیا ہے کہ بجائے اپنی باتیں چھپانے کے، اپنی کمزوریاں چھپانے کے انہوں نے اپنی کمزوریوں پر نظر رکھ کر ان کا اظہار بھی کر دیا۔لیکن صرف اتنا ہی کافی نہیں ہے بلکہ اب اپنی لال کتاب جو جلسہ کی انتظامیہ کے پاس ہے یہ سب کچھ اس میں لکھیں اور آئندہ بہتر منصوبہ بندی بھی کریں۔ساتھ ہی میں یہ بھی بتادوں کہ یہ جگہ بظاہر اب لگ رہا ہے کہ زیادہ سے زیادہ اٹھارہ انیس ہزار، بیس ہزار تک لوگوں کو سنبھال سکتی ہے اس سے زیادہ نہیں۔اور اب جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھیل رہی ہے تو بڑی جگہ کا بھی انتظامیہ کو سوچنا چاہئے یا جماعت کو سوچنا چاہئے یا کم از کم اگر کبھی مجھے جلسہ پر بلانا ہو تو بہرحال یہ جگہ اب ناکافی ہے اس لئے اس بارے میں ضرور سوچیں۔

انتظامیہ نے جو اپنی کمزوریوں کا خود اظہار کیا ہے وہ بھی بتا دیتا ہوں اور اس میں بعض شکایتیں مجھے پہلے پہنچ چکی تھیں اس لئے وہ صحیح بھی ہیں۔اگر اس کے علاوہ بھی کچھ ہو تو لوگ خود بھی انتظامیہ کو لکھ کر دے سکتے ہیں تاکہ بہتر انتظام ہوسکے۔

پہلی بات انہوں نے یہ لکھی کہ عرب مہمانوں کے کھانے کے معیار میں شکایت ملی ہے کہ کھانے میں مرچیں زیادہ تھیں، عربوں کے مطابق نہیں تھا اس کو ٹھیک کرنا چاہئے۔پھر کھانے کی کمی کا اظہار انہوں نے کیا جو میں پہلے بتا چکا ہوں۔پھر مردوں میں کھانا ایک گھنٹہ تاخیر سے پہنچا۔ایک تو یہ ہے کہ فاصلہ زیادہ ہے۔کھانا یہاں پکتا ہے اور پھر تیس کلومیٹر لے جانا پڑتا ہے۔پھر یہ کھانے کے ٹرک غلطی سے مردوں کے بجائے عورتوں کے حصہ میں چلے گئے جس کی وجہ سے مردوں کو تکلیف اٹھانی پڑی۔خیر مرد اگر تکلیف اٹھالیں تو کوئی حرج نہیں۔عورتوں اور بچوں کو بھوکا نہیں رکھنا چاہئے تھا۔یہ اچھا ہوا کہ وہاں چلا گیا۔

پھر انتظامیہ کا یہ بھی کہنا ہے کہ کھانا تیار کرنے والے کارکنان کی کمی تھی۔اس کو پورا کرنا تو جماعت کا کام ہے۔کام کرنے والوں کی جماعت میں کوئی کمی نہیں ہے۔صرف انتظامیہ کو یہ سوچ رکھنی ہوگی کہ ہم نے خدمت کا جذبہ رکھنے والے لوگ لینے ہیں، اپنی پسند کے لوگ نہیں لینے۔اس سوچ کو بھی بدلیں اور خدمت کا جذبہ رکھنے والے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں بہت ہیں۔جلسہ گاہ کے واش رومز میں لوگوں کو بڑا لمبا انتظار کرنا پڑا اور لوگوں کی شکایتیں بھی ہیں۔انتظامیہ نے خود بھی محسوس کیا۔بلکہ مجھے تو بعض شکایتیں پہنچی ہیں کہ صرف انتظار ہی نہیں کرنا پڑا بلکہ بعض لوگوں کو تو جن میں مریض بھی ہوتے ہیں، دوسرے بھی، بڑی تکلیف دہ صورتحال کا سامنا کرنا پڑا اور میں نے خاص طور پر ایک دن پہلے ان کو اس بارے میں پوچھا بھی تھا کہ اس کا صحیح انتظام ہے کہ نہیں۔جو مجھے بتایا گیا تھا اس کے مطابق تو مجھے لگتا ہے کہ صحیح انتظام نہیں تھا۔اب آئندہ اگر وہاں مستقل انتظام نہیں ہے تو عارضی انتظام کرنا چاہئے۔

لنگر خانے میں آڈیو ویڈیو کا انتظام نہیں تھا۔یہ تو انتظامی غلطی ہے اور حالانکہ بڑی ضروری چیز ہے کہ جو کارکن جلسہ سننے نہیں جاسکتے ان کے جلسہ سننے کا انتظام ہونا چاہئے۔پھر یہ کہتے ہیں کہ مردوں کے پچھلے حصہ میں آواز صاف نہیں تھی۔لیکن جب میرا خطبہ یا خطاب تھا تو مجھے یہ بتایا گیا کہ اس وقت میری تقریر کی آواز تو سننے میں بہتر تھی۔اگر میری اطلاع غلط ہے تو جو لوگ پیچھے بیٹھے تھے وہ مجھے بتادیں کیونکہ میرے مطابق تو پہلے آواز اچھی نہیں تھی اور پھر ہمارے بعض کارکنوں نے اس کو بہتر کرنے کی کوشش کی۔

اسی طرح عربوں کے لئے ترجمہ کا انتظام تھا لیکن ان کو اطلاع نہیں کی گئی۔بعض عرب مجھے ملے اور انہوں نے کہا کہ ہم پہلے دن خطبہ سے محروم رہے۔اگلے دن ان کو پتا لگا۔حالانکہ یہ تو انتظامیہ کو اتنا تجربہ ہوجانا چاہئے کہ ترجمانی کے لئے بار بار مختلف زبانوں میں، جن جن زبانوں کی ترجمانی ہو رہی ہے وہاں اعلان ہونا چاہئے کہ فلاں جگہ سے اپنی ترجمانی کی ایڈ (aid) جو ہے وہ لے لیں اور بورڈ پر بھی لکھا ہونا چاہئے، انٹرنس (enterance) پر بھی لکھا ہونا چاہئے۔

اب مَیں بعض تاثرات مہمانوں اور اخبارات کے بیان کرتا ہوں جو پھر ہماری توجہ شکرگزاری کے مضمون کی طرف پھیرتے ہیں۔کس طرح اللہ تعالیٰ اکثر لوگوں کے دلوں میں خود ڈالتا ہے۔ہماری کوشش تو ان نتائج کے مقابلے میں نہ ہونے کے برابر ہے۔پہلے بعض اپنے سیرین عرب احمدی دوستوں کے تاثرات بیان کرتا ہوں۔پہلی دفعہ ان کو اتنے بڑے جلسہ میں شامل ہونے کا اور آزادی سے عبادت کرنے کا موقع ملا کیونکہ وہاں تو

کلامُ الامام

’’زندہ نبی وہی ہوسکتا ہے جس کے برکات اور فیوض ہمیشہ کیلئے جاری ہوں۔‘‘

(ملفوظات جلد4، صفحہ 629)

طالبِ دُعا: سکینہ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الدین صاحب آف سکندرآباد

کلامُ الامام

’’تم اس بات کو کبھی مت بھولو کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے بغیر جی ہی نہیں سکتے۔‘‘

(ملفوظات جلد4، صفحہ 616)

طالبِ دُعا: الہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

پابندیاں تھیں۔ جب حالات خراب نہیں تھے تب بھی وہ آزادی نہیں تھی اور حالات خراب ہونے کے بعد تو کئی سالوں سے بیچارے پس رہے تھے۔

ایک احمدی دوست احمد درویش صاحب کہتے ہیں کہ یہ میرا پہلا جلسہ تھا۔ کہتے ہیں جب میں جلسہ میں داخل ہوا اور خلیفہ وقت کی موجودگی دیکھی تو مجھے لگا کہ میں اسلام میں داخل ہوا ہوں۔ کہتے ہیں میری زندگی میں سب سے بڑی تبدیلی آئی ہے اور وہ یہ ہے کہ میری نماز خشوع وخضوع اور تضرع سے معمور ہوگئی ہے۔ پس یہ وہ تبدیلی ہے جو جلسہ میں شامل ہو کے ہر احمدی میں آنی چاہئے۔ صرف چند دن کے لئے نہیں بلکہ مستقل۔ یہ کہتے ہیں کہ میں کینیڈین مہمان کو بھی لے کر آیا تھا، سمپسن (Simpson) نامی شخص اپنی بیوی کے ساتھ آیا تھا۔ یہ شخص پہلے عیسائی تھا لیکن اب دہریہ ہوگیا ہے۔ جلسہ میں شرکت کے بعد اس نے کہا کہ میں نے محبت بھائی چارہ اور امن اور سلامتی کے بارے میں اس طرح کا مخلصانہ اور سچا کلام زندگی میں کبھی نہیں سنا اور مجھے اس طرح کے اسلام کے بارے میں جان کر بہت خوشی ہوئی۔ اللہ کرے کہ یہ خوشی اس کے دل کو کھولنے کا ذریعہ بھی بن جائے۔

اسی طرح ایک سیرین احمدی الحاج عبداللہ صاحب کہتے ہیں کہ جلسہ سالانہ کے تین دن ایسے تھے جن کو زندگی بھر نہیں بھلایا جاسکتا۔ دنیا کی سب سے اعلیٰ جماعت کے ہزاروں افراد کینیڈا میں اس دور میں بہترین انتظام کے ساتھ اکٹھے ہوئے تھے۔ پھر کہتے ہیں جلسہ کے انتظامات، استقبال، ہر ضروری چیز کی فراوانی حتیٰ کہ بچوں کے اچھل کود کو بھی مدّنظر رکھ کر مختلف انتظامات کرنا غیر معمولی تھا۔ جلسہ کا ماحول محبت اور اخوت کے جذبات سے پُر تھا۔ ہزاروں افراد کو بلانا اور ان کے نقل وحمل اور کھانے کا انتظام کرنا بذات خود ایک غیر معمولی امر ہے۔ پھر یہ کہتے ہیں خطابات اور ان کی ترجمانی کا شعبہ بھی بہت اچھا تھا۔ کہتے ہیں میں نے ایک صحافی ٹیم اور ایک مسلمان فیملی کو دعوت دی تھی۔ وہ سب جلسہ کے حسن انتظام کو دیکھ کر حیران رہ گئے اور انہوں نے خصوصی طور پر جو میرا آخری دن کا خطاب تھا اس کو بڑا پسند کیا اور احمدیوں کی اپنے امام کیلئے محبت ان مہمانوں کیلئے حیران کن امر تھا۔

اسی طرح عبدالقادر صاحب کہتے ہیں کہ میں نے پہلی بار دیکھا کہ جلسہ کا کتنا بڑا کام ہوتا ہے اور کیسے ہر کارکن اپنے شعبہ میں شہد کی مکھی کی طرح بغیر کسی شور اور مشکلات پیدا کئے کام کرتا جاتا ہے۔ ہر ایک چاہتا تھا کہ اسے خدمت کا موقع دیا جائے خصوصاً جب انہیں پتا چلتا کہ میں عربی ہوں تو میرے ساتھ غیر معمولی اہتمام کے ساتھ پیش آتے تھے۔

پھر ایک ریم مصطفی صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ جلسہ اتنی بڑی تعداد کے باوجود بہت زیادہ باترتیب اور منظم تھا۔ مجھے سب سے زیادہ اس روحانیت کا احساس ہوا جو لوگوں کے چہروں پر نظر آرہی تھی۔ اللہ کرے کہ یہ روحانیت ہمیشہ نظر آتی رہے۔ ہم ان تمام لوگوں کے شکرگزار ہیں جنہوں نے اس جلسہ کے کامیاب انعقاد، تقاریر کے ترجمہ اور دیگر کاموں میں حصہ ڈالا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری روحانیت میں بہت زیادہ اضافہ ہوا ہے۔

پھر سلمیٰ جبولی صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ جلسہ کے نظم وضبط اور انتظام کو دیکھ کر یہ کہا جاسکتا ہے کہ جماعت ایک جسم کی طرح متحد اور ایک دوسرے کے تعاون سے عبارت ہے۔ ہم ٹرانسپورٹ کے شعبہ کے شکرگزار ہیں جنہوں نے ہمیں جلسہ پر لانے اور گھر واپس چھوڑنے کا احسن رنگ میں انتظام کیا۔ جلسہ میں مختلف ممالک، مختلف اقوام اور مختلف رنگوں کے افراد مل کر صرف ایک ہدف کے لئے کام کر رہے تھے اور وہ یہ کہ اسلام اور امن کا پیغام دنیا تک پہنچایا جائے۔

حسین عابدین صاحب بیان کرتے ہیں کہ جلسہ سالانہ میں گزارے ہوئے لمحات میری زندگی کے خوبصورت ترین لمحات ہیں۔ میں ٹی وی پر مختلف جلسہ سالانہ دیکھا کرتا تھا اور دعا کرتا تھا کہ خدایا کبھی مجھے بھی خلیفہ وقت کے ساتھ جلسہ میں شرکت کی توفیق ملے لیکن میں سوچ نہیں سکتا تھا کہ میری دعا اتنی جلدی قبول ہوجائے گی اور خدا تعالیٰ مجھے اس سے بھی زیادہ عطا کرے گا جتنا میں نے مانگا تھا۔ میں جلسہ سالانہ کے سٹیج کے سامنے بیٹھا ہوا تھا اور ایسے میں ان مشکل ایام کی، ان اذیت ناک لمحوں کی داستان میری آنکھوں کے سامنے آرہی تھی جو کہ میں نے سخت حالات میں شام اور ترکی میں گزارے اور اس وقت میرا دل خدا تعالیٰ کی حمد سے بھر گیا اور میں نے کہا کہ ایک وہ اذیت ناک دن تھے اور ایک یہ دن ہیں کہ میں خلیفہ وقت کے سامنے بیٹھا ہوں۔ یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔

ایک سیرین دوست ہیں فراز صاحب، کہتے ہیں میں نے پہلی بار جماعت کے کسی جلسہ میں شرکت کی ہے۔ اتنے لوگوں کو دیکھ کر مجھ پر تو دہشت طاری ہوگئی۔ (شاید ترجمہ کرنے والے نے دہشت لفظ لکھ دیا ہے یا انہوں نے واقعی کہا تھا۔ میرا یہ خیال ہے کہ اصل میں محبت کے الفاظ میں انہوں نے ذکر کیا ہے) پھر یہ لوگ صرف کینیڈا سے ہی نہیں بلکہ مختلف علاقوں سے آئے ہوئے تھے۔ نیز یہ کسی ایک قوم سے تعلق نہ رکھتے تھے بلکہ مختلف رنگوں اور قوموں سے ان کا تعلق تھا۔ اسی طرح جلسہ میں نئی ٹیکنالوجی کا استعمال اور اس کے اعلیٰ انتظام اور حاضرین کا مختلف امور میں انتظامیہ کی ہدایات کا پاس کرنا اور اطاعت کا مظاہرہ کرنا نہایت ایمان افروز تھا اور جو چیز میرے لئے سب سے بڑی خوشی کا باعث ٹھہری وہ خلیفۃ المسیح کی موجودگی اور ان کے خطابات تھے جن سے میں تینوں دن مستفیض ہوا۔

بہرحال یہ چند احمدی لوگوں کے تاثرات تھے جو میں نے بیان کئے۔ نئے احمدی بھی اور پرانے بھی جو شام سے وہاں کے حالات کی وجہ سے ہجرت کرکے یہاں آئے ہیں۔

غیروں کے بھی بعض تاثرات ہیں جو بیان کرتا ہوں۔ جماعت کے تعارف اور تبلیغ کے راستے ان ذریعوں سے کھلتے ہیں۔

جرمن قونصلیٹ یہاں آئے تھے جو مجھے ملے۔ انہوں نے بتایا کہ میں چار ہفتے پہلے یہاں آیا ہوں۔ جماعت سے زیادہ تعارف نہیں تھا۔ مختلف ملکوں میں یہ رہتے رہے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے آج تک اسلامی تعلیمات کے متعلق ایسا جامع خطاب نہیں سنا (انہوں نے میری آخری تقریر سنی تھی)۔ میں نے دیکھا ہے کہ آپ کی بڑی مثبت ویژن (Vision) ہے۔ پھر میرے متعلق کہتے ہیں کہ حقیقی اسلام کو بیان کیا جو امن اور عدل اور محبت کی تعلیم دیتا ہے اور ہر لفظ میں ایک حقیقت نظر آرہی تھی۔ کاش کہ دنیا کا میڈیا جتنا وقت عراق کے بغدادی اور ISIS کے پروپیگنڈے کو دیتا ہے اگر امن کے اس سفیر کو دے تو دنیا میں حقیقی امن قائم ہوجائے۔ پھر کہتے ہیں کہ ہر فقرہ ان کا سچائی پر مبنی تھا اور دنیا کے امن کے قیام کے لئے ایک درد تھا۔ کہتے ہیں میں بھی اس پیغام کو جہاں تک میرے لئے ممکن ہوا آگے پھیلاؤں گا۔ تو غیر لوگ بھی اس طرح اللہ کے فضل سے ہمارے سفیر بن جاتے ہیں۔

ممبر آف پارلیمنٹ ہیں جوڈی (Judi) صاحبہ جنہیں یہاں رہنے والے لوگ جانتے ہیں وہ بھی کہتی ہیں کہ تمہارے خلیفہ نے حالات کے مطابق تمہارے سپرد ایک کام کیا ہے کہ وہ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں کا پیغام ساری دنیا میں پھیلائیں گے اور اس سے بڑھ کر یہ بھی کہ مسلمان اور غیر مسلم اپنے تعلقات محبت کے ساتھ استوار کریں اور سب عدل اور انصاف سے کام لیں کیونکہ اگر ایسا نہ ہوا تو تیسری جنگ عظیم ہوگی اور یہ بات بہت واضح نظر آرہی ہے۔ عوام الناس اور سیاست دان دونوں کو مل کر کام کرنا ہوگا جس سے دنیا میں امن اور سلامتی قائم ہوگی۔ کہتی ہیں کہ ہم میں سے ہر ایک مسلمان اور غیر مسلم کو دوسروں تک یہ پیغام پہنچانا چاہئے تا کہ لوگوں کو پتا چلے کہ انتہا پسند گروپوں کے اعمال کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں اور یہ انتہا پسند لوگ ہی ہیں جو اپنے مقصد کے لئے دوسروں کو بدنام کررہے ہیں۔

ایک چرچ سیونتھ ڈے اونجلسٹ (Seventh-Day Evangelist) سے تعلق رکھنے والے مہمان آئے ہوئے تھے۔ کہتے ہیں کہ آج میرا دل بہت خوش ہے کہ خلیفۃ المسیح نے اپنے خطاب میں امن وسلامتی کے بارے میں بتایا ہے۔ اب ضروری ہے کہ لوگ جماعت احمدیہ کو پہچانیں۔ جو جماعت احمدیہ کام کر رہی ہے اس کا لوگوں کو علم ہو۔ مسلمان وہ نہیں ہیں جو میڈیا لوگوں کو بتاتا ہے۔ اسلام کی حقیقی تعلیم تو بڑی پرامن ہے۔

بیلیز (Belize) سے وہاں کے ایک میئر آئے ہوئے تھے۔ یوکے میں بھی آچکے ہیں۔ مجھے کہتے ہیں کہ آپ کے اس خطاب کا مجھے بڑا گہرا اثر ہوا ہے کہ جس طرح بین الاقوامی معاملات پر روشنی ڈالی ہے۔ اس سے مجھے معلوم ہوا کہ خلیفۃ المسیح نہ صرف احمدیوں کے لئے ہدایت کا باعث ہیں بلکہ تمام دنیا کے لئے ہدایت کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔ خلیفۃ المسیح نے جو باتیں اپنے خطاب میں بیان کی ہیں میں انہیں کبھی بھول نہیں پاؤں گا۔

ایک مہمان یہاں کے میئر ہیں وہ جماعت کو یہ پیغام دے رہے ہیں کہ ہمارے لئے یہ پیغام خاص موقع ہے۔ ہمیں اپنی روحانیت میں ترقی کرنی چاہئے اور سب انسانوں سے حسن سلوک کریں، یہ ہمیں پیغام ملا ہے قطع نظر اس کے کہ مذہب کیا ہے۔ یہ بات ہمیں یاد رکھنی چاہئے کہ جو آپ کے خلیفہ نے سکھایا ہے کہ امن کو دنیا میں قائم کرو۔ ہم سب کا فرض ہے کہ اپنی ذمہ داری کو ادا کریں اور اپنا کردار ادا کریں۔

برامپٹن (Brampton) سے آئے ہوئے ایک مہمان کہتے ہیں کہ جلسہ میں مجھے صرف ایک پیغام ملا کہ امن قائم کرو۔ پھر ایک مہمان نے میری آخری تقریر سنی اور کہتے ہیں کہ یہ حیران کن تھی۔ میرے پاس اپنے جذبات کو بیان کرنے کے لئے الفاظ نہیں۔ ایک خاتون ایم پی (MP) یاسمین اتنسی صاحبہ کہتی ہیں کہ خلیفہ کا پیغام، عورتوں سے خطاب بہت اچھا لگا۔ خاص طور پر ایک بات کہ ایک ماں پورے خاندان کے لئے بطور بنیاد ہوتی ہے اور تمام معاشرے کو مضبوط بناتی ہے۔

ایک خاتون میری لین صاحبہ کہتی ہیں کہ یہ میرا نواں جلسہ ہے۔ آپ کے خلیفہ کا خطاب سننے کے لئے میں بیتاب تھی۔ بڑا انتظار تھا۔ پھر کہتی ہیں کہ یہاں میں نے ہر ایک کو دوسرے سے ادب سے پیش آتے ہوئے دیکھا اور اس جلسہ کی اہمیت کا بھی سب کو احساس تھا۔ سیکیورٹی کا انتظام بھی بہت اعلیٰ تھا، ساؤنڈ سسٹم بھی بہت اچھا کام کر رہا تھا اور ویڈیو مانیٹر بھی اعلیٰ قسم کے تھے۔ ترجمہ کے لئے ہیڈسیٹ کے استعمال کو دیکھ کر مجھے خوشی ہوئی کیونکہ

ارشاد
حضرت
امیرالمومنین

”ہمارا پہلا اور سب سے بڑا فرض جو بنتا ہے
وہ یہ کہ خدا تعالیٰ سے تعلق میں بڑھیں اور اسے مضبوط کریں۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25؍مارچ 2016)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد
حضرت
امیرالمومنین

”ہر ایسی چیز جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے وہ منکر ہے، جب تک کل
اخلاق رذیلہ کو نہ ترک کیا جاوے تزکیہ نفس حاصل نہیں ہوسکتا ہے۔“

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 11؍مارچ 2016)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

اس کے بغیر ہمارے جلسہ میں آنے کا مقصد پورا نہیں ہونا تھا کیونکہ جماعت احمدیہ کے امام کی پھر میں باتیں نہ سن سکتی۔ کہتی ہیں ہمیشہ کی طرح آپ لوگ مہمانوں سے بڑے ادب سے پیش آتے ہیں، احترام سے پیش آتے ہیں اگرچہ ہم سب اس کے حقدار نہیں ہیں۔ ہم اس بات پر آپ سب کے شکرگزار ہیں۔ ہزاروں احمدیوں کو امن اور محبت میں سرشار دیکھ کر بہت اثر ہوا اور یہ منظر یورپ اور عرب میں نیگیٹیوٹی (negativity) کے برعکس تھا حاضرین جلسہ کے اتحاد کو دیکھ کر مجھے اطمینان محسوس ہوا۔

جلسہ سالانہ پر جو بھی مہمان آتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھا تأثر لے کر جاتے ہیں۔ بیرونی ممالک سے بھی کچھ مہمان آئے ہوئے تھے۔ ایک آدھ کا میں نے ذکر کیا اور بڑے اچھے تاثر لے کر گئے ہیں۔ خاص طور پر یہاں سینٹرل امریکہ کے اور ساؤتھ امریکہ کے لوگ ہمارے جلسوں پہ آتے ہیں اور جب جلسہ کا ماحول دیکھتے ہیں تو اسلام کے بارے میں جو ان کے غلط تصورات ہیں وہ دور ہو جاتے ہیں۔ اور ان ممالک میں ہمارے مشن کیونکہ ابھی نئے نئے شروع ہوئے ہیں۔ ابھی چند احمدی ہیں جنہوں نے چند سال پہلے، ایک دو تین سال پہلے بیعتیں کی ہیں اور جماعتیں بنی ہیں۔ بعض مشکلات اور دقتیں بھی سامنے آتی ہیں تو بعض اعلیٰ افسران کے جلسوں پر آنے کی وجہ سے، حقیقت دیکھنے کی وجہ سے ہمیں پھر وہاں کام کرنے میں سہولت ہو جاتی ہے اور ان کا تعاون حاصل ہو جاتا ہے۔ زیادہ تر لوگ تو ان ممالک سے یوکے (UK) کے جلسہ پر آتے ہیں لیکن کچھ لوگ یہاں بھی آئے ہوئے تھے۔ پس جلسہ اس لحاظ سے بھی تبلیغ کے راستے کھولتا ہے۔ بہرحال جلسہ سالانہ جہاں اپنوں کے لئے روحانی بہتری کے سامان پیدا کرتا ہے وہاں غیروں کے لئے بھی جماعتی تعارف اور تعلقات کا ذریعہ بنتا ہے۔ اسلام کی حقیقی تصویر دنیا کو پتا چلتی ہے۔

گزشتہ کچھ عرصہ سے مسلمان ممالک کے حالات اور اس کی وجہ سے دنیا کے حالات جو سامنے آ رہے ہیں اس نے میڈیا کی نظر بھی جماعت احمدیہ کی طرف پھیری ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے ان لوگوں کی اس طرف توجہ دلوائی کیونکہ پہلے تو باوجود کہنے کے یہ لوگ نہیں آتے تھے۔ لیکن اس کے بعد ہمارے نوجوان جو ہیں ان کا بھی بڑا کردار ہے جنہوں نے میڈیا کے ساتھ تعلقات بنائے اور رابطے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے وسیع پیمانے پر کئے۔ کینیڈا کی میڈیا ٹیم میں بھی جس میں اکثریت نوجوانوں کی ہے بڑی محنت سے پریس اور میڈیا سے رابطوں میں اضافہ کیا ہے۔ مجھے یہ اندازہ نہیں تھا کہ یہاں کینیڈا میں بھی ہمارے نوجوان اس حد تک اس میں اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔ یہ تو یہاں آ کر دیکھ کر مجھے پتا چلا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ماشاء اللہ نوجوان بڑی محنت سے کام کر رہے ہیں۔ اکثر لوگوں کو میں نے یہاں کام کرتے دیکھا۔ تو یہ بھی ایک تبلیغ ہے جو پریس کے ذریعہ سے ہمارے نوجوان کر رہے ہیں۔ ان میں بڑا جوش ہے۔ بعض بڑے بڑے اخبارات اور چینل سے رابطے کرتے رہے۔ بعض چینل تو بڑی اچھی رسپانس دیتے رہے۔ بعض کہہ دیتے تھے کہ ہمیں مذہب سے کوئی دلچسپی نہیں اس لئے ہم تمہارے جلسے کی خبریں نہیں شائع کر سکتے یا تمہارا خلیفہ اگر آئے ہیں تو ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں ہم کوریج کے لئے نہیں آ سکتے۔ بعض نوجوان اس بات سے بے چین بھی ہوئے لیکن اللہ تعالیٰ بھی ان کے ایمانوں کو مضبوط کرنے کے نظارے دکھا دیتا ہے، سامان پیدا کر دیتا ہے۔ مثلاً ایک اخبار یا چینل سے انہوں نے رابطہ کیا تو اس نے عدم دلچسپی کا اظہار کیا۔ ایک سیرین نے بھی ذکر کیا کہ میں (صحافی) لے کے آیا۔ غالباً یہ وہی صحافی ٹیم تھی۔ ہمارے نوجوان چاہتے تھے کہ یہ (چینل والے) اپنا نمائندہ ضرور جلسہ پر لے کر آئیں تا کہ احمدیت کا صحیح پیغام، اسلام کا صحیح پیغام قوم کو پہنچے۔ تو جیسا کہ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اپنے کام کرتا ہے۔ اس چینل نے سیرین ریفیوجیز پر شاید کوئی ڈاکیومنٹری بنانی تھی۔ جب وہ اس کے لئے سیرین ریفیوجیز کی تلاش میں نکلے تو اتفاق سے بلکہ کہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ یہ چاہتا تھا، تقدیر ہی یہی تھی، ان کا رابطہ جن سیرین سے بھی ہوا وہ احمدی تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا جلسہ ہو رہا ہے وہاں آ جاؤ اور وہیں سب کچھ پتا چل جائے گا۔ وہیں ہم بات کریں گے۔ تو اس طرح اس میڈیا کو بھی جو پہلے انکار کر چکا تھا وہاں آنا پڑا۔ تو بہرحال اللہ تعالیٰ بھی جماعت کا تعارف وسیع پیمانے پر کسی نہ کسی ذریعہ سے کروا رہا ہے اور میڈیا کا بھی دنیا میں آجکل جو کردار ہے اس سے بڑے وسیع پیمانے پر جماعت احمدیہ کا تعارف ہو رہا ہے اور جو احمدی اس کے لئے والنٹیئر کرتے ہیں ان کو بھی میں کہتا ہوں کہ مزید محنت اور عاجزی سے اس کام کو بڑھاتے چلے جائیں۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ اصل اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو ہمیشہ شامل حال ہوتا ہے اور اسی فضل کو ہمیشہ تلاش کرنا چاہئے۔

اخبار، ریڈیو اور ٹی وی چینلز کے میڈیا کے کچھ لوگ پہلے دن جمعہ کو آئے ہوئے تھے جو جلسہ کا پہلا دن تھا۔ ایک چھوٹی سی پریس کانفرنس بھی تھی یا انٹرویو لیا انہوں نے اس کی بھی اچھی کوریج ہوئی ہے اور جماعت کا تعارف ہوا ہے اسلام کی حقیقی تعلیم بتائی گئی۔ ان کو میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچایا۔ میری تو یہ کوشش ہوتی ہے کہ حالات حاضرہ پر بات ہو یا جماعت احمدیہ پر جس طرح بھی ہو اس کو کسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد سے جوڑوں تا کہ اسلام کی حقیقت ان لوگوں کو پتا چلے۔

بہرحال میڈیا نے جو جلسہ کی کوریج دی ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ کینیڈا کے سب سے بڑے تین اخبارات Toronto Star، The Globe and Mail اور National Post نے وسیع پیمانے پر جلسہ کی خبر کی اشاعت کی۔ ان کے خیال میں 3.9 ملین سے زائد افراد تک یہ پیغام پہنچا۔ تین بڑے اخبارات کے علاوہ پچیس سے زائد دوسرے بڑے اخبارات کے ذریعہ پانچ لاکھ سے زائد لوگوں تک یہ پیغام پہنچا۔ اردو کے آٹھ، پنجابی کے دس ہسپانوی عربی اور بنگالی کے تین تین اخبارات کے ذریعہ تین لاکھ سے زائد افراد تک پیغام پہنچا۔ کینیڈا کا سب سے بڑا ریڈیو سٹیشن 680 News جس کے سامعین کی تعداد کہتے ہیں اڑھائی ملین ہے اس کے ذریعہ جلسہ کی خبر پہنچی۔ سماجی روابط کے ذریعے جن میں ٹوئٹر، انسٹا گرام، فیس بک اور periscope شامل ہے اس کے ذریعہ ان کا خیال ہے بیس لاکھ سے زائد لوگوں تک پیغام پہنچا۔ پھر سی ٹی وی، گلوبل ٹی وی، سٹی ٹی وی، راجرز ٹی وی اور سی بی سی سمیت سولہ سے زائد مین سٹریم ٹی وی چینلز نے جلسہ کے حوالہ سے خبر نشر کی جس کے ذریعہ سے ان کے خیال میں پچیس لاکھ افراد تک پیغام پہنچا۔ اردو، پنجابی، بنگالی، عربی، گھانین اور دیگر زبانوں میں ٹی وی نشریات کے ذریعہ جلسہ سالانہ کی خبر ایک لاکھ لوگوں تک پہنچی۔ بہرحال یہ کہتے ہیں مجموعی طور پر ٹی وی کے ذریعہ سے 6.6 ملین افراد تک، اخبارات کے ذریعہ سے 2.8 ملین افراد تک، ریڈیوز کے ذریعہ سے 3.5 ملین افراد تک، سوشل میڈیا کے ذریعہ سے 2.8 ملین افراد تک اور مجموعی طور پر ان کے خیال میں یہ جو رپورٹ ہے اس کے مطابق سولہ ملین لوگوں تک پیغام پہنچا۔ اگر بہت محتاط اندازہ بھی لگائیں تو کم از کم بھی دس ملین تک تو جلسہ کے حوالے سے جماعت کا تعارف اور پیغام پہنچا ہو گا۔ جو خبریں میں نے میڈیا پر دیکھی ہیں یا سنی ہیں اس پر انہوں نے بڑے ایمانداری سے خبر دی ہے۔ جماعت کی خبر دی ہے، جلسہ کی خبر دی ہے، ہماری تعلیم کی خبر دی ہے۔

پس یہ تو اللہ تعالیٰ کا کام ہے جو وہ کر رہا ہے اور جماعت کا تعارف پھیل رہا ہے لیکن ساتھ ہی یہ بات ہماری توجہ بھی اس طرف پھیرتی ہے کہ ہم انہی باتوں پر خوش نہ ہو جائیں بلکہ اپنی روحانی حالت اور اللہ تعالیٰ سے تعلق کو بڑھائیں۔ ہر اس بات کو برا سمجھیں جسے اللہ تعالیٰ نے برا کہا ہے اور ہر اس بات پر عمل کریں جس کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ خدمت کا موقع دے رہا ہے تو اسے فضل الٰہی جانیں اور تمام عہدیداران بھی اور خدمت کرنے والے بھی اپنے فرائض کو تقویٰ پر چلتے ہوئے انجام دینے کی کوشش کریں اور تمام شاملین جلسہ اور سننے والے بھی اپنے جائزے لیں کہ کیا ہم نے جلسہ پر جو سنا ہے اسے ابھی تک اپنایا ہوا ہے؟ زندگیوں کا حصہ بنانے کی کوشش کر رہے ہیں؟ اور یہ بھی جائزے لیں کہ کس طرح ہم نے نیک باتوں کو ہمیشہ اپنائے رکھنا ہے اور اس کے لئے کوشش کرنی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی حقیقی شکرگزاری عارضی اور وقتی شکرگزاری نہیں۔

پس اس چیز کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں اور یہی بات ہے جس سے پھر اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں کو مزید بڑھاتا چلا جاتا ہے اور ان سے نوازتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان باتوں پر عمل کرنے کی ہر احمدی کو توفیق دے جو حقیقت میں خدا تعالیٰ کو پہنچاننے والے اور اس سے تعلق جوڑنے والے ہیں۔

......☆......☆......☆......

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ○لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ○ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ○

اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔ (سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ ایسے اکثر و بیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب

"خدا کی قسم"

کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ کتاب حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ/ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں۔

E-Mail : ansarkkq@gmail.com
Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186
Postal-Address:Aiwan-e-Ansar,Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab
For On-line Visit :https//:www.alislam.org/urdu/pdf/khuda-ki-qasam.pdf

[redacted]

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم، عربک ڈیسک یوکے)

مکرمہ احلام الصدر صاحبہ (2)

قسطِ گزشتہ میں ہم نے مکرمہ احلام الصدر صاحبہ آف فلسطین کے سفرِ احمدیت میں سے ان کی بیعت تک کے احوال کا ذکر کیا تھا۔ اس قسط میں اس کے بعد کے بعض واقعات بیان کئے جائیں گے۔

خلافت اور جماعت سے تعلق

وہ بیان کرتی ہیں کہ فلسطین کی نہایت مخلص احمدی خاتون سماح علاونہ صاحبہ کے ساتھ تو میری دوستی ہوچکی تھی اور میرے خاوند کو اس کا علم بھی تھا اس لئے ہمارا آپس میں اکثر رابطہ رہتا تھا۔ ایک روز سماح نے کہا کہ ’’کفر صور‘‘ میں جماعت کے مرکز میں کچھ مہمان آرہے ہیں اگر تم آسکو تو نہ صرف احمدیوں سے ملاقات ہوجائے گی بلکہ اگر تمہارے کوئی سوال ہوں تو ان کا جواب بھی مل جائے گا۔ میں اپنے شوہر سے اجازت لے کر سماح کے ساتھ چل پڑی۔ کفر صور پہنچے تو وہاں امیر جماعت کبابیر مکرم محمد شریف عودہ صاحب مکرم تمیم ابودقہ صاحب اور مکرم ایمن المالکی صاحب کے ساتھ تشریف رکھتے تھے۔

میری ان سے بات ہوئی اور میں نے سوالات کئے جن میں سے اکثر کا تعلق حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے تھا کیونکہ مجھے خلافت کے بارہ میں کچھ علم نہ تھا اور میں اس مضمون کو ابھی صحیح طور پر سمجھ نہ سکی تھی۔ میرے سوالوں کے جواب اس قدر شافی اور تسلّی بخش تھے کہ میرا دل ان سب کیلئے دعاؤں سے بھر گیا۔

اس ملاقات کے بعد میرا جماعت سے تعلق مزید مضبوط ہو گیا۔ میں نے اپنے بہن بھائیوں، والدہ اور خاوند کو بھی جماعت کے بارہ میں اور اپنے احمدی ہونے کے بارہ میں کھل کر بتا دیا لیکن کسی نے اعتراض نہ کیا۔

خاوند کی مخالفت اور بیٹیوں کی بیعت

ایک روز سماح اپنی بہنوں کے ہمراہ میرے گھر آئی اور بتایا کہ کفر صور میں ایک میٹنگ ہے اور ہم تمہیں بھی لینے کے لئے آئی ہیں۔ میں نے کہا کہ میرا خاوند اس کی اجازت نہیں دے گا۔ سماح نے کہا کہ آپ انہیں بلائیں مَیں ان سے اجازت لے لیتی ہوں۔ میں نے انہیں بلایا اور پھر سماح نے جب یہ کہا کہ ہم احلام کو مرکز جماعت میں لے جانا چاہتے ہیں نیز آپ بھی اگر آنا چاہیں تو آپ کو بھی دعوت ہے۔ تو یہ سنتے ہی ایسے لگا جیسے میرے خاوند کو سانپ نے ڈس لیا ہو۔ اس نے شدید غصّہ کے عالم میں کہا کہ میری بیوی آج کے بعد میری اجازت کے بغیر کہیں نہیں جائے گی۔ اور پھر بڑبڑاتا ہوا باہر نکل گیا۔ میں نے سماح اور اس کی بہنوں سے معذرت کی اور وہ وہاں سے چلی گئیں۔

اس واقعہ کے بعد میرے خاوند کا رویّہ بدل گیا۔ وہ بات بات پر احمدیت پر اعتراض کرنے لگا۔ میں نے بھی صاف طور پر کہہ دیا کہ میں تمہاری اجازت کے بغیر گھر سے نہیں نکلوں گی لیکن احمدیت کسی طور نہیں چھوڑوں گی۔ باوجود اس کے کہ میرے خاوند کا مذہب اور دینی امور سے دُور کا بھی تعلق نہ تھا پھر بھی میری یہ بات سن کر اس کے دل میں خطرے کی گھنٹیاں بج اٹھیں جس کے آثار اس کے چہرے پر نمایاں تھے۔ لیکن جب میں نے احمدی بہنوں کے ہاں آنا جانا چھوڑ دیا تو میرا خاوند مطمئن ہوگیا، تاہم میں اپنے خاوند کو بتا کر احمدی بہنوں سے فون پر رابطے میں رہی اور اپنی بیٹیوں کو بھی احمدیت کے بارہ میں بتاتی رہی تا آنکہ میری بڑی بیٹی آیۃ نے اٹھارہ سال کی عمر میں بیعت کرلی۔ اس کے چند ماہ بعد ہی اس کی جڑواں بہن آلاء نے بھی بیعت کرلی۔ اور بفضلہٖ تعالیٰ میری 11 سالہ بیٹی لجین بھی کہنے لگ گئی کہ وہ بھی احمدی ہے۔ یہ دیکھ کر مجھے خدا تعالیٰ کی مدد اور نصرت کا احساس پہلے سے بڑھ کر ہونے لگ گیا اور میرا خدا تعالیٰ سے تعلق اور مضبوط ہوگیا۔

والدین کو بدل کرنے کی کوشش

میں نے بیٹیوں کے احمدی ہونے کی خبر اپنے خاوند کو بتائی تو اس نے سرد جنگ کا آغاز کردیا۔ اس نے کہا کہ تم اپنے بارہ میں تو فیصلہ کرنے کی مجاز ہو لیکن میری بیٹیوں کو اس سے دور رکھو۔ پھر اس نے میری والدہ صاحبہ کے پاس بھی جاکر میری شکایت کی۔ اگرچہ میری والدہ صاحبہ کو میرے احمدی ہونے کے بارہ میں علم تھا پھر بھی میرے خاوند کی شکایت پر ان کا غضب بھڑک اٹھا اور انہوں نے فوراً مجھے فون کرکے کہا کہ اگر تم نے یہ راستہ نہ چھوڑا تو میں تمہارے والد صاحب سے تمہاری شکایت کروں گی۔

کچھ دنوں کے بعد میں نے والدین کو راضی کرنے کی خاطر انہیں دعوت پر بلایا۔ وہ ابھی گھر پہنچے ہی تھے کہ میرے خاوند نے باآواز بلند کہنا شروع کردیا کہ یہ احمدی ہوگئی ہے یہ کافر ہوگئی ہے۔ میری والدہ صاحبہ تو پہلے ہی جانتی تھیں لیکن میرے والد صاحب کے لئے یہ خبر نئی تھی۔ یہ خبر بتاتے ہی میرا خاوند ’’الخزائن الدفینۃ‘‘ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مختلف موضوعات پر تحریرات کا مجموعہ) اٹھا لایا اور میرے والدین سے کہنے لگا کہ دیکھو اس نے کس شخص کی بیعت کی ہے۔ اور پھر تمسخر اور استہزاء کے رنگ میں باتیں کرتے ہوئے اس کتاب سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر نکال کے دکھانے کے لئے ورق گردانی کرنے لگا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی ایسی مت ماری کہ وہ ساری کتاب الٹ پلٹ کے دیکھتا رہا لیکن اسے تصویر نہ ملی حالانکہ حضور علیہ السلام کی تصویر شروع کے صفحات میں تھی۔

جب وہ تصویر نکال کے استہزاء کرنے میں ناکام رہا تو مجھے ہی الزام دینے لگ گیا کہ گویا میں نے تصویر پھاڑ کر چھپا دی ہے۔ میں نے مسکراتے ہوئے قسم کھا کر کہا کہ میں نے نہیں چھپائی۔ بہرحال میرے والد صاحب نے مجھ سے تفصیل پوچھی تو میں نے انہیں احمدیت کے بارہ میں مختصرًا کچھ بتا دیا جسے سنتے ہی وہ میری والدہ صاحبہ سے کہنے لگے کہ اٹھو ہم اس کے گھر میں مزید نہیں رہ سکتے اور جب تک یہ اپنے نئے دین سے تائب نہیں ہوتی اس وقت تک ہم اس کے گھر میں نہیں آئیں گے۔ میں نے کہا کہ ایسے لگتا ہے کہ ہم دوبارہ دورِ جاہلیت میں چلے گئے ہیں کیونکہ اپنی عقل اور سمجھ کو خیر باد کہہ کر بغیر کسی دلیل اور منطق کے آباؤ اجداد کے طریق کی طرف لوٹنے پر مجبور کیا جا رہا ہے، لیکن میں ایسا ہرگز نہیں کرسکتی۔ والدہ صاحبہ منتیں کرتی رہ گئیں لیکن والد صاحب نے ایک نہ سنی اور کھانا کھائے بغیر ہی وہاں سے چل دیئے۔ مجھے اس وقت سب سے زیادہ افسوس اس بات کا ہو رہا تھا کہ میں نے زندگی میں کبھی اپنے والد صاحب کے کسی حکم کی نافرمانی نہ کی تھی خواہ مجھے اس میں واضح طور پر اپنا نقصان ہی نظر آ رہا ہوتا تھا۔ لیکن یہ مسئلہ عقائد اور ایمان کا تھا اور اس میں میرے پاس اور کوئی راستہ نہ تھا۔ میری والدہ مجھے بار بار کہتی رہیں کہ تم اپنے والد صاحب کے سامنے کہہ دو کہ تم نے احمدیت چھوڑ دی ہے پھر بے شک احمدیت پر قائم رہو۔ لیکن میں نے یہ کہہ کر ان کی بات ماننے سے انکار کردیا کہ میں یہ منافقت نہیں کرسکتی۔

کچھ عرصہ ہی گزرا تھا کہ میرے والد صاحب سب کچھ بھول گئے۔ خصوصًا اس لئے بھی کہ انہوں نے مجھے پہلے سے زیادہ صوم وصلاۃ کی پابندی کرتے دیکھا تو ان کی میرے بارہ میں سوچ بدل گئی۔

والدہ صاحبہ کا موقف اور ایمانی تقاضا

اس عرصہ میں مَیں نے اپنی سہیلیوں وغیرہ کو تبلیغ شروع کردی۔ وہ میری باتیں غور سے سنتی تھیں لیکن مجھے اکثر کہتی تھیں کہ تم اس جماعت کو چھوڑنے پر مجبور ہو جاؤ گی۔ میں انہیں یہی کہتی تھی کہ تم چونکہ اس حلاوت اور سکینت سے ناآشنا ہو جو مجھے اس جماعت میں شامل ہوکر حاصل ہوئی ہے اس لئے ایسی باتیں کہہ رہی ہو۔ میں اس جماعت سے دُوری کا سوچ بھی نہیں سکتی کیونکہ یہی حقیقی اسلام ہے۔ اسی عرصہ میں میں نے اپنی والدہ کو جماعت کے بارہ میں جاننے اور کبابیر میں مرکز جماعت دیکھنے کی دعوت دی۔ انہوں نے دعوت قبول کرتے ہوئے کہا کہ میں اس وجہ سے جاؤں گی کہ شاید وہاں جا کر مجھے تمہارے خلاف کوئی ایسی دلیل مل جائے جو تمہیں احمدیت سے واپس لانے میں مدد ومعاون ثابت ہو۔ مجھے اس فیصلہ سے بہت خوشی ہوئی اور میں نے امیر صاحب کبابیر کو بتایا تو وہ خوشی خوشی اپنی گاڑی پر آئے اور والدہ صاحبہ کو طولکرم سے لے گئے اور پھر کبابیر میں خوب ضیافت کی اور واپسی پر نابلس میں انہیں چھوڑنے کیلئے آئے تو میرے اپاہج بھائی محمود سے بھی مل کر گئے۔ میری والدہ صاحبہ پر اس ملاقات کا بہت اچھا اثر ہوا۔ وہ امیر صاحب اور ان کے اہل خانہ کے حسن ضیافت کی بہت تعریف کرنے لگیں اور آہستہ آہستہ پروگرام ’الحوار المباشر‘ بھی دیکھنے لگ گئیں۔

میری یہ خوشی دیر پا ثابت نہ ہوئی کیونکہ میرا بھائی محمود احمدیت کے بارہ میں تحقیق کرنے لگ گیا اور پھر جماعت کے مخالفین کے پروپیگنڈے کو پڑھ کر یہ نتیجہ اخذ کر بیٹھا کہ احمدیت کفر ہے۔ چنانچہ وہ میری والدہ کے کان بھرنے لگا یہاں تک کہ والدہ صاحب نے اس کی تصدیق اور میری تکذیب کرنی شروع کردی۔

اس دوران میرے خاوند کے ساتھ بھی میرا اختلاف بڑھا تو میں نے ایک روز اپنی والدہ صاحبہ سے کہا کہ میں روز روز کے جھگڑے اور بے عزتی کو مزید برداشت نہیں کرسکتی اور اپنے خاوند سے علیحدگی اختیار کرنا چاہتی ہوں۔

میری والدہ صاحبہ نے کہا کہ میں تمہارے خاوند سے تمہاری علیحدگی میں مدد کروں گی بشرطیکہ تم احمدیت چھوڑ دو۔ میرے انکار پر انہوں نے کہا کہ اچھا پھر تم دونوں میں سے ایک کو چھوڑ دو یا مجھے یا احمدیت کو۔

میں نے والدہ صاحبہ سے کہہ دیا کہ آپ میرے لئے بہت عزیز اور پیاری ہیں لیکن براہ کرم میرے ایمان اور میرے خدا سے تعلق کے معاملہ میں دخل نہ دیں۔

جہانِ اذیت

میری والدہ صاحبہ کو تو بات سمجھ آ گئی لیکن میرے خاوند کی مخالفت بڑھتی گئی یہاں تک کہ اس نے بات بے بات مجھے تنگ کرنا شروع کردیا۔ اس عذاب اور تکلیف دہ صورتحال کی تفصیل بہت لمبی ہے کیونکہ ہر روز تعذیب و اہانت کی نئی داستان رقم ہوتی اور ہر روز میرے صبر کا امتحان ہوتا۔ میں بچیوں کی خاطر برداشت کرتی رہی لیکن ایک دن تو حد ہی ہوگئی کہ میرے خاوند نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا، مجھے مارا اور گندی گالیاں دینے لگ گیا۔ یہ سب کچھ میری بچیوں کے سامنے ہوا۔ میں حیران تھی کہ وہ شخص جسے مذہب سے دُور دُور کا کوئی واسطہ نہیں، جو گالیاں دیتا اور بدکلامی کرتا ہے، جو اپنی بیوی پر ظلم کرتا ہے اور اس کے صبر کے باوجود اس پر ہاتھ اٹھاتا ہے، وہ یہ سب کچھ دینی غیرت کی وجہ سے کر رہا تھا اسے اپنا ہر فعل اسلامی لگ رہا تھا۔ اسے اگر کوئی بات غیر اسلامی لگ رہی تھی تو وہ میری امام الزمان علیہ السلام کی بیعت تھی۔

بہرحال ہمارے اختلاف کا قصہ بہت طویل چلا۔ میں متعدد بار اپنے والدین کے گھر چلی گئی۔ میرا خاوند مختلف رشتہ داروں کے ذریعہ اور خود آ آ کر آئندہ ایسا نہ کرنے کے وعدے کرکے مجھے لے جاتا رہا اور گھر جاتے ہی سب کچھ بھول جانے کی روش پر بھی قائم رہا۔ کبھی ایم ٹی اے دیکھنے پر لڑائی شروع ہوجاتی۔ کبھی جماعتی کتب کے مطالعہ پر اور کبھی محض شکوک کی بناء پر ہی مجھ پر اپنے فیصلہ کی تلوار سونت کر کھڑا ہوجاتا کہ اعتراف کرو کہ تم نے فلاں کام اسی وجہ سے کیا ہے جس کا مَیں ذکر کر رہا ہوں۔ اس عرصہ کی تفصیل نہایت دردناک ہے اور مجھے ایک ایک لمحہ کی کہانی یاد ہے اور اس ایک ایک لمحہ میں پنہاں جہانِ اذیّت کو میں کبھی نہیں بھول سکتی۔ لیکن خدا کا فضل ہے کہ اس نے صبر اور برداشت کی قوت عطا فرمائی۔

قصوروار کون؟

میرے ساتھ تُو تُو مَیں مَیں کرنے سے میرا خاوند بھی بیمار ہوگیا۔ جب ڈاکٹر نے سارے چیک اپ کے بعد یہ کہا کہ اسے سوائے نفسیاتی بیماری کے اور کچھ نہیں ہے تو گھر آ کر اس نے بہت شور مچایا۔ اس کے شور کرنے اور مجھے بار بار الزام دینے سے ایسے محسوس ہوتا تھا جیسے میں نے ڈاکٹر کو کہہ دیا تھا کہ وہ میرے خاوند کی بیماری کی تشخیص میں یہ بیان دے کہ اسے نفسیاتی بیماری ہوگئی ہے۔

الغرض جب میری ہمت جواب دینے لگی اور خاوند کی اصلاح کی ساری کوششیں ناکام ہوگئیں تو میں اپنی بچیوں کو لے کر پیدل ہی اپنی بہن کے گھر کی طرف چل پڑی۔ ہم ایک سڑک کے کنارے فٹ پاتھ پر چل رہے تھے کہ ایسے میں میرا خاوند پیچھے سے آیا اور فٹ پاتھ پر گاڑی چڑھا کر مجھے کچلنے کی کوشش کی۔ مَیں گر گئی اور لوگوں نے آ کر مجھے اٹھایا لیکن معاشرے کی بے حسی کا اندازہ لگائیں کہ انہیں جب یہ پتہ چلا کہ مجھے کچلنے کی کوشش کرنے والا میرا خاوند ہے تو سب چھوڑ چھاڑ کر چلے گئے کہ یہ عائلی معاملہ ہے۔ گویا ہمارا معاشرہ بھی خاوند کو حق بجانب سمجھتا ہے کہ وہ جہاں چاہے اور جب چاہے اور جو چاہے اپنی بیوی کو سزا دے سکتا ہے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

اس صورتحال میں مزید چلنا تو ناممکن تھا اس لئے مجبورًا مجھے وہاں سے ٹیکسی لے کر اپنی بہن کے گھر جانا پڑا۔

(......باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 7؍اکتوبر 2016)

......☆......☆......☆......

جلسہ میں شامل ہونے والے ہر شخص کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اس نے جہاں ان دنوں میں ہر چھوٹی سے چھوٹی بات میں اپنے نفس کی اصلاح کی طرف توجہ دینی ہے، اپنا وقت اِدھر اُدھر ضائع کرنے کی بجائے جلسہ میں شامل ہونے کے مقصد کو پورا کرتے ہوئے جلسہ کا تمام پروگرام سننا ہے

اپنی روحانیت کو بڑھانے کے لئے اللہ کی عبادت کا حق ادا کریں اور پھر حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ رہنی چاہئے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 2 ستمبر 2016 بطرز سوال و جواب

بمطابق منظوری سیّدنا حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال آج سے 125 سال قبل قادیان کی چھوٹی سی بستی میں ہونے والے جلسے میں افراد جماعت نے جو اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کا عہد کیا تھا اس کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کیا نتیجہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا، افراد جماعت کی اصلاح کے لئے جلسہ سالانہ کے انعقاد کی بنیاد جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ڈالی تھی اُس پہلے جلسہ کو اِس سال 125 سال پورے ہونے والے ہیں۔ وہ جلسہ جو قادیان کی چھوٹی سی بستی میں ہوا تھا اور مسجد کے ایک حصہ میں پچہتّر (75) افراد نے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے اور دنیا کی اصلاح اور اسلام کے پیغام کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مددگار بنتے ہوئے دنیا میں پھیلانے کا جو عہد کیا تھا۔ اس کا نتیجہ ہم آج دیکھ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے کام اور ان کی نیّتوں میں ایسی برکت ڈالی کہ آج یہاں جرمنی میں جماعت احمدیہ یہاں کے بڑے بڑے ہالوں اور کمپلیکس میں اپنا جلسہ منعقد کر رہی ہے اور اس وسیع و عریض عمارت کے باوجود بعض ضروریات کے لئے باہر کھلے میدان میں مارکیاں اور خیمے لگائے گئے ہیں۔ اگر دنیاوی وسائل کے لحاظ سے ہم دیکھیں تو ہمارے لئے آج بھی ممکن نہیں کہ اتنے وسیع اخراجات کر سکیں لیکن اللہ تعالیٰ جماعت کے پیسے میں برکت ڈالتا ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ہمیں یہاں جلسہ منعقد کرنے کی توفیق عطا فرما رہا ہے۔

سوال حضور انور نے جلسہ سالانہ کا کیا مقصد بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا، حضرت مسیح موعودؑ نے اللہ تعالیٰ سے اِذن پا کر ان جلسوں کا انعقاد شروع کیا تھا اور اس کا مقصد افراد جماعت کی اصلاح تھی۔ اس کا مقصد خدا تعالیٰ کی طرف کھینچے جانے کی کوشش کرنا تھا۔ علم و معرفت میں ترقی کرنا تھا۔ پاک تبدیلیاں پیدا کر کے انہیں اپنی زندگیوں کا حصہ بنانا تھا۔ دنیا کی چاہتوں اور لغویات سے اپنے آپ کو بچانا تھا۔ اسلام اور احمدیت کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے کا عہد و پیمان کرنا اور اسے اپنی تمام تر صلاحیتوں اور استعدادوں کے ساتھ پورا کرنا تھا۔ آپس میں محبت، پیار اور بھائی چارے کے رشتے کو بڑھانا تھا۔ حضرت مسیح موعودؑ نے جلسہ کی جو اغراض بیان فرمائی ہیں وہ یہی ہیں کہ ہمیں اپنی اصلاح کا موقع ملے۔ اپنے نفس کی اصلاح ہو۔ فضولیات سے پرہیز ہو۔ اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ پیدا ہو۔ اور اس کے حکموں پر کامل اطاعت سے چلنے کی طرف خاص توجہ پیدا ہو۔ اور اپنے بھائیوں سے خاص رشتہ محبت اور بھائی چارے کا قائم ہو۔ اور ہر قسم کی خود غرضی اور جھگڑے کو ختم کریں۔

سوال حضور انور نے جلسہ میں شامل ہونے والوں کو کن باتوں کو مدنظر رکھنے کی تلقین فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا، یہاں آنے والا ہر احمدی یہ بات مدنظر رکھے کہ ان تین دنوں میں دنیا سے بالکل قطع تعلقی کر لے۔ فرمایا بے شک دنیاوی کام، روزگار، کاروبار بھی ضروری ہے لیکن اس کے باوجود ان نیکیوں کو جاری رکھنے کی کوشش کرنے کا عہد کر کے جائیں جو یہاں آپ میں پیدا ہوئیں تا کہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والے بنتے رہیں۔ ان دنوں میں فرض اور نفل عبادتوں کے علاوہ ذکر الٰہی بھی کرتے رہیں۔ ذکر الٰہی سے خیالات پاک رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ رہتی ہے اور انسان برائیوں سے بچا رہتا ہے۔ ذکرِ الٰہی سے لازمی عبادات کی طرف بھی توجہ رہتی ہے۔ پس اس بات کو ہر ایک کو یاد رکھنا چاہئے۔

سوال اللہ تعالیٰ نے حج کرنے والوں کو کن تین برائیوں سے بچنے کی طرف توجہ دلائی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے حج کرنے والوں کو جن تین برائیوں سے بچنے کی طرف توجہ دلائی ہے ان میں سے پہلی رَفَث ہے۔ شہوانی باتیں تو اس کا ترجمہ کیا ہی جاتا ہے لیکن اس کا مطلب بدکلامی کرنا، گالیاں دینا، گندی اور بیہودہ باتیں کرنا، گندے قصے سنانا، فضول اور لغو باتیں کرنا، گپیں وغیرہ مارنا، بیٹھ کے مجلسیں جمانا، یہ سب بھی اس میں شامل ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حج کے دنوں میں فسوق نہیں کرنا۔ یعنی اطاعت اور فرمانبرداری سے باہر نہیں نکلنا۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں کو ماننا ہے۔ جو نیکی کا راستہ تم نے اختیار کیا ہے اس کو اختیار کئے رکھنا ہے اور برائی کی طرف نہیں جھکنا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حج کے دنوں میں جِدال یعنی ہر قسم کے جھگڑے سے، لڑائی سے مکمل طور پر بچنا ہے۔

سوال حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حج کے موقع پر اپنے ساتھ طواف کرنے والے ایک شخص کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ مَیں جب حج پر گیا تو ایک نوجوان میرے ساتھ طواف کر رہا تھا تو طواف کرتے ہوئے بجائے دعاؤں اور ذکرِ الٰہی کے وہ فلمی گانے گا رہا تھا۔ ہندوستان سے گیا ہوا تھا۔ میں نے اس سے کہا یہ تم کیا کر رہے ہو۔ تو کہنے لگا مجھے تو دعائیں وغیرہ آتی کوئی نہیں کہ حج پہ کیا کی جاتی ہیں۔ ہم کاروباری آدمی ہیں۔ کلکتے میں ہماری کپڑے کی بڑی دکان ہے۔ ہمارے مقابلے پہ ایک اور بڑی کپڑے کی دکان ہے۔ بڑے کاروباری لوگ ہیں۔ ان مالکوں میں سے ایک حج کر کے آیا۔ اس نے اپنی دکان کے بورڈ پر حاجی بھی اپنے نام کے ساتھ لکھ لیا ہے۔ لوگوں کی اس طرف اس وجہ سے زیادہ توجہ ہو گئی کہ حاجی صاحب کی دوکان ہے اچھا مال دیتے ہوں گے، میرے باپ نے مجھے کہا کہ مَیں تو حج پر جا نہیں سکتا بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے، تم حج پر جاؤ تا کہ ہم بھی اپنا بورڈ لگا لیں۔ تو میرا تو یہ مقصد ہے کہ کاروبار کو بڑھانے کی نیت سے مَیں حج کر رہا ہوں۔ پس جب حج پر اس مقصد کیلئے لوگ جا سکتے ہیں تو پھر کسی اور عبادت یا جلسے پر کیا سوچ نہیں ہو سکتی۔

سوال حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کی اصلاح کیلئے کیا اصولی بات بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا، حضرت مصلح موعود نے ایک موقع پر فرمایا تھا کہ ہمارے جلسوں پر بھی اگر اس سوچ کے ساتھ لوگ آئیں جو اصول اللہ تعالیٰ نے حج کے دوران برائیوں سے رکنے کا بیان کیا ہے تو غیر معمولی اصلاح ہو سکتی ہے۔ یقیناً آپ نے اصلاح کے لئے یہ بڑی حقیقی اصولی بات بیان فرما دی۔

سوال حضور انور نے جلسہ سالانہ کی کیا حیثیت بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا، ہم یہ نہیں کہتے کہ جلسہ کا مقام خدانخواستہ حج کا مقام ہے یا اب جیسے بعض غیر احمدیوں نے ہم پر الزام لگانا شروع کیا ہوا ہے کہ ہم قادیان جاتے ہیں اس لئے اسے حج کا مقام دیتے ہیں، یہ غلط ہے۔ جلسہ ایک عبادت تو نہیں لیکن ٹریننگ کیمپ ضرور ہے جو روحانیت میں ترقی کے لئے جاری کیا گیا ہے۔ اس میں ہم اگر بدکلامی، گالیاں دینے، گندی اور بیہودہ باتیں کرنے، قصے سنانے کے کام کریں گے تو مقصد نہیں پورا ہو سکتا۔ تو اس میں ہمیں ان سب چیزوں سے بچنا ہے۔ اگر ہم لغو باتوں سے بچیں گے اور لغو گفتگو سے بچیں گے تو یقیناً ایک پُرسکون اور پُرامن اور نیکیاں بکھیرنے والا ماحول پیدا ہو گا اور جلسے کا مقصد پورا ہو گا۔ یہ ضروری چیز ہے کہ ہم کامل طور پر جب دینی مقصد کے لئے آئے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا جؤا اپنی گردن پر ہمیشہ ڈالے رکھیں۔

سوال حضور انور نے حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں ایک سال جلسہ نہ ہونے کی کیا وجہ بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا، حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب ایک سال یہ دیکھا کہ لوگ آپس میں ایک دوسرے کے حق ادا کرنے کی طرف توجہ نہیں دے رہے اور خود غرضی بعض لوگوں پر غالب آ گئی ہے اور بعض چھوٹی چھوٹی باتوں پر بحث مباحثہ اور جھگڑے کی صورت بنی ہے تو آپ نے ناراضگی کا اظہار فرماتے ہوئے ایک سال جلسہ ہی منعقد نہیں فرمایا تھا۔

سوال حضور انور نے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کو کن باتوں کو یاد رکھنے کی تلقین فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا، جلسہ میں شامل ہونے والے ہر شخص کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اس نے جہاں ان دنوں میں ہر چھوٹی سے چھوٹی بات میں اپنے نفس کی اصلاح کی طرف توجہ دینی ہے، اپنا وقت اِدھر اُدھر ضائع کرنے کی بجائے جلسہ میں شامل ہونے کے مقصد کو پورا کرتے ہوئے جلسہ کا تمام پروگرام سننا ہے۔ اپنی روحانیت کو بڑھانے کے لئے اللہ کی عبادت کا حق ادا کریں اور پھر حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ رہنی چاہئے۔ یہاں جھگڑے اور جِدال کا سوال نہیں کہ جھگڑا ہوتا ہے یا نہیں ہوتا۔ جلسہ سے حقیقی فیض پانے کیلئے اور حضرت مسیح موعودؑ کی دعاؤں کا وارث بننے کیلئے یہ نہیں کہ جن کے پرانے جھگڑے چل رہے ہیں وہ یہاں آ کے جھگڑے کریں بلکہ ان کو بھی ایک دوسرے سے آگے بڑھ کر صلح کر کے ان کو ختم کرنا چاہئے۔ اپنی اَنانیت کو ختم کریں۔

سوال حضور انور نے لغو باتوں سے بچنے کے لئے کیا نصائح بیان فرمائیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ لغویات کے بارے میں فرماتے ہیں کہ: ’’رہائی یافتہ مومن وہ لوگ ہیں جو لغو کاموں اور لغو باتوں اور لغو حرکتوں اور لغو مجلسوں اور لغو صحبتوں سے اور لغو تعلقات سے اور لغو جوشوں سے کنارہ کش ہو جاتے ہیں۔‘‘ اب جتنی باتوں کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ذکر فرمایا ہے یہ سب ایک دوسرے سے جڑی ہوئی ہیں۔ ایک لغو کام دوسرے لغو کام کی طرف لے کر جاتا ہے اور اگر غور کریں تو لغو کام لغو باتیں اور لغو حرکتیں جن سے سرزد ہوتی ہیں وہ لغو مجلسوں میں بیٹھنے والے ہوتے ہیں۔ ہم جلسہ پر آنے والوں میں ان دنوں میں ایسی پاک تبدیلی پیدا ہونی چاہئے کہ صرف جلسہ کے دنوں میں نہیں بلکہ بعد میں بھی ہماری صحبت میں بیٹھنے والے ہمیشہ لغویات سے پرہیز کرنے والے ہوں۔ ایسی مجلسیں ہوں جن کے ساتھ بیٹھنے والے کبھی ردّ نہیں کئے جاتے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہونے والے لوگ ہوتے ہیں۔ ہمارے اخلاق اعلیٰ ہوں۔ ہماری سچائی کے معیار اعلیٰ ہوں جو دوسروں کو بھی ہمارے عملی نمونوں کو دیکھ کر نیک تبدیلیاں پیدا کرنے والا بنا دے۔

سوال حضور انور نے حضرت مسیح موعودؑ کے فرمان ’’زبان وجود کی ڈیوڑھی ہے اور زبان کو پاک کرنے سے گویا خدا تعالیٰ وجود کی ڈیوڑھی میں آ جاتا ہے۔ جب خدا ڈیوڑھی میں آ گیا تو پھر اندر آنا کیا تعجب ہے‘‘ کی کیا تشریح بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا، ڈیوڑھی کیا ہے؟ ڈیوڑھی کہتے ہیں کسی گھر کے main دروازے کو، مین گیٹ کو۔ جب خدا تعالیٰ آپ کے گھر کے قریب آ گیا، دروازے پر آ گیا تو پھر آپ فرماتے ہیں کہ اس کا اندر آنا کوئی بعید نہیں۔ کوئی تعجب نہیں کر سکتا کہ وہ اندر نہیں آئے گا۔ پس اللہ تعالیٰ لغویات سے بچنے والوں اور حسن اخلاق دکھانے والوں، نرم زبان استعمال کرنے والوں کے قریب ہو جاتا ہے اور اتنا قریب ہو جاتا ہے کہ اگر نیکیوں میں باقاعدگی رہے تو خدا تعالیٰ پھر ایسے لوگوں پر اپنا فضل فرماتے ہوئے انہیں اپنا بنا لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا گھر میں آنا یہی ہے کہ اس بندے کو اپنا بنا لے اور جب اللہ تعالیٰ اپنا بنا لیتا ہے تو عبادات میں بڑھنے اور نیکیوں میں بڑھنے کی انسان کو توفیق ملتی چلی جاتی ہے۔

سوال حضور انور نے حضرت مسیح موعودؑ کی نماز اور دعا وغیرہ کے بارہ میں کیا نصائح بیان فرمائیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا، حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ ہماری طرف منسوب ہو کر ہمیں بدنام نہ کرو۔ جو شخص ایمان کو قائم رکھنا چاہتا ہے وہ اعمال صالحہ میں ترقی کرے۔ نماز سوز و گداز سے ادا کرو اور دعائیں بہت کیا کرو۔ جس کے اخلاق اچھے نہیں ہیں مجھے اس کے ایمان کا خطرہ ہے کیونکہ اس میں تکبر کی ایک جڑ ہے۔ متکبر دوسرے کا حقیقی ہمدرد نہیں ہو سکتا۔ اپنی ہمدردی کو صرف مسلمانوں تک ہی محدود نہ رکھو بلکہ ہر ایک کے ساتھ کرو۔ ہاں مسلمانوں کی خصوصیت سے ہمدردی کرو۔

......☆......☆......

سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی، اگست۔ستمبر 2016ء

تقریب آمین، نکاحوں کے اعلانات، فیملی ملاقاتیں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جرمنی سے روانگی اور لندن میں ورود مسعود

حضور انور کے دورہ جرمنی، جلسہ سالانہ، مساجد کے سنگ بنیاد اور افتتاح کے حوالہ سے پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کی کوریج

رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مورخہ 8، 9 اور 10 رستمبر 2016 کی مصروفیات

8 رستمبر 2016 (بروز جمعرات)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجکر پچاس منٹ پر تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور دنیا بھر کے مختلف ممالک کی طرف سے موصول ہونے والی رپورٹس اور خطوط ملاحظہ فرمائے۔ جب سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جرمنی میں مقیم ہیں، دُنیا کی مختلف جماعتوں سے روزانہ فیکس اور ای میل کے ذریعہ خطوط اور رپورٹس موصول ہوتی ہیں۔ اسی طرح یہاں جرمنی کی مختلف جماعتوں کے افراد کی طرف سے بھی روزانہ سیکڑوں کی تعداد میں خطوط موصول ہوتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز روزانہ ساتھ کے ساتھ یہ ساری ڈاک ملاحظہ فرماتے ہیں اور ہدایات سے نوازتے ہیں۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے۔

مکرم عطاء القدوس صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ موصوف پیشہ کے لحاظ سے وکیل ہیں۔ موصوف جماعتی طور پر بعض رفیوجی اداروں سے میٹنگز کیلئے تھائی لینڈ اور سری لنکا گئے تھے اور پھر وہاں سے قزاقستان گئے تھے جہاں جماعتی رجسٹریشن کے حوالہ سے بعض امور طے کرنے تھے۔ بعد ازاں امریکہ واپس جاتے ہوئے چند دن کے لئے جرمنی رُکے تھے۔ موصوف نے ملاقات کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مختلف امور میں رہنمائی حاصل کی اور حضور انور نے مختلف معاملات میں ہدایات سے نوازا۔ بعد ازاں سوا تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقات

پروگرام کے مطابق ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں 30 فیملیز کے 147 رافراد اور 43 افراد نے انفرادی طور پر، اسطرح مجموعی طور پر 190 رافراد نے پیارے آقا سے ملاقات کا شرف پایا۔ ان سبھی فیملیز اور احباب نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

آج ملاقات کا شرف پانے والوں میں فرنکفرٹ کے مختلف حلقوں کے علاوہ

Dietzenbach	،	Bad Schwalbach
Nidda	،	Russelsheim
آفن باغ	،	Waiblingen
اوسنا بروک	،	Seligenstadt
Muhlheim	،	Wurzbug
Langen	،	Calw
Morfelden	،	Augsburg
من ھائیم	،	برلن
میونسٹر	،	Hannover
Neuweud	،	Erlangen
Wetzlar	،	Kaiserslautern
Oberursel	،	Hattersheim
Riedstadt	،	Bensheim
ویزبادن	،	ماربرگ، ڈرامسٹڈ

سے آنے والی فیملیز اور احباب شامل تھے۔

بعض فیملیز اور احباب بڑے لمبے سفر طے کرکے پہنچے تھے۔ اوسنا بروک سے آنے والی فیملیز 330 کلومیٹر، ہانوور سے آنے والی فیملیز 350 کلو میٹر اور برلن سے آنے والی فیملیز اور احباب 550 کلومیٹر کا سفر طے کرکے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کے لئے پہنچے تھے۔ اور جو چند گھڑیاں انہوں نے اپنے آقا کے قرب میں گزاریں وہ ان کی ساری زندگی کا سرمایہ اور ان کے لئے اور ان کے بچوں کے لئے یادگار لمحات تھے۔ ان میں سے ہر ایک برکتیں سمیٹتے ہوئے باہر آیا۔ بیماروں نے اپنی شفایابی کیلئے دعائیں حاصل کیں۔ پریشانیوں اور مسائل اور تکالیف میں گھرے ہوئے لوگوں نے اپنی پریشانیاں اور تکالیف دُور ہونے کے لئے دعا کی درخواستیں کیں اور تسکین قلب پاکر مسکراتے ہوئے چہروں کے ساتھ باہر نکلے۔ بعضوں نے اپنے مختلف معاملات اور کاروبار کے لئے رہنمائی حاصل کی۔ طلباء وطالبات نے اپنے امتحانات میں کامیابی کے لئے اپنے پیارے آقا سے دعائیں حاصل کیں۔ غرض ہر ایک نے اپنے محبوب آقا کی دعاؤں سے حصہ پایا۔ دعاؤں کے خزانے لوٹے اور ان کی پریشانیاں اور تکالیف راحت وسکون اور اطمینان قلب میں بدل گئیں اور یہ بابرکت لمحات انہیں ہمیشہ کے لئے سیراب کرگئے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام پونے نو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد تشریف لے آئے اور تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔

تقریب آمین

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل خوش نصیب 30 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔ عزیزم فوزان احمد خالد، حیدر تاشف اقبال، فرید احمد آصف، ثمر احمد، ریحان حسین، فیض اللہ، باسل علی خان، محمد انور، صہیب احمد، مسرور احمد، بجیل دانیال احمد، عزیزم دانیال گنتھر ہارٹر (نومبائع) مبارز سعید، عزیزہ زوہا ذیشان جاوید، انیلہ احمد، طاہرہ احمد، شافعہ کلیم، علیزے ظہیر، منال ساجد، عروسہ جاوید، فیضہ جاوید، دِیا خان، ہبہ غوری، فائقہ اعوان، قانتہ سعید بٹ، علشباہ جیلانی، دانیہ اختر، عافیہ گل، ریشا احمد راجپوت، عطیۃ الحیٔ مناہل عبد اللہ۔

تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

9 رستمبر 2016 (بروز جمعہ)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجکر پچاس منٹ پر تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کا انتظام ''بیت السبوح'' میں ہی کیا گیا تھا۔

اپنے پیارے آقا کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے جرمنی کی مختلف جماعتوں سے بعض احباب جماعت صبح سے ہی بیت السبوح پہنچنا شروع ہوگئے تھے۔ بعض احباب تو بڑے لمبے سفر طے کرکے آئے تھے۔

کوبلنز سے آنے والے احباب 135 کلومیٹر، کولون سے آنے والے 190 کلومیٹر، اور ہیمبرگ سے آنے والے 500 کلومیٹر کا لمبا فاصلہ طے کرکے جمعہ کی ادائیگی کے لئے پہنچے تھے۔

بیت السبوح میں جگہ محدود ہونے کی وجہ سے خواتین اور بعض جماعتوں کے احباب کو ہدایت تھی کہ اپنے حلقوں میں ہی جمعہ ادا کیا جائے تاہم اس کے باوجود جمعہ پر مجموعی حاضری 2665 تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ براہ راست ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے ذریعہ دنیا بھر میں لائیو نشر ہورہا تھا اور اس کے مختلف زبانوں میں تراجم بھی حسب طریق لائیو نشر ہورہے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دو بجے مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لاکر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

اس خطبہ جمعہ کا مکمل متن اخبار بدر شمارہ نمبر 39 مورخہ 29 ستمبر 2016 میں شائع ہو چکا ہے۔

حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ تین بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ و نماز عصر جمع کرکے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقات

پروگرام کے مطابق ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں 23 فیملیز کے 81 افراد اور 40 احباب نے انفرادی طور پر ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ آج ملاقات کرنے والوں میں جرمنی کی 27 جماعتوں سے

آنے والے احباب اور فیملیز کے علاوہ پاکستان ، انڈیا، یوگنڈا، انڈونیشیا، رشیا، آذربائیجان اور دوبئی سے آنے والے احباب اور فیملیز بھی شامل تھیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہا۔ بعدازاں مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی نے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دو مزید مساجد کے سنگ بنیاد کے لئے دو اینٹیں پیش کر کے دعا کروائی۔ ان دونوں مساجد کے سنگ بنیاد دوران سال کسی وقت رکھے جائیں گے۔

اس کے بعد گروپس فوٹو کا پروگرام ہوا۔ خدام الاحمدیہ کی سیکورٹی ٹیم کے مختلف گروپس، شعبہ ضیافت اور شعبہ ملاقات نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔ بعدازاں نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد میں تشریف لائے اور نماز مغرب وعشا جمع کر کے پڑھائی اسکے بعد پروگرام کے مطابق مکرم حیدر علی ظفر صاحب مبلغ انچارج جرمنی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے درج ذیل 20 نکاحوں کا اعلان کیا۔

(1) عزیزہ طوبیٰ احمد قمر بنت مکرم وحید احمد قمر صاحب کا نکاح عزیزم محمد منیب طارق صاحب ابن مکرم نعیم احمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔

(2) عزیزہ رافعہ محی الدین بنت مکرم غلام محی الدین صاحب کا نکاح عزیزم بصیر احمد شیخ صاحب ابن مکرم نصیر احمد شیخ صاحب کے ساتھ طے پایا۔

(3) عزیزہ ہبۃ الشافی احمد صاحبہ بنت مکرم محمود احمد صاحب کا نکاح عزیزم انس احمد صاحب ابن مکرم شاہد منصور آفتاب صاحب مرحوم کے ساتھ طے پایا۔

(4) عزیزہ عمرانہ عرفان بنت مکرم عرفان احمد صاحب کا نکاح عزیزم رانا شجاع الرحمن صاحب ابن مکرم رانا حبیب الرحمن صاحب کے ساتھ طے پایا۔

(5) عزیزہ انیقہ وڑائچ صاحبہ بنت مکرم شفیق احمد صاحب کا نکاح عزیزم وجاہت احمد وڑائچ صاحب ابن مکرم الطاف حسین وڑائچ صاحب کے ساتھ طے پایا۔

(6) عزیزہ مرینہ خان بنت مکرم طاہر محمود خان صاحب کا نکاح عزیزم عمران خان صاحب ابن مکرم زاہد خان صاحب کے ساتھ طے پایا۔

(7) عزیزہ ماریہ سلیم صاحبہ بنت مکرم محمد سلیم صاحب کا نکاح عزیزم سہیل احمد صاحب ابن مکرم محمد احمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔

(8) عزیزہ مائدہ ارم بھٹی صاحبہ بنت مکرم مبرور احمد بھٹی صاحب کا نکاح عزیزم ساجد نوید گل صاحب ابن مکرم غلام سرور گل صاحب کے ساتھ طے پایا۔

(9) عزیزہ مہوش اعجاز صاحبہ بنت مکرم محمد اعجاز صاحب کا نکاح عزیزم عثمان فاتح الدین خان صاحب ابن مکرم منیر الدین احمد خان صاحب کے ساتھ طے پایا۔

(10) عزیزہ سفینہ غلام رسول صاحبہ بنت مکرم غلام رسول صاحب کا نکاح عزیزم حزقیل مظفر صاحب ابن مکرم مظفر احمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔

(11) عزیزہ ثوبیہ ناصرہ خان صاحبہ بنت مکرم سلیم الدین خان صاحب کا نکاح عزیزم طلحہ خالد ٹارنٹسر صاحب ابن مکرم ولید طارق ٹارنٹسر صاحب کے ساتھ طے پایا۔

(12) عزیزہ مبارکہ طور صاحبہ بنت مکرم بشارت احمد طور صاحب کا نکاح عزیزم ملک عدنان احمد صاحب ابن مکرم محمد افضل صاحب (مرحوم) کے ساتھ طے پایا۔

(13) عزیزہ سدرۃ المنتہیٰ چغتائی صاحبہ بنت مکرم ندیم احمد صاحب کا نکاح عزیزم بلال سلیمان چغتائی صاحب ابن مکرم سلیمان الیاس چغتائی صاحب کے ساتھ طے پایا۔

(14) عزیزہ مریم بوخ ہارٹ صاحبہ بنت مکرم یورگن بوخ ہارٹ صاحب کا نکاح عزیزم فواد احمد صاحب ابن مکرم محمد اشرف صاحب کے ساتھ طے پایا۔

(15) عزیزہ سمیرہ کومل احمد صاحبہ بنت مکرم ابرار مبشر احمد صاحب کا نکاح عزیزم رضوان ناصر صاحب ابن مکرم نذیر احمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔

(16) عزیزہ ماریہ زبیر صاحبہ بنت مکرم محمد زبیر مہدی صاحب کا نکاح عزیزم نور احمد رضا حسن صاحب ابن مکرم محمد یونس حسن صاحب کے ساتھ طے پایا۔

(17) عزیزہ صائمہ صنوبر افتخار صاحبہ بنت مکرم محمد افتخار صاحب کا نکاح عزیزم نبیل احمد کنگ صاحب ابن مکرم غلام عباس صاحب کے ساتھ طے پایا۔

(18) عزیزہ عطیۃ الاختر صاحبہ بنت مکرم ملک نادر علی صاحب کا نکاح عزیزم محمد طلحہ صاحب ابن مکرم محمد صدیق شاہد صاحب مرحوم کے ساتھ طے پایا۔

(19) عزیزہ خولہ ماہم محمود صاحبہ بنت مکرم شیخ خالد محمود صاحب کا نکاح عزیزم میاں منیب احمد صاحب ابن مکرم میاں عبدالسلام صاحب کے ساتھ طے پایا۔

(20) عزیزہ Marisa Albrecht صاحبہ بنت مکرم Andreas Izzo صاحب کا نکاح عزیزم Badar Ahmad Albrecht Mahmood صاحب ابن مکرم Ehya uddin Albrecht Mahmood صاحب کے ساتھ طے پایا۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

مورخہ 10 ستمبر 2016 (بروز ہفتہ)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجکر پچاس منٹ پر بیت السبوح میں نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

جرمنی سے روانگی اور لندن میں ورود مسعود

آج پروگرام کے مطابق فرنکفرٹ (جرمنی) سے لندن (برطانیہ) کیلئے روانگی تھی۔ فرنکفرٹ ریجن اور اردگرد کی جماعتوں سے احباب جماعت مرد و خواتین، بچے، بوڑھے بڑی تعداد میں اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کیلئے صبح سے ہی بیت السبوح کے احاطہ میں جمع ہونے شروع ہو گئے تھے۔ صبح 10 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ چھوٹے بچے اور بچیاں گروپس کی شکل میں الوداعی نظمیں پڑھ رہے تھے۔ احباب جماعت دورویہ قطار میں کھڑے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنا ہاتھ ہلاتے ہوئے اور تمام احباب کے پاس سے گزرتے ہوئے خواتین کی طرف تشریف لے گئے۔ پھر سب کو السلام علیکم کہا اور دعا کروائی۔ بعدازاں قافلہ سفر پر روانہ ہوا۔ دونوں اطراف میں کھڑے احباب مرد و خواتین مسلسل اپنے ہاتھ بلند کرتے ہوئے اپنے پیارے اور محبوب آقا کو الوداع کہہ رہے تھے۔ بہتوں کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ جدائی کے یہ لمحات ان عشاق کیلئے بہت گراں تھے۔

فرنکفرٹ سے فرانس کی بندرگاہ Calais تک کا سفر قریباً چھ سو کلومیٹر ہے۔ راستہ میں ملک بیلجیئم سے گزرنا پڑتا ہے۔ جرمنی میں 280 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد ملک بیلجیئم میں داخل ہوئے اور بیلجیئم میں مزید 160 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد قریباً دو بجے پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق موٹروے پر ایک ریسٹورنٹ میں نماز ظہر و عصر کی ادائیگی اور دوپہر کے کھانے کیلئے قافلہ رُکا۔ جماعت جرمنی سے خدام کی ایک ٹیم قافلہ کے یہاں پہنچنے سے قبل ہی کھانے اور نمازوں کی ادائیگی کے انتظامات کیلئے اس جگہ پہنچی ہوئی تھی اور قافلہ کی آمد سے قبل تمام انتظامات مکمل ہو چکے تھے۔

نمازوں کی ادائیگی کا انتظام ریسٹورنٹ سے باہر ایک کھلے حصہ میں کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی بعدازاں کھانا کھایا گیا۔ یہاں سے آگے روانگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت جرمنی سے ساتھ آئے ہوئے احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا۔ امیر جماعت احمدیہ جرمنی مکرم عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب، مبلغ انچارج جرمنی مکرم حیدر علی ظفر صاحب، جنرل سیکرٹری مکرم الیاس احمد مجوکہ صاحب، اسسٹنٹ جنرل سیکرٹری مکرم یحییٰ صاحب، مکرم ڈاکٹر اطہر زبیر صاحب، مکرم عبداللہ سپرا صاحب اور مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے اپنے خدام کی سیکورٹی ٹیم کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔

ساڑھے تین بجے یہاں سے روانگی ہوئی اور فرانس کی بندرگاہ Calais کی طرف سفر جاری رہا اور ملک بیلجیئم میں مزید نصف گھنٹہ کا سفر طے کرنے کے بعد بیلجیئم کا بارڈر عبور کر کے ملک فرانس میں داخل ہوئے۔ یہاں سے Calais کا فاصلہ 95 کلومیٹر ہے۔ پانچ بجکر دس منٹ پر چینل ٹنل پر آمد ہوئی۔ جرمنی سے ساتھ آنے والے احباب اور خدام کی سیکورٹی ٹیم حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو چینل ٹنل تک چھوڑنے اور رخصت کرنے اور الوداع کہنے کیلئے قافلہ کے ساتھ ہی رہی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو یہاں سے لندن کیلئے رخصت کر کے واپس فرنکفرٹ (جرمنی) کیلئے روانہ ہوئے۔

پاسپورٹ امیگریشن اور دیگر دستاویزات کی کلیئرنس کے بعد قافلہ کی گاڑیاں مخصوص پارکنگ ایریا میں آ کر رکیں۔ ٹرین کی روانگی میں ابھی کچھ وقت باقی تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت کچھ دیر کیلئے گاڑی سے باہر تشریف لائے۔ چھ بجکر بیس منٹ پر قافلہ کی گاڑیاں ٹرین میں بورڈ ہوئیں۔

ٹرین اپنے وقت پر چھ بجکر 36 منٹ پر Calais سے برطانیہ کے ساحلی شہر Dover کی طرف روانہ ہوئی۔ قریباً نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد ٹرین چینل ٹنل کراس کر کے Dover کے قریب برطانیہ کی سرزمین میں داخل ہوئی اور اپنے مخصوص سٹیشن پر رُکی۔ قریباً دس منٹ کے وقفہ کے بعد فرانس کے وقت کے مطابق سوا سات بجے اور برطانیہ کے وقت کے مطابق سوا چھ بجے قافلہ کی گاڑیاں ٹرین سے باہر آئیں اور موٹروے پر سفر شروع ہوا۔ (برطانیہ کا وقت فرانس کے وقت سے ایک گھنٹہ پیچھے ہے)

مکرم رفیق حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ یوکے، مکرم عطاء المجیب راشد صاحب مبلغ انچارج یوکے، مکرم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ یوکے، مکرم ڈاکٹر اعجاز الرحمان صاحب صدر مجلس انصار اللہ یوکے، مکرم اخلاق احمد انجم صاحب دفتر وکالت تبشیر لندن، مکرم میجر محمود احمد صاحب افسر حفاظت خاص مع سیکورٹی ٹیم اور دیگر جماعتی عہدیداران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہنے کیلئے موجود تھے۔

قریباً ڈیڑھ گھنٹہ کے سفر کے بعد شام سات بجکر پینتالیس منٹ پر مسجد فضل لندن میں ورود مسعود ہوا جہاں احباب جماعت مرد وخواتین کی ایک بڑی تعداد نے اپنے پیارے آقا کو اھلًا وسھلًا ومرحبا کہا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

اس طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ انتہائی بابرکت دورہ اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں اور برکتوں کو سمیٹتے ہوئے عظیم الشان کامیابیوں اور کامرانیوں کے ساتھ بخیر وعافیت اپنے اختتام کو پہنچا۔ الحمدللہ علی ذلک

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیت میں جن خوش نصیب افراد کو اس سفر پر جانے کی سعادت نصیب ہوئی انکے اسماء بغرض رکارڈ درج ہیں:

1۔ حضرت سیدہ امۃ السبوح صاحبہ مدظلہا اللہ تعالیٰ (حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

2۔ مکرم منیر احمد جاوید صاحب (پرائیویٹ سیکرٹری)

3۔مکرم مبارک احمد ظفر صاحب
(ایڈیشنل وکیل المال لندن)
4۔مکرم عابد وحید خان صاحب
(انچارج پریس اینڈ میڈیا آفس لندن)
5۔مکرم سید محمد احمد ناصر صاحب
(نائب افسر حفاظت خاص لندن)
6۔مکرم ناصر احمد سعید صاحب (شعبہ حفاظت)
7۔مکرم سخاوت علی باجوہ صاحب (شعبہ حفاظت)
8۔مکرم محسن اعوان صاحب (شعبہ حفاظت)
9۔مکرم نذیر احمد بلوچ صاحب (شعبہ حفاظت)
10۔مکرم منور احمد خان صاحب (شعبہ حفاظت)
11۔مکرم محمود احمد خان صاحب (شعبہ حفاظت)
12۔خاکسار عبد الماجد طاہر
(ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)
13۔مکرم اطہر احمد صاحب
(کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)

کو بھی قافلہ میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔

اسکے علاوہ ایم ٹی اے انٹرنیشنل یو.کے کے درج ذیل ممبران نے اس دورہ کے خطبات جمعہ، مساجد کے افتتاح و سنگ بنیاد اور وفود کے ساتھ میٹنگز اور ملاقاتوں اور حضور انور کے انٹرویوز اور دیگر جملہ پروگراموں کی ریکارڈنگ اور بعض پروگراموں کی liveٹرانسمیشن کیلئے اس دورہ میں شمولیت کی سعادت پائی۔

1۔مکرم منیر احمد عودہ صاحب
2۔مکرم توقیر مرزا صاحب
3۔مکرم عطاء الاوّل عباسی صاحب
4۔مکرم عدنان زاہد صاحب
5۔مکرم ذکی اللہ احمد صاحب

اس کے علاوہ مکرم عمیر علیم صاحب انچارج شعبہ مخزن تصاویر نے بھی اس میں شمولیت کی سعادت پائی۔ جرمنی سے ڈاکٹر اطہر زبیر صاحب اس سفر کے دوران بطور ڈاکٹر ڈیوٹی پر قافلہ کے ساتھ رہے۔ ان احباب کے علاوہ جرمنی سے مکرم عبد اللہ سپرا صاحب کو بھی اس سفر میں قافلہ کے ساتھ رہنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان سب احباب کیلئے یہ سعادت مبارک فرمائے۔ آمین

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ کے حوالہ سے میڈیا میں نشر ہونے والی خبروں کا مختصر جائزہ

☆جلسہ سالانہ کے موقع پر الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کی آمد اور حضور انور کے ساتھ پریس کانفرنس اور کوریج

جلسہ سالانہ جرمنی پر درج ذیل پانچ ٹی وی چینلز ایک ریڈیو چینل اور تین اخبارات اور دو نیوز ایجنسیز کے جرنلسٹس اور نمائندے آئے ہوئے تھے۔

ٹی وی چینلز:

SWR TV(1) Baden TV(2)
RTL TV(3) ZDF TV(4)
Albania TV (5)

ریڈیو چینل:

Die Neue Welle(1)

اخبارات:

Badisches Tageblatt(1)
Stuttgarter Zeitung(2)
Suddeutsche Zeitung(3)

نیوز ایجنسیز:

DPA Press Agency(1)
Katholische(2)
Nachrichten Agentur(3)

مساجد کے سنگ بنیاد اور افتتاح کے موقع پر الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کی کوریج

☆مسجد فونگ شٹڈ کے سنگ بنیاد کے موقع پر درج ذیل تین اخبارات نے کوریج دی۔

Darmstadter Echo(1)
Pfungstadter Woche(2)
Sudhessen Morgen(3)

☆مسجد فرانکن تھال کے سنگ بنیاد کے موقع پر درج ذیل دو ریڈیو چینلز اور دو اخبارات نے کوریج کی۔

ریڈیو چینلز:

Regenbogen Radio(1)
RPR Radio(2)

اخبارات:

Mannheimer Morgen(1)
Rheinpfalz Zeitung(2)

☆مسجد مور ایزرلوہن کے افتتاح کے حوالہ سے ایک ٹی وی اور ریڈیو سٹیشن WDRکے علاوہ درج ذیل تین اخبارات اور ایک ریڈیو چینل نے کوریج کی۔

اخبارات:

Iserlohner Kreisanzeiger(1)
Stadtspiegel Iserlohn(2)
Hombruch Aktuell(3)

☆مسجد مورفیلڈن کے افتتاح کے حوالہ سے Hessen RTLٹی وی سٹیشن کے علاوہ درج ذیل دو اخبارات نے کوریج کی۔

Freitags Anzeiger(1)
Darmastadter Echo(2)

☆جلسہ سالانہ ، مساجد کے سنگ بنیاد اور افتتاح کے حوالہ سے میڈیا کی مجموعی کوریج

مورخہ 27/اگست سے 6/ستمبر تک مساجد کے سنگ بنیاد، افتتاح اور جلسہ سالانہ کے حوالہ سے مجموعی طور پر میڈیا میں 80 سے زائد خبریں شائع ہوئیں۔

انکی Potential viewership مجموعی تعداد 72 ملین سے زائد بنتی ہے۔

ان خبروں کے حوالہ سے چند خبروں کی تفصیل قارئین کیلئے درج کی جارہی ہے:

☆ Frankenthaler Zeitung ایک مقامی اخبار ہے اور روزانہ شائع ہوتی ہے۔ یہ Die Rheinpfalz اخبار کا حصہ ہے جو 2 لاکھ 35 ہزار کی تعداد میں شائع ہوتی ہے۔ اس اخبار نے اپنے 31/اگست کے شمارہ میں درج ذیل خبر شائع کی:

مرزا مسرور احمد نے اپنی اُردو تقریر جو کہ اکثر احمدیوں کی زبان ہے میں تعاون پر شہر کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ باقی تقریباً تمام جگہوں میں لوگ ایسے منصوبوں کے خلاف ہوتے ہیں۔ ان کے مطابق اس کی وجہ اسلام کے نام پر غلط کام کرنے والے لوگ ہیں۔ یہ بات کہ ان کے کئی ہم مذہب اپنی آبائی زبان کی بجائے جرمن زیادہ بہتر طریق پر بولتے ہیں، یہ ثابت کرتی ہے کہ احمدی اس ماحول میں جذب اور ملک کا حصہ بن چکے ہیں۔ اس سوال پر کہ اس مسجد سے کیا پیغام پھیلنا چاہئے مرزا مسرور احمد صاحب نے کہا ’’محبت، امن اور ہم آہنگی۔‘‘

☆ایک علاقائی اخبار Badische Zeitung جو روزانہ ایک لاکھ چالیس ہزار کی تعداد میں فروخت ہوتی ہے نے اپنے 5 ستمبر کے شمارہ میں خبر شائع کی:

خلیفۃ (المسیح) نے اپنے خطبہ میں دنیاوی باتوں میں غرق ہوجانے سے بچنے کی نصیحت کی۔ اس کی بجائے یہ ضروری ہے کہ انسان خدا کی طرف متوجہ ہو۔ انہوں نے اپنا خطاب اُردو میں کیا جو پاکستان کی سرکاری زبان ہے۔ خلیفہ پاکستان میں پیدا ہوئے اور کافی عرصہ سے بیرون ملک رہ رہے ہیں کیونکہ (پاکستان میں) احمدی مظالم کا شکار ہیں۔ 65 سالہ مرزا مسرور احمد 2003 میں خلیفہ منتخب ہوئے۔ انہوں نے دھیمے لیکن واضح الفاظ میں کہا کہ جو اسلام مَیں جانتا ہوں وہ محبت، امن اور رواداری سے مرصع ہے۔

اس سے پہلے انہوں نے اپنے خطاب میں اس بات پر زور دیا کہ جلسہ سالانہ ایک ٹریننگ کیمپ ہے۔ اس میں دل کی اصلاح اور دوسرے انسانوں سے محبت پیش آنے کی تربیت ہونی چاہئے۔

ملک میں انٹیگریشن کے حوالہ سے انہوں نے مطالبہ کیا کہ ہر شخص پر لازمی ہے کہ وہ ملکی قوانین کو مانے اور وفادار شہری بنے۔

جماعت کے نمائندہ واگس ہاوزر نے اپنی جماعت کو اصولوں پر قائم لیکن لبرل قرار دیا۔ عبادت مردوں اور عورتوں نے الگ الگ ہالوں میں کی۔ ہفتہ کے روز بہت سے باپ اپنے بچوں کے ساتھ نظر آئے۔ منان حق نے جو صوبہ بادن ورٹمبرگ سے ہیں بتایا کہ خلیفہ نے خاوندوں کو بچوں کی تربیت میں حصہ ڈالنے کی نصیحت کی ہے۔

☆ ایک قومی سطح کا اخبار Suddeutsche Zeitung جس کا شمار جرمنی کے بڑے اخباروں میں ہوتا ہے اور اس کو پڑھنے والوں کی تعداد 5.8 ملین بتائی جاتی ہے نے اپنے 7 ستمبر کے شمارہ میں ’’اسلام۔ غیر سیاسی‘‘ کے عنوان سے درج ذیل خبر شائع کی۔

احمدیوں کی پر امن اور غیر سیاسی روِش پر شاید ہی کوئی سوال اُٹھائے۔ سعودی عرب طرز کے وہابی اسلام سے احمدیوں کا کوئی تعلق نہیں ...... کسی سیاسی اسلام کا ان پر اس لئے بھی شک نہیں کیا جاسکتا کیونکہ یہ 70 کی دہائی میں خود اسلامی انتہا پسندی کی وجہ سے پاکستان سے نکالے گئے تھے۔ یہ جماعت زیادہ تر اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد پر مشتمل ہے جن کے بچے اکثر آبی ٹوور کرتے ہیں۔ انٹی گریشن کے حوالہ سے جماعت احمدیہ کو ایک مثالی جماعت کہا جا سکتا ہے۔ خلیفہ نے اپنے ایک خطاب میں کہا کہ ہر ایک کو جو یہاں اس جلسہ میں شامل ہے جاننا چاہئے کہ ان تین دنوں میں اسے دنیا سے کلی انقطاع حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ان دنوں میں خدا تعالیٰ کو یاد کریں۔

☆جرمنی کے ایک بڑے شہر stuttgart کے اخبار stutgarter zeitung نے بھی اپنے 5 ستمبر کے شمارہ میں خبر شائع کی۔ یہ اخبار روزانہ چھپتی ہے اور جرمنی بھر میں جاتی ہے۔ ساڑھے سات لاکھ کی تعداد میں یہ اخبار روزانہ فروخت ہوتی ہے۔ اس اخبار نے لکھا:

خلیفہ نے واضح الفاظ میں کہا کہ وہ اسلام جسے وہ جانتے ہیں اس کا خاصہ محبت، امن اور برداشت ہے۔

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
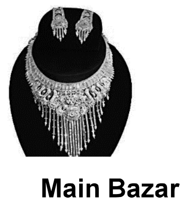
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
’الیس اللہ بکافٍ عبدہ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

اس سے قبل انہوں نے اپنے ایک خطاب میں فرمایا کہ جلسہ سالانہ ترقی حاصل کرنے کے لئے ایک تربیتی کیمپ ہے۔ اس کا مقصد دلوں کی اصلاح کرنا اور دوسرے لوگوں کے ساتھ محبت بھرا سلوک کرنا ہے۔ کسی میزبان ملک میں انٹی گریشن کے لئے ہر ایک کو اس ملک کے قوانین کی پابندی کرنی چاہئے اور وہاں کا وفادار شہری بن کر رہنا چاہئے۔

☆ صوبہ بادن ورٹمبرگ کے ایک ٹی وی چینل SWR TV نے مورخہ 2 ستمبر کو اپنے شام چھ بجے والے پروگرام landesschau Aktuell میں خبر نشر کی۔ یہ پروگرام روزانہ نشر ہوتا ہے۔ اس میں خاص طور پر مقامی خبریں تفصیل سے نشر کی جاتی ہیں۔ اس ٹی وی کو دیکھنے والوں کی تعداد 15 لاکھ بتائی جاتی ہے۔

اس ٹی وی پر ایک منٹ اور 55 سیکنڈ کی خبر نشر ہوئی جس میں انہوں نے بتایا کہ احمدی عدم تشدد، ہر کسی سے نیک سلوک اور باہمی عزت کی تعلیم دیتے اور اس پر عمل کرتے ہیں ان کا سالانہ اجتماع عالمی روحانی رہنما خلیفہ مرزا مسرور احمد صاحب کی شرکت سے خاص درجہ حاصل کر لیتا ہے۔

احمدی اس اجتماع میں تین دن منظم طور پر خصوصی عبادات کرتے ہیں اور مذہبی امور پر گفتگو کرتے ہیں۔ اجتماع کے بڑے حصے سیٹلائیٹ کے ذریعہ 90 سے زائد ممالک میں نشر کئے گئے۔

☆ اسی طرح صوبہ بادن ورٹمبرگ کے ایک اور صوبائی ریڈیو چینل swr2 نے 2 ستمبر کو اپنے پروگرام kulturgesprach میں تفصیل سے جماعت کے بارہ میں خبر دی۔ یہ پروگرام روزانہ نشر ہوتا ہے اور مختلف culture کے موضوعات پر بحث ہوتی ہے۔

انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ اسلام کے اندر ایک اصلاحی جماعت ہے۔ جماعت احمدیہ بہت متحرک اور نظریاتی طور پر اپنے مؤقف میں بہت واضح ہے۔ اسی وجہ سے بعض صوبوں میں اس جماعت کی بہت حمایت کی گئی ہے۔ جماعت احمدیہ اس بات کا واضح طور پر اعلان کرتی ہے کہ اسلام تشدد سے پاک ہے اور غیر مبہم طور پر ہر قسم کے تشدد کی مذمت کرتی ہے۔ اسی طرح جماعت احمدیہ بہت سے رفاحی کام کرتی ہے۔ مثلاً پناہ گزینوں کی مدد کرنا وغیرہ۔ جماعت احمدیہ اپنے طریق کے ساتھ دوسری اسلامی تنظیموں کی نسبت اس معاشرے میں زیادہ مضبوطی سے جڑیں پکڑ چکی ہے۔

☆ جرمنی کے ایک قومی سطح کے اخبار Die Frankfurter Neue Presse نے بھی اپنے 9 ستمبر کے شمارہ میں خبر شائع کی۔ یہ اخبار روزانہ 56 ہزار 500 کی تعداد میں فروخت ہوتا ہے۔ ان کا main focus فرینکفرٹ اور اس کے گرد و نواح کے علاقوں پر ہوتا ہے۔ انہوں نے مور فیلڈن میں ایک نئی مسجد کا افتتاح کے عنوان سے درج ذیل خبر شائع کی۔

جماعت احمدیہ کے ممبران اور بہت سے معزز مہمانوں نے اس پروگرام میں شرکت کی۔ خلیفہ خود اس کے افتتاح کیلئے لندن سے تشریف لائے۔ مرزا مسرور احمد جو خلیفہ ہیں، نے اپنے افتتاحی خطاب میں کہا کہ مسجد ایک امن کی علامت ہے۔ بچوں نے خلیفہ کا استقبال نظموں سے کیا۔ اس کے بعد مسلمان سربراہ نے Board کے سامنے سے ایک پردہ ہٹایا جس پر مسجد کا نام درج تھا اور ساتھ دعا کروائی۔ اس کے بعد سب ایک خوبصورت ٹینٹ میں جمع ہوئے جس میں خلیفہ مرزا مسرور احمد نے جو کہ سن 2013ء میں بھی Morfelden مسجد کی سنگ بنیاد کے موقع پر آئے تھے، بہت سی دلچسپ اور مفید معلومات دیں۔ اس دوران یروشلم کا بھی ذکر ہوا جو تین مذاہب کیلئے بہت بڑا مقام رکھتا ہے۔ عیسائیت، اسلام اور یہودیت کیلئے۔ پھر خلیفہ نے کہا کہ اگر یہ تینوں مذاہب اپنی تعلیمات پر عمل کریں تو یروشلم میں امن قائم ہوتا۔ وہ بات جو تمام عالمی مذاہب کو متحد کرتی ہے جن میں ہندو ازم اور بدھ ازم بھی شامل ہیں وہ یہ ہے کہ سب کی بنیاد امن اور محبت پر ہے۔ نئی مسجد کا قیام اس لئے بھی ہے تا کہ اس میں منصوبے بنائے جائیں تا انسانیت کی مدد کی جاسکے۔ یہ لیکن صرف تب ممکن ہوگا جب نفرتیں دُور کی جائیں، خوف کو ہٹایا جائے اور لوگوں میں ہم آہنگی پیدا کی جائے اور لوگ آپس میں گفتگو کیا کریں کہ تا کہ غلط تاثرات دُور کئے جاسکیں۔ خلیفہ کے خطاب سے قبل عبد اللہ واگس ہاؤزر نے جو کہ امیر جماعت جرمنی ہے، نہ صرف شہر کا تعارف کروایا بلکہ مقامی جماعت کا بھی تعارف پیش کیا۔ اس کے بعد امیر صاحب کی تقریر کا خلاصہ درج ہے جس میں جماعت کی کارکردگی اور خدمات کا ذکر ہے اور شہر اور جماعت کا تعارف درج ہے۔ نیز مسجد کے اعداد و شمار کا بھی ذکر ہے۔ امیر صاحب کی تقریر کے خلاصہ کے بعد پادری، بدھ ازم کے نمائندہ اور پھر میئر صاحب کی تقاریر کا بھی مختصر ذکر کیا گیا۔

......☆......☆......☆......

آسمانی بادشاہت کے موسیقار

(حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تحریر سے متاثر ہو کر)

ہم خلافت کے امیں ہیں ، صاحبِ اسرار ہم
دعوتِ حق کے لئے ، شام و سحر تیار ہم
لے کے نکلے ہیں دُعا کا ہاتھ میں ہتھیار ہم

ہم سپاہی ہیں خدا کے ، خادم و انصار ہم
آسمانی بادشاہت کے ہیں موسیقار ہم

ہر طرف آواز دینا ہی ہمارا کام ہے
خدمتِ دیں میں ، دلوں کا چین ہے آرام ہے
بس اسی باعث ، مسلسل طعنہ و دُشنام ہے

حرفِ حق کہتے ہیں ، پر کرتے نہیں تکرار ہم
آسمانی بادشاہت کے ہیں موسیقار ہم

نوبتِ حق کو بجانے کی ہمیں تلقین ہے
مصطفیٰؐ کے دین کی پیشِ نظر تمکین ہے
مرد و زن کو رات دن ، اس کام میں تسکین ہے

امن کے داعی ہیں عرشیؔ ، جنگ سے بیزار ہم
آسمانی بادشاہت کے ہیں موسیقار ہم

بھر کے دل کا خون یہ قرنا بجائیں گے سدا
عرش کے پائے پکڑ کر گڑگڑائیں گے سدا
زخم تو کھائیں گے لیکن مسکرائیں گے سدا

نفرتوں کی دھوپ میں ہیں ، سایۂ اشجار ہم
آسمانی بادشاہت کے ہیں موسیقار ہم

ہم اکٹھے ہیں خدا کے فضل سے اِک ہاتھ پر
اِک اشارے پر خلافت کے جُھکا دیتے ہیں سر
احمدیت پر فدا ہے ، جان و وقت و مال و زر

عہدِ بیعت پر ہیں نازاں ، صاحبِ پندار ہم
آسمانی بادشاہت کے ہیں موسیقار ہم

(ارشاد عرشیؔ ملک)

اعلان نکاح

۞ مورخہ یکم اکتوبر 2016 بروز ہفتہ خاکسار کی لڑکی عزیزہ سیّدہ انجم باری کا نکاح عزیزم فیروز خان صاحب ابن مکرم جمیل احمد خان صاحب آف سہارنپور کے ساتھ مبلغ ایک لاکھ ایک ہزار ایک صد ایک روپئے حق مہر پر بمقام شاہجہانپور خاکسار نے پڑھایا۔ اسی روز تقریب رخصتی عمل میں آئی۔ رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (سیّد فضل باری، مبلغ انچارج بھاگلپور، بہار)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
مَیں اس وقت سے اللہ تعالیٰ کے ہاں لوحِ محفوظ میں خاتم النبیین قرار پایا ہوں جب کہ آدم ابھی تخلیق کے مراحل میں تھے۔ (مسند احمد)

طالب دعا: ایڈووکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اخلاقِ حسنہ کی تکمیل کیلئے مجھے مبعوث کیا گیا ہے۔ یعنی میں اچھے اور اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کیلئے مبعوث ہوا ہوں۔ (مؤطا امام مالک)

طالب دعا: ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیاپوری مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، حیدر آباد

اَب خدا تعالیٰ کے فضل سے واقفین نَو کی ایک بہت بڑی تعداد نے اپنی اعلیٰ تعلیم مکمل کر لی ہے اور مختلف پیشوں اور شعبوں سے منسلک ہو چکے ہیں۔ بعض ڈاکٹرز ہیں، بعض انجینئرز ہیں، بعض سائنسدان ہیں اور ہمارے پاس بعض بہت قابل لوگ بھی ہیں جو ریسرچ کے میدان میں اپنی تحقیق کے ذریعہ سے نیک نامی کا باعث بن رہے ہیں

واقفین نَو میں بعض ایسے بھی ہیں جنہوں نے کچھ سال قبل جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیا اور اب جامعہ سے فارغ التحصیل ہو کر مبلغین کی حیثیت سے یہاں برطانیہ میں اور بعض دوسرے ممالک میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ اور بعض کو جماعتی دفاتر میں بھجوایا گیا ہے جہاں ان کی خدمت کی ضرورت تھی۔ اس طرح یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح اس تحریک کو یعنی تحریکِ وقف نو کو اپنے فضل سے نوازا ہے جس کا آج سے تقریباً 29 برس قبل اجرا کیا گیا تھا۔ ہم دیکھ سکتے ہیں کہ کس طرح وہ بیج جو ایک مدّت پہلے بوئے گئے تھے اَب انتہائی شاندار پھل پیدا کر رہے ہیں

مَیں آپ میں سے زیادہ سے زیادہ کو تاکید کروں گا کہ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے درخواست دینے پر غور کریں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمیں دنیا بھر میں مبلغین کی اشد ضرورت ہے۔ آپ جامعہ میں اس روح کے ساتھ داخلہ لینے کو مدّنظر رکھیں کہ یہ آپ کے وقف کے عہد کو پورا کرنے کا ذریعہ بنے گا۔ ہمیں دوسرے شعبوں میں بھی واقفین کی ضرورت ہے مثلاً ہمیں آرکیٹیکٹس کی ضرورت ہے۔ مختلف انجینئرز کی ضرورت ہے مثلاً سِول انجینئرز کی۔ ہمیں ایک بڑی تعداد میں اساتذہ کی بھی ضرورت ہے اس لئے آپ میں سے وہ جو درس و تدریس میں دلچسپی رکھتے ہیں انہیں اس سلسلہ میں متعلقہ تربیت لینی چاہئے۔ اس کے علاوہ مختلف ممالک میں ہمارے ہسپتال بھی ہیں اور ان تمام ہسپتالوں میں ڈاکٹروں کی کمی ہے۔ ہمیں ایسے واقفین کی بھی ضرورت ہے جو میڈیا اور ذرائع ابلاغ کے شعبوں میں تعلیم یافتہ اور تربیت یافتہ ہیں۔ mta کا کام دن بدن وسعت اختیار کر رہا ہے اور اَب ہم نے ریڈیو اسٹیشن Voice of Islam کا بھی اجراء کیا ہے۔ واقفین نَو کی حیثیت سے آپ کو جماعت کی ضروریات کو مدّنظر رکھنا چاہئے۔ اور انہیں ضروریات پر مبنی اپنی تعلیم حاصل کرنی چاہئے اور پھر اس کے لئے حتی الوسع محنت کرنی چاہئے

مَیں اس بات کو بھی آپ پر واضح کرنا چاہتا ہوں کہ صرف اپنی دنیاوی تعلیم کو حاصل کر لینا کافی نہیں۔ بلکہ تحریک وقف نَو کے ممبران کی حیثیت سے اَور بہت سی توقعات ہمیں آپ سے وابستہ ہیں مختصراً یہ کہا جا سکتا ہے کہ ایک واقف نَو کا کردار اسلام کی حقیقی تعلیمات کے عین مطابق ہونا چاہئے۔ آپ کو ہمیشہ اعلیٰ ترین روحانی معیار اور اخلاقی اوصاف کا حامل ہونا چاہئے

ہستی باری تعالیٰ سے متعلق ہمارے بنیادی عقیدہ کے بعد سب سے اہم بات جو اللہ تعالیٰ نے ایک مومن کو سکھائی ہے وہ یہ ہے کہ وہ ہر حال میں پنجوقتہ فرض نمازوں یعنی صلوٰۃ کا پابند ہو۔ نوجوان مرد اور لڑکے ہونے کی وجہ سے آپ پر یہ لازم ہے کہ حتی المقدور اپنی نمازیں باجماعت ادا کریں۔ واقف نَو ہونے کی وجہ سے دوسرے احمدیوں کی نسبت آپ سے ہماری تو اَور بھی زیادہ توقعات وابستہ ہیں اس لئے آپ کو نماز کی باقاعدہ ادائیگی کی اہمیت اور اس کے فائدے کا خاص طور پر احساس ہونا چاہئے۔ مومن کی ایک اَور نشانی یہ ہے کہ وہ نامناسب اور غیر اخلاقی چیزوں سے دُور رہتا ہے

اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ تمہیں اپنے عہدوں کو پورا کرنا چاہئے اور اپنی امانتوں کا پاس رکھنا چاہئے۔ وقف نَو کا ممبر ہونے کی حیثیت سے آپ سب نے اپنی زندگیوں کو دین کی خاطر وقف کرنے کا ایک پختہ عہد کیا ہے۔ اب یہ آپ کا فرض ہے کہ آپ وقف کے اس عہد کو پورا کریں اور یہ اس وقت تک ممکن نہیں ہو سکتا جب تک آپ اپنی امانتوں کا پاس رکھنا نہیں سیکھیں گے۔ آپ کی تمام امانتوں میں سے سب سے اہم امانت جیسا کہ مَیں نے کہا یہ ہے کہ آپ ہمیشہ اپنے ایمان کی حفاظت کریں گے

ایک نیکی جس کی اللہ تعالیٰ نے ہمیں تعلیم دی ہے وہ یہ ہے کہ آپ کو خواتین یا لڑکیوں کے ساتھ غیر مناسب رنگ میں آزادانہ میل جول نہیں رکھنا چاہئے۔ اور ان کی طرف بلا ضرورت نہیں دیکھنا چاہئے۔ ہم اپنی خواتین سے کہتے ہیں کہ وہ پردہ کریں لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے مردوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں تا کہ ان کے ذہن کی حالت ہر وقت پاک رہے۔

آپ کو بیہودہ فلموں اور ٹی وی پروگراموں سے پرہیز کرنا چاہئے۔ اگر آپ اِس اسلامی تعلیم پر عمل کریں گے تو آپ کے خیالات پاکیزہ رہیں گے اور آپ اس قابل ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ کی احسن رنگ میں عبادت کر سکیں اور اس کے دوسرے احکامات بھی ادا کر سکیں

یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سے یہ چاہتا ہے کہ ہم تقویٰ اور نیکی میں کمال حاصل کریں۔ اسلئے ایک واقف نو کی ایک عظیم ذمہ داری ہے کہ وہ ہر وقت بہتری کے لئے کوشاں رہے اور ہر قسم کی بدیوں سے بچنے کی کوشش کرتا رہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ ہدایت دی ہے کہ ایک مسلمان کو اپنے غصہ پر قابو رکھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ہم اپنے والدین سے محبت کریں، انکے ساتھ نرمی کا معاملہ کریں اور انکی باتیں سنیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ایک مومن کو اس رنگ میں دوسروں کی تضحیک نہیں کرنی چاہئے یا اُن کا مذاق نہیں اڑانا چاہئے جس سے ان کی دل آزاری ہوتی ہو۔ ایک اور بہت بڑا گناہ جس سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں متنبہ کیا ہے وہ جھوٹ ہے۔ خواہ کیسے بھی حالات ہوں تمام احمدیوں کو جھوٹ سے بچنا چاہئے اور یقیناً ایک واقف نو کو تو ایمانداری، سچائی اور دیانتداری کی بہترین مثال قائم کرنی چاہئے۔ اسی طرح ایک اَور اہم بات یہ ہے کہ واقفین نَو بچوں کو اپنی پڑھائی پر اور اپنی تعلیم پر بہت توجہ دینی چاہئے۔ انہیں ہمیشہ بہت محنت کرنی چاہئے اور بہترین نتائج حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ تمام بچوں اور نوجوانوں کو زیادہ سے زیادہ کتابیں پڑھنی چاہئیں اور یہ اچھی عادت ڈالنی چاہئے۔ میری یہ خواہش ہے کہ آپ سب اپنے مذہب کے بارہ میں زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کریں اور اس کا مطالعہ کرتے چلے جائیں

میں دعا کرتا ہوں کہ آپ اپنے اِس عہد کے تقاضوں کو زندگی بھر پورا کرتے ہوئے بسر کریں گے۔ میری دعا ہے کہ آپ میں نہ صرف اپنے دین کی خاطر بے لوث خدمت اور لگن کا جذبہ ہمیشہ ساتھ رہے بلکہ آپ کی زندگی کے ہر مرحلہ میں اس میں اضافہ ہوتا رہے۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔ اللہ تعالیٰ تحریک وقف نو کے تمام ممبران پر ہر لحاظ سے اپنا فضل فرمائے۔ آمین

جماعت احمدیہ یوکے کے نیشنل وقف نو اجتماع 2016ء کے موقع پر واقفین نو لڑکوں سے امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے زرّیں نصائح پر مشتمل اختتامی خطاب کا اردو مفہوم، فرمودہ 28 رفروری 2016ء بروز اتوار بمقام طاہر ہال، بیت الفتوح، مورڈن

(اردو ترجمہ: فاروق محمود + فرخ راحیل)

تشہد، تعوذ اور تسمیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج آپ کو برطانیہ کے نیشنل وقف نَو اجتماع میں شریک ہونے کی توفیق ملی ہے۔ مجھے امید ہے کہ انتظامیہ نے مختلف عمروں کے واقفین نَو پر مشتمل گروپس کے لئے مفید اور دلچسپ پروگرام تشکیل دیئے ہوں گے۔ ایک وقت تھا جب اکثر واقفین نَو کی عمریں بہت کم تھیں جس کی وجہ سے ایسے اجتماعات کی انتظامیہ سات سے دس سال یا دس سے بارہ سال یا زیادہ سے زیادہ پندرہ برس کے بچوں کے لئے پروگرام تشکیل دیتی تھی۔ لیکن اَب خدا تعالیٰ کے فضل سے واقفین نَو کی ایک بہت بڑی تعداد نے اپنی اعلیٰ تعلیم مکمل کر لی ہے اور مختلف پیشوں اور شعبوں سے منسلک ہو چکے ہیں۔ بعض ڈاکٹرز ہیں، بعض انجینئرز ہیں، بعض سائنسدان ہیں اور ہمارے پاس بعض بہت قابل لوگ بھی ہیں جو ریسرچ کے میدان میں اپنی تحقیق کے ذریعہ سے نیک نامی کا باعث بن رہے ہیں۔ اس لئے جیسا کہ مَیں کہہ چکا ہوں ایسے واقفین نَو کی بڑی تعداد ہے جو اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد اَب اپنی زندگی کے اگلے مرحلہ کا آغاز کر رہے ہیں اور اپنی اپنی فیلڈز میں بہت عمدہ کام کر رہے ہیں۔ واقفین نَو میں بعض ایسے بھی ہیں جنہوں نے کچھ سال قبل جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیا اور اب جامعہ سے فارغ التحصیل ہو کر مبلغین کی حیثیت سے یہاں برطانیہ میں اور بعض دوسرے ممالک میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ اور بعض کو جماعتی دفاتر میں بھجوایا گیا ہے جہاں ان کی خدمت کی ضرورت تھی۔ اس طرح یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح

اس تحریک کو یعنی تحریکِ وقف نو کو اپنے فضل سے نوازا ہے جس کا آج سے تقریباً 29 برس قبل اجرا کیا گیا تھا۔ ہم دیکھ سکتے ہیں کہ کس طرح وہ بیج جو ایک مدّت پہلے بوئے گئے تھے اَب انتہائی شاندار پھل پیدا کر رہے ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ایسے واقفینِ زندگی عطا فرمائے ہیں جن میں وقف کی حقیقی روح بچپن سے ہی پھونکی گئی تھی۔ کئی سالوں پر محیط دینی علم حاصل کرنے کے بعد جامعہ کے فارغ التحصیل مبلغین اب بڑی عمدگی کے ساتھ جماعت کے لئے کام کر رہے ہیں۔ جامعہ میں تعلیم حاصل کرنے والے واقفین کے علاوہ ہمارے وہ بھی واقفینِ نو ہیں جو آرکیٹیکٹس اور انجینئرز ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ بھی بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے

فرمایا: بہرحال آپ سب کو اس بات سے آگاہ رہنا چاہئے کہ جماعت کو واقفین زندگی کی خدمات کی بہت ضرورت ہے۔ آپ وہ لوگ ہیں جن کی زندگیاں آپ کے والدین نے آپ کی پیدائش سے پہلے ہی دین کے لئے وقف کر دی تھیں۔ انہوں نے خصوصی دعائیں کی تھیں کہ آپ اسلام کے باوفا خدام بن جائیں۔ آپ میں سے ایک بڑی تعداد جماعت کی باقاعدہ خدمت کا آغاز کر چکی ہے اور آپ میں سے ایک بہت بڑی تعداد ایسی بھی ہے جو واقف نَو ہونے کے باوجود براہ راست جماعت کی خدمت میں شامل نہیں ہیں۔ بعض کو جماعت کی انتظامیہ کی طرف سے یا میری طرف سے براہِ راست یہ رہنمائی دی گئی ہے کہ اپنے مہارت کے شعبوں میں مزید تجربہ حاصل کرتے رہیں تا کہ وہ اپنے آپ کو اس وقت پیش کر سکیں جب مزید تعلیم یافتہ اور تربیت یافتہ بن جائیں۔ لیکن ایسے کئی واقفین نَو ہیں جنہوں نے ابھی تک اپنے موجودہ کوائف جمع نہیں کرائے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے

فرمایا: بہرحال آپ میں سے وہ جو پندرہ سال یا پندرہ سال سے زائد عمر کے ہیں اَب اپنے مستقبل اور اپنے کیریئر کے انتخاب کے بارہ سوچنے لگ جائیں گے۔ یقیناً آپ کو وہ شعبے اختیار کرنے چاہئیں جو آپ کی دلچسپی کے ہیں۔ لیکن مَیں آپ میں سے زیادہ سے زیادہ کو تاکید کروں گا کہ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے درخواست دینے پر غور کریں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمیں دنیا بھر میں مبلغین کی اشد ضرورت ہے۔ گو کہ جامعہ احمدیہ یوکے سے چار کلاسیں فارغ التحصیل ہو چکی ہیں مگر اس کے باوجود ابھی تک برطانیہ میں ہی مبلغین کی ضرورت کو پورا نہیں کیا جا سکا۔ نیز بہت سے ایسے ممالک جہاں انگریزی زبان بولی جاتی ہے وہاں بھی ہمیں مبلغین کی ضرورت ہے اس لئے مَیں آپ کو نصیحت کروں گا کہ آپ جامعہ میں اس روح کے ساتھ داخلہ لینے کو مدّنظر رکھیں کہ یہ آپ کے وقف کے عہد کو پورا کرنے کا ذریعہ بنے گا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے

فرمایا: یقیناً ہمیں دوسرے شعبوں میں بھی واقفین کی ضرورت ہے مثلاً ہمیں آرکیٹیکٹس کی ضرورت ہے۔ مختلف انجینئرز کی ضرورت ہے مثلاً سِول انجینئرز کی۔ آپ میں سے وہ جنہیں ان شعبوں میں دلچسپی ہے انہیں ان شعبوں میں تعلیم حاصل کرنی چاہئے اور جب آپ اپنی تعلیم مکمل کر لیں تو پھر اپنے آپ کو جماعت کی خدمت کے لئے پیش کر دینا چاہئے۔ ہمیں ایک بڑی تعداد میں اساتذہ کی بھی ضرورت ہے اس لئے آپ میں سے وہ جو درس و تدریس میں دلچسپی رکھتے ہیں انہیں اس سلسلہ میں متعلقہ تربیت لینی چاہئے اور پھر جماعت کو مطلع کرنا چاہئے تا کہ آپ کو ہمارے سکولوں میں بھیجا جا سکے جو افریقہ میں اور دوسرے خطّوں میں واقع ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف ممالک میں ہمارے ہسپتال بھی ہیں اور ان تمام ہسپتالوں میں ڈاکٹروں کی کمی ہے۔ ہمیں توقع تھی کہ وقف نَو کی تحریک میں شامل ہونے والے کئی واقفین تربیت یافتہ ڈاکٹروں کی حیثیت سے اپنے آپ کو پیش کر دیں گے۔ دوسرے ممالک میں بعض ایسے واقفین نَو ہیں جنہوں نے ڈاکٹری کی تعلیم مکمل کر لی ہے۔ لیکن اگر یہاں برطانیہ میں کوئی ایسے واقفین ہیں جنہوں نے ڈاکٹری کی تعلیم مکمل کی ہے تو انہوں نے ابھی تک اپنے آپ کو واقف زندگی کے طور پر جماعت کو اپنی خدمات پیش نہیں کیں۔ اس لئے آپ میں سے ان واقفین کو مَیں تاکید کرتا ہوں جن کی دلچسپی اور ذہنی رجحان طبّ کی تعلیم کی طرف ہے کہ وہ ڈاکٹر بنیں اور ڈاکٹر بننے کے بعد اپنے آپ کو پیش کر دیں تا کہ انہیں افریقہ یا کسی اور جگہ جہاں ضرورت ہو بھجوایا جا سکے۔ جہاں ایک طرف آپ کو اپنے دین کی خدمت کرنے کا موقع مل رہا ہوگا وہیں آپ کو انسانیت کی خدمت کا بھی موقع مل رہا ہوگا۔ آپ کو ان لوگوں کی خدمت کا بھی موقع ملے گا جو انتہائی مشکل حالات میں اپنی زندگیاں بسر کر رہے ہیں۔ آپ کو ان لوگوں کی خدمت کا بھی موقع ملے گا جن کے پاس روز مرّہ کی ضروریاتِ زندگی یا زندگی کی بنیادی سہولیات تک رسائی نہیں۔ وہ سہولیات جو دنیا کے اِس خطہ میں ہمیں وافر اور بآسانی میسر ہیں۔ اس طرح آپ بے شمار برکتوں کی فصلیں کاٹ رہے ہوں گے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے

فرمایا: ہمیں ایسے واقفین کی بھی ضرورت ہے جو میڈیا اور ذرائع ابلاغ کے شعبوں میں تعلیم یافتہ اور تربیت یافتہ ہیں۔ ایم ٹی اے کا کام دن بدن وسعت اختیار کر رہا ہے اور اَب ہم نے ریڈیو اسٹیشن Voice of Islam کا بھی اجرا کیا ہے۔ ابھی یہ ریڈیو اسٹیشن اپنے ابتدائی مراحل میں ہے۔ لیکن ہماری خواہش ہے کہ ہم مسلسل اس کو ترقی دیں اور اس کے دائرہ کو وسیع تر کریں۔ اس کیلئے ہمیں مناسب افرادی قوت کی ضرورت ہے۔ پھر ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے علاوہ دوسرے مقامی ایم ٹی اے سٹوڈیوز بھی ہیں۔ بعض جگہوں پر یا تو نئے ایم ٹی اے سٹوڈیوز کا اجرا کیا جا رہا ہے یا متعدد ممالک میں موجودہ ایم ٹی اے کے نظام کو مزید ترقی دی جا رہی ہے۔ اس لئے آپ میں سے وہ جن کی قابلیت یا دلچسپی اس شعبہ میں ہے انہیں چاہئے کہ وہ Broadcast میڈیا یا اس سے ملتے جلتے ٹیکنیکی شعبوں کو اختیار کریں۔ ہمیں صحافیوں اور میڈیا کے ماہرین کی بھی ضرورت ہے کیونکہ mass media کا اثر و رسوخ دن بدن بڑھ رہا ہے۔ اس لئے ہمیں اپنے لوگوں کی ضرورت ہے جو اسلام کی حقیقی تعلیمات کو میڈیا کے ذریعہ سے دنیا کے سامنے پیش کریں۔ چنانچہ واقفین نَو کی حیثیت سے آپ کو جماعت کی ضروریات کو مدّنظر رکھنا چاہئے۔ اور اِنہیں ضروریات پر مبنی اپنی تعلیم حاصل کرنی چاہئے اور پھر اس کیلئے حتی الوسع محنت کرنی چاہئے۔ جب آپ اپنے متعلقہ شعبہ میں تعلیم اور تربیت حاصل کر چکے ہوں تو پھر اس بات کو یقینی بنائیں کہ آپ نے جماعت کو اطلاع دے دی ہے اور اپنے آپ کو باقاعدہ واقفِ زندگی کے طور پر پیش کر دیا ہے اور پھر خدمت کے لئے تیار ہو جائیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے

فرمایا: لیکن مَیں اس بات کو بھی آپ پر واضح کرنا چاہتا ہوں کہ صرف اپنی دنیاوی تعلیم کو حاصل کر لینا کافی نہیں۔ بلکہ تحریک وقف نَو کے ممبران کی حیثیت سے اَور بہت سی توقعات ہمیں آپ سے وابستہ ہیں۔ مختصراً یہ کہا جا سکتا ہے کہ ایک واقف نَو کا کردار اسلام کی حقیقی تعلیمات کے عین مطابق ہونا چاہئے۔ آپ کو ہمیشہ اعلیٰ ترین روحانی معیار اور اخلاقی اوصاف کا حامل ہونا چاہئے۔ سوال یہ ہے کہ کس طرح اس اعلیٰ ترین روحانی اور اخلاقی معیار کا حصول ممکن ہے؟ ہستی باری تعالیٰ سے متعلق ہمارے بنیادی عقیدہ کے بعد سب سے اہم بات جو اللہ تعالیٰ نے ایک مومن کو سکھائی ہے وہ یہ ہے کہ وہ ہر حال میں پنجوقتہ فرض نمازوں یعنی صلوٰۃ کا پابند ہو۔ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک حقیقی مومن کی یہ نشانی بتائی ہے کہ وہ دلی خشوع و خضوع کے ساتھ نمازیں ادا کرتا ہے۔ اس لئے آپ ہمیشہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ آپ اپنی نمازوں کو باقاعدگی سے ادا کر رہے ہیں۔ نوجوان مرد اور لڑکے ہونے کی وجہ سے آپ پر یہ لازم ہے کہ حتی المقدور اپنی نمازیں باجماعت ادا کریں۔ واقف نَو ہونے کی وجہ سے دوسرے احمدیوں کی نسبت آپ سے ہماری تو اَور بھی زیادہ توقعات وابستہ ہیں۔ اس لئے آپ کو نماز کی باقاعدہ ادائیگی کی اہمیت اور اس کے فائدے کا خاص طور پر احساس ہونا چاہئے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مومن کی ایک اَور نشانی یہ ہے کہ وہ نا مناسب اور غیر اخلاقی چیزوں سے دُور رہتا ہے۔ نَوجوانی کی عمر میں اور خاص طور پر مغربی معاشرے میں اس بات کا خطرہ ہے کہ ایک شخص بے حیائی سے متأثر ہو جائے۔ اور پھر متأثر ہو جانے کی وجہ سے گمراہ ہو جائے۔ مثلاً غیر اخلاقی اور فحش پروگرام باقاعدگی کے ساتھ ٹی وی پر دکھائے جاتے ہیں اور انٹرنیٹ پر ان کا دستیاب ہونا ایک معمول کی بات ہے۔ یہ انتہائی بیہودہ اور گناہ کا موجب ہیں جن سے ایک مومن کو لازماً بہت دُور رہنا چاہئے۔ یقیناً ایک واقف نَو جس کے والدین نے اُس کی پیدائش سے پہلے عہد کیا تھا کہ ان کا ہونے والا بچہ اپنی پوری زندگی دین کی خدمت میں گزارے گا اُسے تو خاص طور پر ان غیر اخلاقی باتوں سے دُور رہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسی چیزیں انسان کو دین سے دُور لے جاتی ہیں۔ اس لئے حقیقی مومنین کو ایسی لغویات اور ہر قسم کی غلط باتوں سے اپنے آپ کو بچانا چاہئے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے

فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ تمہیں اپنے عہدوں کو پورا کرنا چاہئے اور اپنی امانتوں کا پاس رکھنا چاہئے۔ وقف نَو کا ممبر ہونے کی حیثیت سے آپ سب نے اپنی زندگیوں کو دین کی خاطر وقف کرنے کا ایک پختہ عہد کیا ہے۔ یہ عہد زبردستی یا جبراً آپ سے نہیں لیا گیا بلکہ آپ نے خود یہ عہد پختہ سوچ کے ساتھ کیا ہے۔ اور اس میں مکمل طور پر آپ کی اپنی مرضی شامل ہے۔

کلامُ الامام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”اسلام کی حفاظت اور سچائی کے ظاہر کرنے کیلئے سب سے اوّل تو وہ پہلو ہے کہ تم سچے مسلمانوں کا نمونہ بن کر دکھاؤ۔“ (ملفوظات جلد 4، صفحہ 615)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کلامُ الامام

”یہ زندگی جس پر فخر کیا جاتا ہے ہیچ ہے اور ہمیشہ کی خوشی کی وہی زندگی ہے جو مرنے کے بعد عطا ہوگی۔“
(ملفوظات جلد 4، صفحہ 616)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیاپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین۔ صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

یہ درست ہے کہ آپ کے والدین نے اس تحریک میں آپ کی پیدائش سے پہلے یہ عہد کیا تھا لیکن جب آپ نسبتاً بڑی عمر کو پہنچتے ہیں تو جماعت آپ سے براہِ راست پوچھتی ہے کہ کیا آپ اس تحریک وقفِ نَو میں شامل رہنا چاہتے ہیں؟ ہر وقف نَو ممبر جب پختگی اور بلوغت کی عمر کو پہنچتا ہے تو اسے آزادانہ فیصلہ کرنے کا موقع دیا جاتا ہے کہ وہ رہنا چاہتا ہے یا نہیں۔ در حقیقت صرف ایک ہی دفعہ نہیں پوچھا جاتا بلکہ کئی مرتبہ پوچھا جاتا ہے۔ اس طرح آپ نے خود اس عہد کو پورا کرنے کا فیصلہ کیا ہے جو ابتداء میں آپ کے والدین نے کیا تھا۔ اس لحاظ سے اب یہ آپ کا فرض ہے کہ آپ وقف کے اس عہد کو پورا کریں اور یہ اس وقت تک ممکن نہیں ہوسکتا جب تک آپ اپنی امانتوں کا پاس رکھنا نہیں سیکھیں گے۔ آپ کی تمام امانتوں میں سے سب سے اہم امانت جیسا کہ مَیں نے کہا یہ ہے کہ آپ ہمیشہ اپنے ایمان کی حفاظت کریں گے۔ اس کیلئے آپ کو اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا ہوگا اور اس کے احکامات کی پیروی کرنی ہوگی۔ جیسا کہ مَیں کہہ چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات میں سے اہم ترین حکم یہ ہے کہ نمازوں کی باقاعدہ ادائیگی کے ذریعہ سے عبادت کے حقوق ادا کئے جائیں۔ اسلئے آپ کو اس کی طرف بہت توجہ دینی چاہئے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مزید برآں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ بہت سی نیکیاں ہیں جو ایک مومن کو اپنانی چاہئیں اور بہت سی بدیوں سے بچنا چاہئے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہر قسم کی غیر اخلاقی اور بے حیائی سے دُور رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ ہم ہر قسم کے بُرے خیالات اور دوسرے ہر قسم کے گناہوں سے دُور رہیں۔ یہ وہ معیار ہیں جن کی توقع ایک عام مومن سے کی جاتی ہے۔ لیکن آپ تو وقف نَو کے ممبران ہیں۔ اس لئے آپ سے اس سے بڑھ کر اخلاقی معیاروں کی توقع ہے۔ واقف زندگی کے طور پر یہ بات آپ کے ہاتھ میں ہے کہ اپنے آپ کو ایک روشن مثال ثابت کریں تا کہ دوسرے آپ کے نمونہ پر چلیں اور آپ سے سیکھ سکیں۔ پندرہ برس سے زائد عمر کے جو لڑکے یہاں حاضر ہیں آپ پختگی اور سمجھداری کی عمر کو پہنچ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ ذہین ہیں۔ اس لئے آپ کو اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ استعدادوں کو اُس کے احکامات کی بجا آوری کے لئے استعمال میں لانا چاہئے اور آپ کو اپنی زندگیاں اسلام کی تعلیمات کے مطابق بسر کرنی چاہئیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک نیکی جس کی اللہ تعالیٰ نے ہمیں تعلیم دی ہے وہ یہ ہے کہ آپ کو خواتین یا لڑکیوں کے ساتھ غیر مناسب رنگ میں آزادانہ میل جول نہیں رکھنا چاہئے۔ اور ان کی طرف بلا ضرورت نہیں دیکھنا چاہئے۔ ہم اپنی خواتین سے کہتے ہیں کہ وہ پردہ کریں لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے مردوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں تا کہ ان کے ذہن کی حالت ہر وقت پاک رہے۔ اس اخلاقی نیکی اور پاکبازی پر مَیں بہت زیادہ زور دینا چاہتا ہوں کیونکہ اس معاشرے میں مسائل آسانی سے پیدا ہو سکتے ہیں۔ اخلاقی نیکی کا فقدان دوسری بے شمار بُرائیوں کی جڑ ہے۔ اگر ایک انسان پرہیز گار نہیں ہے تو بہت سے گناہوں اور برائیوں کو جنم دیتا ہے۔ نگاہیں نیچی رکھنے کا مطلب صرف یہ نہیں کہ آپ عورتوں کے پاس سے گزرتے ہوئے اُن کی طرف براہ راست نہ دیکھیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ تمام ایسی حرکات اور باتوں سے باز رہیں جن سے آپ کے ذہن پر منفی اثرات پڑ سکتے ہیں۔ جیسا کہ مَیں پہلے کہہ چکا ہوں کہ آپ کو بیہودہ فلموں اور ٹی وی پروگراموں سے پرہیز کرنا چاہئے۔ اگر آپ اِس اسلامی تعلیم پر عمل کریں گے تو آپ کے خیالات پاکیزہ رہیں گے اور آپ اس قابل ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ کی احسن رنگ میں عبادت کرسکیں اور اس کے دوسرے احکامات بھی ادا کرسکیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سے یہ چاہتا ہے کہ ہم تقویٰ اور نیکی میں کمال حاصل کریں۔ اس لئے ایک واقف نو کی ایک عظیم ذمہ داری ہے کہ وہ ہر وقت بہتری کیلئے کوشاں رہے اور ہر قسم کی بدیوں سے بچنے کی کوشش کرتا رہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ ہدایت دی ہے کہ ایک مسلمان کو اپنے غصہ پر قابو رکھنا چاہئے۔ یہ لڑکوں اور نوجوان مردوں کے لئے عام بات ہے کہ وہ اپنے جذبات سے مغلوب ہو جاتے ہیں اور غصہ میں سخت کلامی کر جاتے ہیں۔ لیکن ایک مومن کو ہمیشہ اپنے جذبات اور اعصاب پر قابو رکھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اُسے ہر وقت پُرسکون رہنا چاہئے کیونکہ غصہ اکثر لڑائی جھگڑے پر منتج ہوتا ہے اور اس سے بآسانی معاشرے کا امن برباد ہوسکتا ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مَیں ان بچوں اور نوجوانوں کو جو اٹھارہ یا پندرہ سال سے کم عمر کے ہیں یاد دلاتا ہوں کہ انہیں اب اس بات کا احساس ہونا چاہئے کہ بحیثیت واقف نَو اُن کا بنیادی مقصد اللہ تعالیٰ سے ذاتی تعلق پیدا کرنا ہے۔ اس کے حصول کا ذریعہ نمازوں میں باقاعدگی اختیار کرنا ہے۔ اس لئے مَیں آپ سب کو ایک مرتبہ پھر یاد دلاتا ہوں کہ آپ اپنی تمام نمازوں کی حفاظت کی طرف خصوصی توجہ دیں۔ خواہ آپ گھر میں ہوں، سکول میں ہوں یا کہیں بھی ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ہم اپنے والدین سے محبت کریں، ان کے ساتھ نرمی کا معاملہ کریں اور ان کی باتیں سنیں۔ عام طور پر جب بچے بلوغت کی عمر کو پہنچ جاتے ہیں تو نَو جوان سمجھنے لگ جاتے ہیں کہ ہم آزاد اور خود مختار ہیں۔ اور بعض اوقات اُن کے ساتھی بھی اُن پر اثر کر رہے ہوتے ہیں۔ نتیجۃً وہ بچے اپنے والدین سے بدتمیزی کرتے ہیں یا اُن کی باتوں پر کان نہیں دھرتے۔ البتہ ہمارے وقف نو بچوں کو بہترین معیاروں کا مظاہرہ کرنا چاہئے تا کہ لوگ آپ میں اور دوسروں میں واضح امتیاز کر سکیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ایک مومن کو اس رنگ میں دوسروں کی تضحیک نہیں کرنی چاہئے یا اُن کا مذاق نہیں اڑانا چاہئے جس سے ان کی دل آزاری ہوتی ہو۔ اس لئے آپ کو قطعاً بے رحم نہیں ہونا چاہئے بلکہ ایک وقف نو بچے کو دوسروں کے جذبات اور احساسات کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہئے۔ انہیں کبھی ایسی بات نہیں کہنی چاہئے جو دوسروں کے جذبات کو ٹھیس پہنچاتی ہو اور جس سے زیادہ بڑا جھگڑا اور ہاتھا پائی تک نوبت آجائے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک اور بہت بڑا گناہ جس سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں متنبہ کیا ہے وہ جھوٹ ہے۔ خواہ کیسے بھی حالات ہوں تمام احمدیوں کو جھوٹ سے بچنا چاہئے اور یقیناً ایک واقف نو کو تو ایمانداری، سچائی اور دیانتداری کی بہترین مثال قائم کرنی چاہئے۔ اس کی بنیادی اہمیت ہے۔ کیونکہ آپ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے معاشرے کی روحانی اصلاح کرنے کا عہد کیا ہے۔ اس لئے ایک واقف نو کے لئے یہ انتہائی اہم بات ہے کہ وہ ہر وقت راستبازی اور سچائی پر قائم رہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسی طرح ایک اَور اہم بات یہ ہے کہ واقفین نَو بچوں کو اپنی پڑھائی پر اور اپنی تعلیم پر بہت توجہ دینی چاہئے۔ انہیں ہمیشہ بہت محنت کرنی چاہئے اور بہترین نتائج حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ انہیں بے مقصد اور فضول ویڈیو گیمز (Games) کھیل کر یا پھر اپنے IPads اور Tablets پر مسلسل گیمز (Games) کھیل کر اپنا وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے بلکہ انہیں کتابوں کا مطالعہ کرنے اور اپنے علم میں اضافہ کرنے کی عادت ڈالنی چاہئے۔ انہیں نصابی اور مذہبی کتب پڑھنی چاہئیں۔ وہ ناول بھی پڑھ سکتے ہیں۔ مَیں نے یہاں محض آٹھ، نو سال کے بچوں کو دیکھا ہے جو اپنے سکولوں کے مثبت اثرات کے تحت بہت شوق سے مطالعہ کرتے ہیں۔ بہر حال تمام بچوں اور نوجوانوں کو زیادہ سے زیادہ کتابیں پڑھنی چاہئیں اور یہ اچھی عادت ڈالنی چاہئے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جیسا کہ مَیں نے کہا ہے آپ کو دینی کتابیں بھی پڑھنی چاہئیں اور آپ کو اپنے والدین سے سوالات پوچھنے چاہئیں تا کہ آپ کے علم میں مسلسل اضافہ ہوتا جائے۔ اگر کسی بھی وجہ سے آپ کے والدین کو جواب نہیں آتا ہو تو آپ اپنے مقامی مربی سے پوچھ سکتے ہیں اور آپ مجھے بھی اپنا سوال لکھ کر بھجوا سکتے ہیں۔ میری یہ خواہش ہے کہ آپ سب اپنے مذہب کے بارہ میں زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کریں اور اس کا مطالعہ کرتے چلے جائیں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ انشاء اللہ اِن باتوں پر کان دھریں گے جو مَیں نے کہی ہیں۔ اور جس حد تک ممکن ہو بہترین واقف نَو بن جائیں گے۔ مَیں یہ امید کرتا ہوں اور یہ میری دعا ہے کہ آپ ہمیشہ اُس عہد کو پورا کریں گے جو آپ کے پیدا ہونے سے پہلے آپ کے والدین نے کیا تھا۔ میں دعا کرتا ہوں کہ آپ اپنے اِس عہد کے تقاضوں کو زندگی بھر پورا کرتے ہوئے بسر کریں گے۔ میری دعا ہے کہ آپ میں نہ صرف اپنے دین کی خاطر بے لوث خدمت اور لگن کا جذبہ ہمیشہ ساتھ رہے بلکہ آپ کی زندگی کے ہر مرحلہ میں اس میں اضافہ ہوتا رہے۔ خواہ آپ پندرہ سال کی عمر کو پہنچ جائیں یا اکیس سال کی عمر کو پہنچ جائیں یا پھر اس وقت جب آپ اپنی تعلیم مکمل کرلیں یا مستقبل میں کسی بھی موقع پر۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔ اللہ تعالیٰ تحریک وقف نو کے تمام ممبران پر ہر لحاظ سے اپنا فضل فرمائے۔ آمین۔

اب آپ میرے ساتھ دعا میں شامل ہو جائیں۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 12 راگست 2016)

......☆......☆......☆......

JANIC CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh
وَسِّعْ مَکَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
E-Mail id : janicconstruction@gmail.com
Mobile No: 09819780243, 07738256287
Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

جماعتی رپورٹیں

تربیتی اجلاس

✡ جماعت احمدیہ شاہ پور میں مورخہ 10 ستمبر 2016 کو مکرم عبدالغفور صاحب کی زیر صدارت ایک خصوصی تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں مکرم مولانا عنایت اللہ صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ووقف عارضی بطور مہمان خصوصی شامل ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم خاکسار نے کی۔ بعد ازاں مکرم عنایت اللہ صاحب نے ''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد اور تلاوت قرآن کریم کی اہمیت'' کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ بعد ازاں ایک محفل سوال وجواب منعقد ہوئی جس میں مہمان خصوصی نے احباب جماعت کے سوالوں کے جواب دیئے۔

(ایم مقبول احمد، مبلغ سلسلہ، شاہ پورہ، کرناٹک)

جماعت احمدیہ حیدرآباد میں نماز عیدالاضحیٰ کی ادائیگی

✡ جماعت احمدیہ حیدرآباد میں مورخہ 13 ستمبر 2016 کو نماز عیدالاضحیٰ ادا کی گئی۔ ظہیرآباد میں مکرم مولوی ناصر خان صاحب، جگت گری گٹا میں مکرم مولوی طاہر احمد صاحب معلم سلسلہ اور سکندرآباد میں مکرم مولوی احمد جعفر خان صاحب مبلغ سلسلہ نے نماز عید پڑھائی۔ حیدرآباد میں نماز عید سے قبل تمام مساجد میں وقار عمل کیا گیا۔ اسی طرح جماعت سعیدآباد میں مکرم نور میاں صاحب، انور منزل کاچی گوڑہ میں مکرم محمد اکبر صاحب مبلغ سلسلہ، فلک نما میں مکرم وحید احمد غوری صاحب، بی بی بازار میں مکرم حامد اللہ غوری صاحب اور احمدیہ مسجد جوبلی ہال میں خاکسار نے نماز عید پڑھائی۔ تمام مساجد میں نماز عید کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ عید کا خلاصہ بطور خطبہ عید پڑھا گیا۔

بلڈ ڈونیشن کیمپ

✡ مورخہ 21 ستمبر 2016 کو جماعت احمدیہ حیدرآباد کے زیر اہتمام world peace day کے موقع پر بلڈ ڈونیشن کیمپ کا انعقاد کیا گیا جس میں ظہیرآباد، سکندرآباد اور حیدرآباد کے افراد جماعت نے شرکت کی۔ کل 67 افراد جماعت نے عطیہ خون دیا۔ اس موقع پر ایک پریس کانفرنس کا انعقاد کیا گیا جس میں 14 اخباری نمائندگان نے شرکت کی۔ مکرم محمد عظمت اللہ غوری صاحب امیر ضلع حیدرآباد نے احمدیہ مسلم جماعت کا تعارف اور بلڈ ڈونیشن کیمپ کی غرض بیان کی۔ مہمانوں کو حضور انور کی کتاب اور لیف لیٹس تقسیم کئے گئے۔ دوسرے دن مورخہ 22 ستمبر 2016 کو 9 اخبارات میں بلڈ ڈونیشن کیمپ کے متعلق خبریں شائع ہوئیں۔

عیدملین پارٹی

✡ مورخہ 21 اگست 2016 کو ہوٹل وینکٹیشورا، حیدرآباد میں مکرم محمد سہیل صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد کی زیر صدارت عیدملن پارٹی کا انعقاد کیا گیا جس میں دیگر مذاہب کے نمائندگان کے علاوہ سیاسی شخصیات نے بھی شرکت کی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم مولوی نور احمد میاں صاحب نے کی۔ مکرم مولوی محمد اکبر صاحب نے بزبان تیلگو جماعت احمدیہ کا تعارف کرایا۔ بعد ازاں مکرم محمد عظمت اللہ غوری صاحب امیر ضلع حیدرآباد نے بزبان انگریزی تقریر کی۔ اس کے بعد جماعت احمدیہ کے تعارف پر مشتمل ایک ڈاکومنٹری دکھائی گئی بعد ازاں مکرم محمد سہیل صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد نے خدمت خلق کے موضوع پر تقریر کی۔ دیگر مذاہب کے نمائندگان اور سیاسی شخصیات نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ آخر پر خاکسار اور مکرم محمد سہیل صاحب نے اخباری نمائندگان کے سوالوں کے جواب دیئے۔ (محمد کلیم خان، مبلغ انچارج، حیدرآباد)

بھارت کی مختلف جماعتوں میں یوم تبلیغ کا انعقاد

● مورخہ 25 ستمبر 2016 کو جماعت احمدیہ سکندرآباد میں یوم تبلیغ منایا گیا۔ نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی۔ نماز فجر کے بعد قرآن کریم کا درس ہوا۔ بعد ازاں احباب کرام کو یوم تبلیغ کے بارے میں بتایا گیا۔ صبح آٹھ بجے اجتماعی دعا کے بعد الہ دین بلڈنگ روڈ پر بک اسٹال لگایا گیا اور لیف لیٹس تقسیم کئے گئے۔ علاقہ کی کئی لائبریریوں میں جماعتی کتب تحفۃً دی گئیں۔ (ایم احمد جعفر خان، مبلغ سلسلہ سکندرآباد)

● جماعت احمدیہ رام چندر پورم میں مورخہ 25 ستمبر 2016 کو یوم تبلیغ منایا گیا۔ مکرم محبوب پاشا صاحب اور صدر جماعت کے ہمراہ کُل پانچ افراد پر مشتمل وفد نے پروشوتا پٹنم میں تبلیغ کی اور لیف لیٹس اور جماعتی لٹریچر تقسیم کیا۔ اسی طرح جماعت احمدیہ دولتی کرو، ونگلہ پوڑی اور املاپورم میں بھی مورخہ 25 ستمبر کو یوم تبلیغ منایا گیا۔

(ایچ. ناصرالدین، مبلغ سلسلہ، ایسٹ گوداوری، آندھرا)

● جماعت احمدیہ کٹک میں مورخہ 25 ستمبر 2016 کو یوم تبلیغ منایا گیا۔ اجتماعی دعا کے بعد خدام نے وفد کی صورت میں ریلوے اسٹیشن اور اس کے اردگرد کے علاقوں میں تبلیغ کی اور جماعتی لٹریچر تقسیم کیا۔ نماز مغرب کے بعد ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد مقامی مبلغ نے تبلیغ کی غرض وغایت واہمیت کے موضوع پر تقریر کی۔ خدام وانصار نے یوم تبلیغ کے متعلق اپنے تاثرات بیان کئے۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (امیر ضلع کٹک، اڈیشہ)

● جماعت احمدیہ پنکال میں مورخہ 25 ستمبر کو یوم تبلیغ منایا گیا۔ نماز تہجد سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ صبح آٹھ بجے جامع مسجد میں اجتماعی دُعا ہوئی۔ بعد ازاں دس افراد پر مشتمل داعین الی اللہ نے اردگرد کے گاؤں دیہات میں تبلیغ کی اور جماعتی لٹریچر تقسیم کیا۔ نماز مغرب کے بعد ایک تبلیغی وتربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد تبلیغ وتربیت کے متعلق 6 تقاریر ہوئیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس یوم تبلیغ کی خبریں اگلے دن لوکل اخبارات میں شائع ہوئیں۔ (شیخ ہارون رشید مبلغ سلسلہ، پنکال، اڈیشہ)

● جماعت احمدیہ نرگاؤں اڈیشہ میں بھی مورخہ 25 ستمبر 2016 کو یوم تبلیغ منایا گیا۔ علاقہ کے تمام غیر احمدی اور غیر مسلم گھروں میں جا کر جماعت کا پیغام دیا گیا اور لیف لیٹس تقسم کئے گئے۔ بعد نماز مغرب تبلیغی جلسہ منعقد ہوا جس میں تبلیغ سے متعلق 4 تقاریر ہوئیں۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(ضیافت خان، جماعت احمدیہ نرگاؤں)

● جماعت احمدیہ کرڈاپلی (اڈیشہ) میں مورخہ 25 ستمبر 2016 کو یوم تبلیغ منایا گیا۔ صبح 8 بجے اجتماعی دعا کے بعد خدام وانصار نے 4 گروپوں کی صورت میں اردگرد کے مضافات میں جا کر تبلیغ کی اور لٹریچر تقسیم کیا۔ نماز مغرب وعشاء کے بعد جامع مسجد کرڈاپلی میں جلسہ یوم تبلیغ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم لبید احمد صاحب نے کی۔ بعد ازاں مکرم شیخ عبدالتسلیم صاحب، مکرم شیخ عبدالباسط صاحب، مکرم کمال الدین خان صاحب، مکرم شیخ ناصرالدین صاحب اور خاکسار نے تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(شیخ علاءالدین، مبلغ انچارج کرڈاپلی، اڈیشہ)

● جماعت احمدیہ بھونیشور میں مورخہ 25 ستمبر 2016 کو یوم تبلیغ منایا گیا۔ صبح 8 بجے اجتماعی دعا کے بعد خدام واطفال اور انصار کے تبلیغی وفود نے مختلف محلّوں میں جا کر تبلیغ کی اور جماعتی لٹریچر تقسیم کیا۔ بعد نماز مغرب جلسہ یوم تبلیغ منعقد ہوا۔ (فرزان احمد خان، مربی سلسلہ بھونیشور، اڈیشہ)

● جماعت احمدیہ کیرنگ میں 25 ستمبر 2016 کو یوم تبلیغ منایا گیا۔ صبح 8 بجے اجتماعی دعا کے بعد خدام، انصار ولجنہ کی کُل 9 ٹیموں نے ضلع خوردہ، نیاگڑھ اور پوری کے متعدد دیہات اور شہروں اور ان کے تعلیمی ادارہ جات میں جا کر تبلیغ کی اور جماعتی لٹریچر تقسیم کیا۔ بعد نماز مغرب جامع مسجد کیرنگ میں جلسہ یوم تبلیغ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم عرفات علی صاحب نے کی۔ نظم مکرم مولوی فضل عمر صاحب نے پڑھی۔ بعد ازاں مکرم امیرالدین صاحب، مکرم شیخ ابراہیم صاحب، مکرم ادریس خان صاحب، مکرم مولوی شیخ فرقان احمد صاحب، مکرم مولوی شمس الحق صاحب، مکرم مولوی بشیر احمد صاحب اور خاکسار نے تقریر کی۔ مکرم شیخ قدوس صاحب نے شکریہ احباب پیش کیا۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ میں 500 احباب ومستورات نے شرکت کی۔ اس یوم تبلیغ کے متعلق علاقہ کے 14 مختلف اخبارات میں مورخہ 27 اور 28 ستمبر 2016 کو خبریں شائع ہوئیں جن سے تقریباً 2 لاکھ لوگوں تک جماعت کا پیغام پہنچا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ (فضل حق خان، مبلغ انچارج، کیرنگ، اڈیشہ)

جماعت احمدیہ کامروپ میٹرو میں مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

✡ مورخہ 25 ستمبر 2016 کو مجلس خدام الاحمدیہ اور مجلس اطفال الاحمدیہ کامروپ میٹرو (آسام) نے اپنا سالانہ اجتماع منعقد کیا۔ افتتاحی تقریب کا آغاز صبح 10 بجے شانتی نگر میں مکرم ظہورالحق صاحب امیر ضلع کامروپ میٹرو کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم حفیظ الحق صاحب نے کی۔ نظم مکرم مبشر احمد بنگالی صاحب مبلغ سلسلہ نے پڑھی۔ حاضرین نے قائد مجلس کے ساتھ عہد خدام واطفال دہرایا۔ بعد ازاں صدر جلسہ نے خدام واطفال کو اجتماع کی غرض وغایت بتائی۔ اس کے بعد خدام واطفال کے علمی وورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ نماز ظہر کے بعد تمام خدام واطفال دعوت طعام میں شریک ہوئے۔ اختتامی پروگرام میں علمی وورزشی مقابلہ جات میں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام واطفال کے مابین انعامات تقسیم کئے گئے۔ دعا کے ساتھ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ خدام واطفال کی کل حاضری 120 تھی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ (ظہورالحق، مبلغ انچارج، کامروپ میٹرو، آسام)

مجلس انصاراللہ 24 پرگنہ، مدناپور وہڈرہ کے سالانہ اجتماع کا انعقاد

✡ مورخہ 25 ستمبر 2016 کو احمدیہ مسلم مشن ڈائمنڈ ہاربر میں مجلس انصاراللہ 24 پرگنہ، مدناپور اور ہڈرہ کے سالانہ ضلعی اجتماع کا انعقاد ہوا۔ صبح دس بجے مکرم عبدالرؤف صاحب کی زیر صدارت افتتاحی تقریب منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید، عہد انصاراللہ اور نظم کے بعد صدر مجلس نے تقریر کی۔ دعا کے بعد علمی وورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ شام 5 بجے اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم شیخ محمد علی صاحب مبلغ انچارج ڈائمنڈ ہاربر نے تقریر کی۔ بعد ازاں علمی وورزشی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن لینے والے انصار کو انعامات دیئے گئے۔ دعا کے ساتھ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ اس اجتماع میں 17 مجالس سے 80 سے زائد انصار نے شرکت کی۔ الحمد للہ۔ (مرزا انعام الکبیر، نائب مبلغ انچارج، 24 پرگنہ، بنگال)

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 7986: میں رفیع احمد دیودرگی ولد مکرم عبدالغنی صاحب دیودرگی مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 51 سال پیدائشی احمدی، ساکن سنتوش نگر، ضلع حیدرآباد، صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20راگست 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/20,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ناصر احمد العبد: رفیع احمد دیودرگی گواہ: رشید احمد ریلوے

مسل نمبر 7987: میں محمد عرفان ولد مکرم محمد عثمان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 28 سال پیدائشی احمدی، ساکن وڈّیمان ضلع محبوبنگر صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11رجولائی 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زرعی زمین 1 ایکڑ بمقام وڈّیمان۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/6000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: رفیق احمد العبد: محمد عرفان گواہ: محمد عثمان

مسل نمبر 7988: میں عبداللہ رحمانی ولد مکرم مولوی عبدالرحمن صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 60 سال تاریخ بیعت 1999، ساکن 64/H/4 براڈ اسٹریٹ، کرایا، کولکاتا، صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14رجولائی 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زمین 0.11 ڈسمل بمقام موضا اُتر سونا مُئی ضلع ایسٹ میڈناپور، بنگال۔ رہائشی فلیٹ 304sqft (تقریباً ڈیڑھ مرلہ) بمقام احمدیہ محلہ قادیان۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/25,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: ضیاء الحق العبد: عبداللہ رحمانی گواہ: عبدالرزاق مولیٰ

مسل نمبر 7989: میں جہاں آرا طیّب زوجہ مکرم طیّب احمد خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 27 سال پیدائشی احمدی، ساکن احمدیہ مسلم مشن چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12راگست 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 1 ہار وزن 9 گرام، 1 جوڑی جھمکے 4 گرام، 1 لاکٹ 1 گرام، 3 انگوٹھی 4 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: طیّب احمد خان الامۃ: جہاں آرا طیّب گواہ: ظہور احمد

مسل نمبر 7990: میں کے۔ایم علی ولد مکرم مُصبہ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 65 سال تاریخ بیعت 1993، ساکن تھال گال منزل، کاڈیکے، حالینگاڈی، ڈی۔کے، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1راگست 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ پلاٹ 12 سینٹ۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/6000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: رشید احمد صدیقی العبد: کے۔ایم علی گواہ: طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر 7991: میں فاطمۃ الزہرہ زوجہ مکرم ظفر احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ خانہ داری، عمر 37 سال پیدائشی احمدی، ساکن جوبلی بلڈنگ، انصاری روڈ ڈاکخانہ منگلور، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1راگست 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 20 گرام۔ حق مہر: -/25,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: ظفر احمد الامۃ: فاطمۃ الزہرہ گواہ: طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر 7992: میں بھارت روساریو ولد مکرم سلوسٹر جرالڈ روساریو صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 20 سال تاریخ بیعت نومبر 2015، ساکن سلور سینڈ اپارٹمنٹ، ہوئگی باگرُ، بوندیر، منگلور، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم راگست 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ظفر احمد العبد: بھارت روساریو گواہ: طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر 7993: میں شہزادی بیگم زوجہ مکرم آصف احمد خادم صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 39 سال پیدائشی احمدی، ساکن جماعت احمدیہ دارالسلام، نزد ریلوے کراسنگ، پنڈیشور، منگلور، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1راگست 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ پلاٹ 30x40 (حق مہر کی رقم سے خریدا گیا)۔ زیور طلائی: 2 انگوٹھی 1 تولہ، چین 1 تولہ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: آصف احمد خادم الامۃ: شہزادی بیگم گواہ: طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر 7994: میں ہاجرہ۔ایم زوجہ مکرم ایم۔اقبال صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال تاریخ بیعت 20 سال قبل، ساکن ہریش چندراپورم ڈاکخانہ گونی کوپل ضلع کوڈاگو صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4راگست 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر: -/13,000 روپئے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: ایم۔اقبال الامۃ: ہاجرہ۔ایم گواہ: طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر 7995: میں محبوب بی زوجہ مکرم مولا صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 18 سال تاریخ بیعت 2013، ساکن ہریش چندراپورم، گونی کوپل ضلع کرگ صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3راگست 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر: -/30,000 روپئے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: مولا صاحب الامۃ: محبوب بی گواہ: طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر 7996: میں محبوب ولد مکرم محی الدین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 58 سال تاریخ بیعت 1993، ساکن ہریش چندراپورم، گونی کوپل، ضلع کوڈگو صوبہ کرناٹک۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3راگست 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: مصلح الدین سعدی العبد: محبوب گواہ: طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر 7997: میں ایم۔اقبال ولد مکرم معدین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 39 سال تاریخ بیعت 2008، ساکن ہریش چندراپورم، گونی کوپل، ضلع کوڈاگو، صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4راگست 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/4000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: مولا صاحب العبد: ایم۔اقبال گواہ: طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر 7998: میں مبشر احمد منڈا سگر ولد مکرم حضرت صاحب منڈا سگر، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 63 سال پیدائشی احمدی، ساکن ہاؤس نمبر 17، سولہا روڈ، نزد انفرنٹ جیسز چرچ، شانتی نگر، کیشو پور، ہبلی، کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7راگست 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/3500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: مبشر خان العبد: مبشر احمد منڈا سگر گواہ: طارق احمد

مسل نمبر 7999: میں محمد حنیف شرور ولد مکرم امام صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 60 سال تاریخ بیعت 2008، ساکن مومن پلاٹ، قول پیٹ، ہبلی، ضلع دھارواڑ، صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

ارشادِ نبوی ﷺ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُالدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

1 ستمبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/3500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: وسیم خان رام درگ — العبد: محمد حنیف شرور — گواہ: طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر 8000: میں ندیم خان لودھی ولد مکرم رفیق خان لودھی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 27 سال پیدائشی احمدی، ساکن ٹیپونگر، کیرانی، ہبلی، صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7 اگست 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: نسیم خان لودھی — العبد: ندیم خان لودھی — گواہ: طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر 8001: میں سراج الدین ولد مکرم حکیم محمد دین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 60 سال پیدائشی احمدی، ساکن سرسوتی نگر، پنہلّی، گنیش پورم، بلگام، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6 اگست 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 45x45 زمین پر تعمیر شدہ گھر بمقام بلگام۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طارق احمد — العبد: سراج الدین — گواہ: طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر 8002: میں نعیمہ سلطانہ زوجہ مکرم سراج الدین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 52 سال پیدائشی احمدی، ساکن سرسوتی نگر، پنہلّی، گنیش پورم، بلگام، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6 اگست 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سراج الدین — الامۃ: نعیمہ سلطانہ — گواہ: طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر 8003: میں ایم شریف احمد ولد مکرم ایم عبد الرحمن صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 52 سال پیدائشی احمدی، ساکن گارڈن ایریا، نہرو روڈ، ضلع شموگہ، صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 اگست 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک مکان 840 مربع فٹ پر مشتمل بمقام سورب، کرناٹک۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/6000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد انور احمد — العبد: ایم شریف احمد — گواہ: رفیق احمد

مسل نمبر 8004: میں میر اعظم زکریا ولد مکرم میر مظہر الحق صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 36 سال پیدائشی احمدی، ساکن بیت الحق، جے۔ ایس۔ ٹرانسپورٹ نزد یونیٹی ہال، RML نگر، 100ft روڈ، شموگہ، صوبہ کرناٹک۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 اگست 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طارق احمد ادریس — العبد: میر اعظم زکریا — گواہ: طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر 8005: میں فائزہ تبسم زوجہ مکرم ایس۔ آر۔ فضل احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 31 سال پیدائشی احمدی، ساکن 69، ففتھ کراس، بی۔ ایچ۔ روڈ، غالب اسٹریٹ، شموگہ، کرناٹک۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 اپریل 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 3 جوڑی کان کی بالیاں، 1 لچھہ، 1 ہار، 4 چوڑیاں، 1 چین، 2 انگوٹھیاں (کل وزن 13 تولہ، 22 کیریٹ)، حق مہر: -/30,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع

Ahmad Travels Qadian

Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses

Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

دعائے مغفرت

خاکسار کی اہلیہ مکرمہ فاطمہ بیگم صاحبہ کی وفات مورخہ 7 ستمبر 2016 کو 83 سال کی عمر میں حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے سکندرآباد (تلنگانہ) میں ہوئی۔ مورخہ 9 ستمبر 2016 بروز جمعۃ المبارک بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار تھیں۔ بحیثیت سیکرٹری خدمت خلق صوبہ آندھرا پردیس، خدمت کی توفیق ملتی رہی۔ اپنی ساری زندگی مخلوق خدا کی ہمدردی میں گزاری، اپنوں اور غیروں ہر ایک سے ہمدردی کا سلوک رہا۔ جماعتی پروگرام اور اجلاسات میں باوجود پیرانہ سالی کے ہمیشہ شامل ہوتی رہیں اور وقت سے پہلے شامل ہوتیں۔ اگر ساتھ لے جانے والے تیار نہ ہوتے تو خود ہی کوئی سواری کر کے روانہ ہو جاتیں۔ نظام جماعت کی اطاعت اور خلیفہ وقت سے والہانہ محبت تھی۔ ہر سال جلسہ سالانہ قادیان میں شامل ہوتی رہیں اور یہی عادت اپنی اولاد میں بھی پیدا کی۔ مرحومہ کی تربیت کا ہی نتیجہ ہے کہ ساری اولاد اور آگے پوتے پوتیاں سب موصی ہیں۔

مرحومہ کے نانا محترم غلام قادر شرق صاحب بنگلوری مرحوم، محترم میر کلیم اللہ صاحب مرحوم شموگہ والد محترم شفیع اللہ صاحب مرحوم امیر جماعت احمدیہ بنگلور نے بذریعہ خط حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کر کے احمدیت قبول کی۔ مرحومہ کے نانا 1947ء میں سکندرآباد آکر مقیم ہو گئے۔ مرحومہ کے والد مکرم عبد الرزاق صاحب مرحوم بھی بنگلوری ہی تھے جو اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ آپ نے اپنی چار بیٹیوں کی شادی درویشان قادیان سے کی تھی۔ مرحومہ شادی کے بعد مستقل اپنے شوہر کے ساتھ سکندرآباد میں مقیم ہو گئیں۔

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 22 ستمبر 2016 بروز جمعرات نماز ظہر وعصر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر مرحومہ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (مہر الدین، سکندرآباد)

مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایس۔ آر۔ فضل احمد — الامۃ: فائزہ تبسم — گواہ: طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر 8006: میں افضل النساء زوجہ مکرم محمد جعفر منیر صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 60 سال پیدائشی احمدی، ساکن وادی ھدیٰ کالونی، شموگہ، صوبہ کرناٹک۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 اپریل 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 1 چین، 1 انگوٹھی، کان کی بالی (کل وزن ڈیڑھ تولہ، 22 کیریٹ)، حق مہر: -/2000 روپئے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عبد الکریم اظہر — الامۃ: افضل النساء — گواہ: طارق احمد

مسل نمبر 8007: میں ایس۔ آر۔ فضل احمد ولد مکرم ایس۔ آر۔ عبد الرؤف صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 44 سال پیدائشی احمدی، ساکن 69، ففتھ کراس، بی۔ ایچ۔ روڈ، غالب اسٹریٹ، شموگہ، کرناٹک۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 اپریل 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/21040 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایس۔ آر۔ نسیم احمد — العبد: ایس۔ آر۔ فضل احمد — گواہ: طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر 8008: میں مہک مزمّل زوجہ مکرم مزمّل احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال پیدائشی احمدی، ساکن چکا پیٹ روڈ ڈاکخانہ سورب ضلع شموگہ صوبہ کرناٹک۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 ستمبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 6 تولہ، 22 کیریٹ، حق مہر: -/60,000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مزمل احمد — الامۃ: مہک مزمل — گواہ: طارق احمد

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
.... a desired destination for royal wedding & celebrations.
2-14-122/2-B, Bushra Estate
Hydrabad Road, Yadgir - 85201
Contact Number : 09440023007, 0847329644

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

Satnam Singh Property Dealer

کوٹھیاں، پلاٹ، زمین بیچنے اور خریدنے کیلئے رابطہ کریں
ستنام سنگھ پراپرٹی ڈیلر
کالونی ننگل باغباں، قادیان
+91-9915227821,+91-8196808703

Prop. Zuber
Cell : 9886083030
9480943021
ಜುಬೇರ್
ZUBER ENGINEERING WORKS
Body Building & All Type of Welding and Grill Works

HATTIKUNI CROSS ROAD YADGIR

MBBS IN BANGLADESH
Your Safe & Affordable Destination For Pursuing MBBS Is Bangladesh
ADMISSION IN PVT MEDICAL COLLEGES SESSION 2016
BANGLADESH MEDICAL COLLEGE
JAHRUL ISLAM MEDICAL COLLEGE
AD-DIN WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
MONNO MEDICAL COLLEGE
ENAM MEDICAL COLLEGE
GREEN LIFE MEDICAL COLLEGE
Salient Features:
Recognised By MCI IMED & BM&DC
Lowest Packages Payable In Installments
Excellent Faculty & Hostel facility
Package Starts From 33,000 USD
(20.00 Lacs Approx.) With Hostel.
Contact With Original Certificates & Passport
NEEDS EDUCATION KASHMIR
An ISO 9001 - 2008 Certified Consultancy
Qureshi Building, Opp. Akhara Building, Next Building To KBD Book Shop, Near Budshah Bridge, Sgr.-190001
Mob.: 09596580243 | 09419001671
Email: needseducation@outlook.com
H/o:- 69/C 5th floor, Panthapath Dhaka
Saba Ads #9906928638

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ نمبر 20

ہر واقف نو کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے بلکہ ہر واقف زندگی کو یاد رکھنا چاہئے کہ جب تک قربانیوں کے معیار نہیں بڑھیں گے ہمارے وقف زندگی کے دعوے سطحی دعوے ہوں گے۔ بعض مائیں کہہ دیتی ہیں ہم کینیڈا آ گئے ہیں ہمارا بیٹا پاکستان میں مربی ہے یا وقف زندگی ہے۔ اسے بھی یہاں بلا لیں اور یہیں اس کی ڈیوٹی لگا دیں یا ہمارے پاس آ جائے۔ جب وقف کر دیا تو پھر مطالبے کیسے پھر یہ خواہشیں کیسی؟ خواہشیں تو ختم ہو گئیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ بغیر دکھ کے بغیر تکلیف کے قربانی نہیں ہو سکتی۔ حالات اگر بدلے ہیں تو اس کو برداشت کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نہیں چھوڑتا اور بے انتہا نوازتا ہے اللہ تعالیٰ کرے کہ تمام واقفین نو بھی اور ان کے ماں باپ بھی وقف کی حقیقت کو سمجھتے ہوئے اپنے عہدوں کو پورا کرنے والے ہوں اور اپنی وفاؤں کے معیاروں کو بلند سے بلند تر کرتے چلے جانے والے ہوں۔

بعض لوگ اپنے واقفین نو بچوں کے دماغوں میں یہ بات ڈال دیتے ہیں کہ تم بڑے سپیشل بچے ہو جس کا نتیجہ یہ ہے کہ بڑے ہو کر بھی ان کے دماغوں میں سپیشل ہونا رہ جاتا ہے۔ یہاں بھی اس قسم کی باتیں مجھے پہنچی ہیں۔ وہ وقف کی حقیقت کو پیچھے کر دیتے ہیں اور وقف نو کے ٹائٹل کو اپنی زندگی کا مقصد سمجھ لیتے ہیں کہ ہم سپیشل ہو گئے۔ حضور انور نے فرمایا: سپیشل ہونے کے لئے ان کو ثابت کرنا ہوگا۔ کیا ثابت کرنا ہوگا؟ یہ کہ وہ خدا تعالیٰ سے تعلق میں دوسروں سے بڑھے ہوئے ہیں تب وہ سپیشل کہلائیں گے۔ ان میں خوف خدا دوسروں سے زیادہ ہے تب وہ سپیشل کہلائیں گے ان کی عبادتوں کے معیار دوسروں سے بہت بلند ہیں تب وہ سپیشل کہلائیں گے وہ فرض نمازوں کے ساتھ نوافل بھی ادا کرنے والے ہیں تب وہ سپیشل کہلائیں گے ان کے عمومی اخلاق کا معیار انتہائی اعلیٰ درجہ کا ہے یہ ایک نشانی ہے سپیشل ہونے کی۔ ان کی بول چال بات چیت میں دوسروں کے مقابلے میں بہت فرق ہے ایک واضح پتا لگتا ہے کہ خالص تربیت یافتہ اور دین کو دنیا پر ہر حالت میں مقدم کرنے والا شخص ہے تب سپیشل ہوں گے۔ لڑکیاں ہیں تو ان کا لباس اور پردہ صحیح اسلامی تعلیم کا نمونہ ہے جسے دوسرے لوگ دیکھ کر بھی رشک کرنے والے ہوں اور یہ کہنے والے ہوں کہ واقعی اس ماحول میں رہتے ہوئے بھی ان کا لباس اور پردہ ایک غیر معمولی نمونہ ہے تب سپیشل ہوں گی۔ لڑکے ہیں، تو ان کی نظریں حیا کی وجہ سے نیچے جھکی ہوئی ہوں نہ کہ اِدھر اُدھر غلط کاموں کی طرف دیکھنے والی، تب سپیشل ہوں گے۔ انٹرنیٹ اور دوسری چیزوں پر لغویات دیکھنے کی بجائے وہ وقت دین کا علم حاصل کرنے کے لئے صرف کرنے والے ہوں تو تب سپیشل ہوں گے۔ لڑکوں کے حُلیے دوسروں سے انہیں ممتاز کرنے والے ہوں تو تب سپیشل ہوں گے۔ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے اور اس کے احکامات کی تلاش کر کے اس پر عمل کرنے والے ہوں تو پھر سپیشل کہلا سکتے ہیں۔ ذیلی تنظیموں اور جماعتی پروگراموں میں دوسروں سے بڑھ کر اور باقاعدہ حصہ لینے والے ہیں تو پھر سپیشل ہیں۔ والدین کے ساتھ حسن سلوک اور ان کے لئے دعاؤں میں اپنے دوسرے بہن بھائیوں سے بڑھے ہوئے ہیں تو یہ ایک خصوصیت ہے۔ رشتوں کے وقت لڑکے بھی اور لڑکیاں بھی دنیا دیکھنے کی بجائے دین دیکھنے والے ہیں اپنے رشتے نبھانے والے ہیں تو سپیشل کہلائیں گے۔ ان میں برداشت کا مادہ دوسروں سے زیادہ ہے لڑائی جھگڑہ اور فتنہ و فساد کی صورت میں اس سے بچنے والے ہیں بلکہ صلح کروانے والے ہیں تو سپیشل ہیں۔ تبلیغ کے میدان میں سب سے آگے آ کر اس فریضہ کو سرانجام دینے والے ہیں تب سپیشل ہیں۔ خلافت کی اطاعت اور اس کے فیصلوں پر عمل میں صف اول میں ہیں تو سپیشل ہیں۔ دوسروں سے زیادہ سخت جان اور قربانیاں کرنے والے ہیں تو بالکل سپیشل ہیں۔ عاجزی اور بے نفسی میں سب سے بڑھے ہوئے ہیں تکبر سے نفرت اور اس کے خلاف جہاد کرنے والے ہیں تو بڑے سپیشل ہیں ایم.ٹی.اے پر میرے خطبہ سننے والے اور میرے ہر پروگرام کو دیکھنے والے ہیں تا کہ ان کو رہنمائی ملتی رہے تو بڑے سپیشل ہیں۔

اگر تو یہ باتیں اور تمام وہ باتیں جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں یہ سب کرنے والے ہیں اور وہ تمام باتیں جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہیں اُن سے رکنے والے ہیں تو یقیناً سپیشل بلکہ بہت سپیشل ہیں ورنہ آپ میں اور دوسروں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ یہ ماں باپ کو بھی یاد رکھنا چاہئے اور اس نہج سے اپنے بچوں کی تربیت کرنی چاہئے اپنے بچوں کی کیونکہ اگر یہ چیزیں ہیں تو اس وقت دنیا میں انقلاب لانے کا ذریعہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے۔

پس تربیت کے دور میں سے گزارتے وقت ماں باپ اس بات کے ذمہ دار ہیں کہ اس لحاظ سے انہیں سپیشل بنائیں اور بڑے ہو کر یہ واقفین نو خود اس سپیشل ہونے کے معیار کو حاصل کریں۔

ماں باپ کو بھی میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ جتنی چاہے اپنے بچوں کی زبانی تربیت کر لیں اس کا اثر اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک اپنے قول و فعل کو اس کے مطابق نہیں کریں گے۔ ماں باپ کو اپنی نمازوں کی حالتوں کو نمونہ بنانا ہوگا۔ قرآن کریم کے پڑھنے پڑھانے کے لئے اپنے نمونے قائم کرنے ہوں گے۔ اعلیٰ اخلاق کے لئے نمونہ بننا ہوگا دینی علم سیکھنے کی طرف خود بھی توجہ کرنی ہوگی۔ جھوٹ سے نفرت کے اعلیٰ نمونے قائم کرنے ہوں گے۔ گھروں میں باوجود اس کے کہ بعض کو کسی عہدیدار سے تکلیف پہنچی ہو نظام کے خلاف یا عہدیداروں کے خلاف بولنے سے پرہیز کرنا ہوگا۔ ایم۔ٹی۔اے پر کم از کم میرے خطبات جو ہیں وہ باقاعدگی سے سننے ہوں گے اور یہ باتیں صرف واقفین نو کے والدین کے لئے ضروری نہیں بلکہ ہر وہ احمدی جو چاہتا ہے کہ ان کی نسلیں نظام جماعت سے وابستہ رہیں انہیں چاہئے کہ اپنے گھروں کو احمدی گھر بنائیں دنیا داروں کے گھر نہ بنائیں ورنہ اگلی نسلیں دنیا میں پڑ کر نہ صرف احمدیت سے دور چلی جائیں گی بلکہ خدا تعالیٰ سے بھی دور ہو جائیں گی اور اپنی دنیا و عاقبت دونوں برباد کریں گی۔

خدا کرے کہ نہ صرف تمام واقفین نو بچے خدا تعالیٰ کے قرب حاصل کرنے والے اور تقویٰ پر چلنے والے ہوں بلکہ ان کے عزیزوں کے عمل بھی ان کو ہر قسم کی بدنامی سے بچانے والے ہوں بلکہ ہر احمدی وہ حقیقی احمدی بن جائے جس کی بار بار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں تلقین فرمائی ہے تا کہ دنیا میں جلد تر ہم احمدیت اور حقیقی اسلام کا جھنڈا اٹھتا ہوا دیکھیں۔

......☆......☆......☆......

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91-82830-58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان
The Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 65 Thursday 03 Nov 2016 Issue No. 44

MANAGER : NAWAB AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Mobile : +91-94170-20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com
ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs. 550/-
By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $
60 Euro or 80 Canadian Dollar

اگر ہر وقف نو لڑکا اور لڑکی اپنے عہد کو وفا کے ساتھ پورا کرنے والا ہو تو ہم دنیا میں ایک انقلاب پیدا کرسکتے ہیں

ماں باپ کو بھی میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ جتنی چاہے اپنے بچوں کی زبانی تربیت کرلیں

اس کا اثر اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک اپنے قول وفعل کو اس کے مطابق نہیں کریں گے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 28؍اکتوبر 2016 بمقام کینیڈا

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں بچوں کو وقف کرنے کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ روزانہ مجھے والدین کے خط ملتے ہیں۔ بعض دنوں میں ان کی تعداد بیس پچیس ہو جاتی ہے جس میں ماں باپ اپنے ہونے والے بچوں کو وقف نو میں شامل کرنے کی درخواست کرتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے جب یہ تحریک فرمائی تھی پہلے مستقل نہیں تھی پھر آپ نے اسے مستقل کر دیا اور جماعت نے بھی خاص طور پر ماؤں نے اس پر ہر ملک میں لبیک کہا۔ آج سے بارہ تیرہ سال پہلے جو تعداد واقفین نو کی 28000 سے اوپر تھی اب یہ تعداد اللہ تعالیٰ کے فضل سے 61000 کے قریب پہنچ چکی ہے جس میں سے چھتیس ہزار سے اوپر لڑکے ہیں اور باقی لڑکیاں۔ گویا وقت کے ساتھ ساتھ یہ رجحان بڑھ رہا ہے کہ ہم نے اپنے بچوں کو پیدائش سے پہلے وقف کرنا ہے لیکن صرف بچوں کو وقف کے لئے پیش کرنے سے ماں باپ کی ذمہ داریاں ختم نہیں ہوجاتیں بلکہ پہلے سے زیادہ ہوجاتی ہیں۔ بیشک ایک احمدی بچے کی تربیت والدین پر ہے اور والدین اپنے بچے کی دنیاوی تعلیم بھی چاہتے ہیں تربیت بھی چاہتے ہیں دینی تعلیم بھی چاہتے ہیں لیکن یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ہر بچہ اور خاص طور پر وقف نو بچہ ان کے پاس جماعت کی امانت ہے، جس کی تربیت اور اسے جماعت اور معاشرے کا بہترین حصہ بنانا والدین کا فرض ہے لیکن واقفین نو بچوں کی تربیت ان کی دینی اور دنیاوی تعلیم پر خاص توجہ اور انہیں بہتر طور پر تیار کرکے جماعت کو دینا اس لحاظ سے بھی ذمہ داری بن جاتی ہے کہ پیدائش سے پہلے ماں باپ یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم، جو کچھ بھی ہمارے ہاں پیدا ہونے والا ہے لڑکا ہے یا لڑکی اسے خدا کے لئے اللہ تعالیٰ کے دین کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کے مشن کی تکمیل کے لئے جو تکمیل اشاعت ہدایت کا مشن ہے جو اسلام کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے کا مشن ہے جو خدا تعالیٰ کا حق ادا کرنے کی طرف دنیا کو توجہ دلانے کا مشن ہے اس کے لئے پیش کرتے ہیں۔ پس یہ کوئی معمولی ذمہ داری نہیں ہے جو وقف نو بچوں کے والدین، خاص طور پر ماں اپنے ہونے والے بچے کی پیدائش سے پہلے خدا تعالیٰ کے ساتھ ایک عہد کرتے ہوئے پیش کرتی ہے اور خلیفہ وقت کو لکھتے ہیں کہ ہم حضرت مریم کی ماں کی طرح اللہ تعالیٰ سے یہ عہد کرتے ہوئے اپنے بچے کو وقف نو سکیم میں پیش کر رہے ہیں کہ رَبِّ اِنِّیۡ نَذَرۡتُ لَکَ مَا فِیۡ بَطۡنِیۡ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلۡ مِنِّیۡ ۚ اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ کہ اے میرے ربّ! جو کچھ میرے پیٹ میں ہے میں تیرے لئے پیش کر رہی ہوں۔ یہ تو مجھے نہیں پتا کہ کیا ہے لڑکا ہے یا لڑکی لیکن جو بھی ہے، میری خواہش ہے، میری دعا ہے کہ یہ دین کا خادم بنے۔ فَتَقَبَّلۡ مِنِّیۡ۔ میری اس خواہش اور دعا کو قبول فرما اور اِسے قبول فرما لے۔ اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ۔ تو بہت سننے والا اور جاننے والا ہے۔ یہ خواہش ہوتی ہے ایک احمدی ماں کی جب وہ اپنے بچے کو وقف نو کے لئے پیش کرتی ہے اور اس میں باپ بھی شامل ہے۔

اللہ تعالیٰ نے یہ دعا قرآن کریم میں محفوظ اس لئے نہیں فرمائی کہ ایک قصہ سنانا مقصود تھا پرانے زمانے کا بلکہ اللہ تعالیٰ کو یہ دعا اس قدر پسند آئی اور اسے اس لئے محفوظ فرمایا کہ آئندہ آنے والی مائیں بھی یہ دعا کر کے اپنے بچوں کو دین کی خاطر غیر معمولی قربانیاں کرنے والا بنائیں۔ ابتداء سے مائیں اور باپ اپنے بچوں کے ذہنوں میں ڈالیں گے کہ ہم نے تمہیں خالصۃً دین کیلئے وقف کیا ہے اور ساتھ ہی دعائیں بھی کر رہے ہوں گے تو پھر بچے اس سوچ کے ساتھ پروان چڑھیں گے کہ انہوں نے دین کی خدمت کرنی ہے اس سوچ کے ساتھ پروان نہیں چڑھیں گے کہ ہم نے بزنس مین بننا ہے ہم نے کھلاڑی بننا ہے ہم نے فلاں شعبہ میں جانا ہے بلکہ ان کی طرف سے یہ سوال کیا جائے گا کہ میں وقف نو ہوں مجھے جماعت بتائے مجھے خلیفہ وقت بتائے کہ میں کس شعبہ میں جاؤں مجھے اب دنیا سے کوئی غرض نہیں۔ اب میں بغیر کسی دنیاوی لالچ اور خواہش کے صرف اور صرف دین کے لئے اپنے آپ کو وقف کرتا ہوں۔

میں پہلے بھی تفصیلاً کئی مرتبہ بیان کر چکا ہوں، کسی وقف نو بچے کی یہ سوچ نہیں ہونی چاہئے کہ ہم نے اگر وقف کیا تو ہم دنیاوی طور پر کس طرح گزارہ کریں گے یا یہ وسوسہ دل میں پیدا ہو جائے کہ ہم ماں باپ کی مالی یا جسمانی خدمت کس طرح کریں گے۔ گذشتہ دنوں میری یہاں واقفین نو کے ساتھ کلاس تھی تو ایک لڑکے نے یہ سوال کیا کہ اگر ہم وقف کر کے جماعت کو ہمہ وقت اپنی خدمات پیش کر دیں تو ہم اپنے والدین کی مالی یا جسمانی یا عمومی خدمت کس طرح کر سکیں گے۔ یہ سوال پیدا ہونا اس بات کا اظہار ہے کہ ماں باپ نے بچپن سے اپنے واقفین نو بچوں کے دل میں یہ بات بٹھائی ہی نہیں کہ تمہیں ہم نے وقف کر دیا ہے اور اب تم صرف اور صرف جماعت کی امانت ہو۔ دوسرے بہن بھائی ہماری خدمت کرلیں گے تم نے صرف اپنے آپ کو خلیفہ وقت کو پیش کر دینا ہے اور اس کے حکموں کے مطابق چلنا ہے۔ حضرت مریم کی والدہ کی دعا میں جو لفظ محرراً استعمال ہوا ہے اس کا یہی مطلب ہے کہ میں نے اس بچہ کو دنیاوی ذمہ داریوں سے بالکل علیحدہ کیا اور میری دعا ہے کہ خالصۃً دین کی ذمہ داری ہی اس کی ترجیح ہو جائے۔ پس ان ماؤں اور باپوں سے سب سے پہلے تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وقف نو کا صرف نام ہونا ہی کافی نہیں ہے بلکہ وقف تو ایک اہم ذمہ داری ہے۔ بعض لڑکے لڑکیاں جنہوں نے دنیاوی تعلیم حاصل کی ہے بظاہر بڑا جوش دکھاتے ہیں اپنی خدمات پیش کر دیتے ہیں لیکن بعد میں اس لئے چھوڑ جاتے ہیں کہ جماعت جو الاؤنس دیتی ہے اس میں ان کا گزارہ نہیں ہوتا۔ جب ایک بڑا مقصد حاصل کرنا ہے تو تنگی اور قربانی تو کرنی پڑتی ہے۔ یہ سوچنے کی بجائے کہ میرا فلاں کلاس فیلو میری جتنی تعلیم حاصل کر کے لاکھوں کما رہا ہے اور میں ایک مہینہ میں بھی اس کے ایک دن کی آمد کے جتنا نہیں کمارہا، یہ سوچ ہونی چاہئے کہ جو مقام مجھے خدا تعالیٰ نے دیا ہے وہ دُنیاوی مال سے بہت بڑھ کر ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو سامنے رکھیں کہ دنیاوی مال واسباب کے لحاظ سے اپنے سے کمتر کو دیکھو اور روحانی لحاظ سے اپنے سے بڑھے ہوئے کو دیکھو تا کہ مادی دوڑ میں بڑھنے کی بجائے روحانی دوڑ میں بڑھنے کی کوشش کرو۔

پس جو واقفین نو لڑکے اپنی تعلیم مکمل کر چکے ہیں اپنی ظاہری اور مالی حالت کی بہتری کی بجائے روحانی حالت میں بہتری کی کوشش کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: جب تک انسان خدا میں کھویا نہیں جاتا خدا میں ہو کر نہیں مرتا وہ نئی زندگی نہیں پا سکتا۔ پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو تم دیکھتے ہو کہ خدا کے لئے زندگی کا وقف میں اپنی زندگی کی اصل اور غرض سمجھتا ہوں پھر تم اپنے اندر دیکھو کہ تم میں سے کتنے ہیں جو میرے اس فعل کو اپنے لئے پسند کرتے اور خدا کے لئے زندگی وقف کرنے کو عزیز رکھتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: پس واقفین نو کو عام احمدی سے بلند ہو کر یہ مقام حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ واقفین نو کو تو اپنے قناعت کے معیاروں کو بہت بڑھانا چاہئے اپنی قربانی کے معیاروں کو بہت بڑھانا چاہئے یہ نہیں سوچنا چاہئے کہ ہم مالی لحاظ سے کمزور ہوں گے تو ہمیں شاید ہمارے بہن بھائی کمتر سمجھیں یا والدین ہمیں اس طرح توجہ نہ دیں جس طرح باقیوں کو دے رہے ہیں۔ واقفین نو کو جہاں قربانی کا معیار بڑھانا ہے وہاں اپنی عبادتوں کے معیار کو بھی بلند کرنا چاہئے اپنی وفا کے معیار کو بھی بڑھانا چاہئے اپنے اور اپنے والدین کے عہد کو پورا کرنے کے لئے اپنی تمام صلاحیتوں اور استعدادوں سے کام لینے کی کوشش کرنی چاہئے دین کی سربلندی کی خاطر کام کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تب اللہ تعالیٰ بھی نوازتا ہے اور بغیر جزا کے اللہ تعالیٰ نہیں چھوڑتا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ایک موقع پر اپنے عہدوں کو وفا کے ساتھ پورا کرنے کے بارے میں نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں اسی لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعریف کی ہے جیسا کہ فرمایا ہے۔

وَاِبۡرٰہِیۡمَ الَّذِیۡ وَفّٰۤی کہ اس نے جو عہد کیا اسے پورا کر کے دکھایا۔ پس عہدوں کو پورا کرنا کوئی معمولی چیز نہیں ہے اور وہ عہد جو وقف زندگی کا عہد ہے جس کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درد بھرے الفاظ ہم سن چکے ہیں یہ کیسا عظیم عہد ہے۔ اگر ہر وقف نو لڑکا اور لڑکی اپنے اس عہد کو وفا کے ساتھ پورا کرنے والا ہو تو ہم دنیا میں ایک انقلاب پیدا کر سکتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری اور صدق اور اخلاص دکھانا ایک موت چاہتا ہے۔ جب تک انسان دنیا اور اس کی ساری لذتوں اور شوکتوں کو پانی پھیر دینے کو تیار نہ ہو جاوے اور ہر ذلت اور سختی اور تنگی خدا کے لئے گوارا کرنے کو تیار نہ ہو یہ صفت پیدا نہیں ہو سکتی۔ بت پرستی یہی نہیں کہ انسان کسی درخت یا پتھر کی پرستش کرے بلکہ ہر ایک چیز جو اللہ تعالیٰ کے قرب سے روکتی اور اس پر مقدم ہوتی ہے وہ بت ہے اور اس قدر بت انسان اپنے اندر رکھتا ہے کہ اس کو پتا نہیں لگتا کہ میں بت پرستی کر رہا ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: ابراہیم علیہ السلام کو جو یہ خطاب ملا یہ یونہی مل گیا تھا؟ نہیں اِبۡرٰہِیۡمَ الَّذِیۡ وَفّٰۤی کی آواز اس وقت آئی جب وہ بیٹے کی قربانی کے لئے تیار ہو گیا۔ حضوانور نے فرمایا: پس یہ وہ معیار ہے اللہ تعالیٰ کا پیار جذب کرنے کے لئے اور اس کے فضلوں کو حاصل کرنے کے لئے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے سامنے پیش فرمایا ہے اور ہم سے اس کے حصول کی توقع رکھی ہے۔ یہ معیار نہ صرف

باقی صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad